يا ايها الذين امنوا ان جاءكم فاسق بنبأ فتبينوا

مضمون آیت شریفہ پر حضرات علماء حرمین شریفین نے عمل فرماکر احمد رضا خان صاحب کو ان تہامات کی جو انہوں نے حضرات دیوبند پر لگاکر حسام الحرمین میں شائع کئے تھے تحقیق چاہی اور اصل عقائد معلوم فرماکر التصدیقات و مہر سے زینت بخشی چنانچہ رسالہ

سنہ ۱۳۴۵ھ نبوی

المهند على المفند

معروف بہ

التصديقات لدفع التلبيسات

مترجم بتسمیہ

ماضی الشفرتین علی خادع اهل الحرمین

۱۹۲۶ء

سے واضح ہوجائیگا کہ حسام الحرمین خانصاحب کی ہی پر چلی و علماء حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً کی علاوہ مصر و حماۃ و دمشق وغیرہ کے اکابر علماء نے بھی حضرات علماء دیوبند کو تمغا دیا فللہ الحمد حق نے باطل کو ملیا میٹ کیا اور رسالہ مذکورہ تمام ہوا اظہاراً للحجۃ

باہتمام مولوی محمد طیب و مولوی محمد طاہر صاحبان مالکان مطبع و کتبخانہ تجارتی دیوبند

در مطبع قاسمی دیوبند طبع شد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی یحق الحق بکلماتہ ویبطل الباطل بسطواتہ نصر ا
وقال کان حقاً علینا نصر المؤمنین وقطع کید الخائنین فقطع دابر القوم
ظلموا والحمد للہ رب العالمین + والصلوٰۃ والسلام علی مفر
فرق الکفر والطغیان ومشتت جیوش بغاۃ القرین والشیطان + وعلی الہ و
صحبہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم تراھم رکعاً سجداً یبتغون فضلاً م
اللہ ورضواناً ما تعاقب النیران وتضاد الکفر والایمان ۔

امابعد حضرات ان چند سطور کو بغور ملاحظ فرمائیں تو معلوم ہو جاے گا کہ عال
احمد رضا خاں صاحب بریلوی نے اسلام اور اہل اسلام کے ساتھ کیا سل
کیا ہے اور اُن کی کوشش اور تدبیر کس انداز سے اسلام کو صدمہ پہونچا رہی ہے مخ
یہ ہے کہ مخالفین اسلام نے گونہ گون انداز سے اسلام کو صدمہ پہونچایا مگر خانصاح
نے روافض کی طرح اخیار امۃ محمدیہ کو منتخب کرکے اُن ہی سے لوگوں کو متنف
کرنا چاہا جیسے روافض نے امت کے خلاصہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عم
رضی اللہ تعالے عنہما کو منتخب کرکے اُن کی تکفیر کی اور تبرا بازی و سب و شتم
کام لیا تھا ایسے ہی خانصاحب نے اسوقت جو دین کے منتخب اور برگزیدہ جماعت
آفتاب و ماہتاب تھے اُن کو اپنے گھر کے دھوئیں سے مکدر کرنا چاہا ہے واللہ متم
نورہ ولو کرہ الکافرون ۔

چراغے را کہ ایزد بر فروزد — کسے کو تف زند ریشش بسوزد

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ خان صاحب کے خاندان میں چونکہ بدعت کی تخت
ریزی پہلے ہی سے ہو چکی ہے اسوجہ سے سب کے پچھلے نچوڑ خانصاحب احمد رضا خان
برعکس نہند نام زنگی کافور درحقیقت احمد خفا خان صاحب نے تمام ہندوستان

میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ فخر امۃ و معجزہ من معجزات سید المرسلین علیہ التحیۃ والتسلیم کے خاندان کو چنا اور حضرت مولانا اسمٰعیل صاحب شہید رح مرحوم و مغفور مظلوم اہل بدعت پر بوجہ بعض کلمات کے جو سخت اور غالی اہل بدعات کی ان کی بدعات شرک کی حد تک پہونچ گئیں تھیں مقابلہ میں لکھے گئے تھے تمام قرائن حالیہ اور غیر حالیہ سے قطع نظر کرکے اتہامات لگائے اور انپر بیشتر کیا غیر متناہیہ وجوہ سے کفر لازم کیا اور انکا کفر اجماعی قطعی قرار دیکر فقہائے کرام کا فتویٰ تکفیر چھپا دیا۔

مگر حضرت شاہ صاحب کے خاندان کی عظمت مسلّم ہو چکی تھی اور این خانہ تمام آفتاب است کا مصداق تھا پس اگر کوئی بدبخت یا ناواقف حضرت شہید رح مرحوم سے بدظن بھی ہو تو اور حضرات کا تقدس کیا بدعات کی جڑ اکھیڑنے کو کم اس وجہ سے خانصاحب کو پوری کامیابی نہوئی۔ اور چونکہ اس زمانہ میں بدعت کی تباہی حضرت شاہ صاحب کے خاندان کے جانشین وارث اور ارشد تلامذہ حضرت مولانا مولوی محمد قاسم صاحب قدس سرہ العزیز نانوتوی حجۃ اللہ تعالےٰ فی الارض۔ اور حضرت رشید الاسلام والمسلمین آیۃ من آیات رب العالمین حضرت مولانا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی قدس اسرارہم کے سپرد ہوئی اور حمایت سنت مصطفوی کا بلند جھنڈا انہی کے مقدس ہاتھوں میں دیا گیا جو مدرسہ عالیہ کی رفیع عمارت پر ان حضرات نے قائم فرمایا اور مثل کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلہا ثابت و فرعہا فی السماء تؤتی اکلہا کل حین باذن ربہا کی طرح جیسے آسمان سے باتیں کرتا تھا اپنے استحکام میں ساتویں زمین تک بھی پہونچا ہوا تھا اور ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ روم اور شام عرب عجم کابل و قندھار بخارا و خراسان چین و تبت وغیرہ دنیا کے تمام گوشوں سے نظر آتا تھا اور عاشقان سنت اس کے سبز پھریرہ کو دور ہی سے دیکھکر سنت نبوی کی مہک اس سے پالیتے تھے اور آنکھ بند کئے چلے آتے اور دیوبند کی گلیوں میں پھرتے نظر آتے تھے اور یہاں کی خشک روٹی اور دال کو بریلی کے بدعت خانہ کے قورما پلاؤ پر بھی ترجیح دیتے تھے اور وہ بادشاہی سے بھی بہتر ہے گدائی تیری ما کا نعرہ بلند کرتے تھے۔

حوالیہ من کل بحر عمیق کا نظارہ دیکھکر خانصاحب نے ہمہ تن پوری توجہ انہی حضرات کے
اثر مٹانے کی طرف فرمائی۔ حضرت شہید مظلوم پر بہتر وجہ سے کفر ثابت فرماکر فقہائے
کرام کا اجماعی قطعی فیصلہ قرار دیکر خود احتیاط کی تھی جس کی بنا پر فقہائے کرام اور اصحاب فتاویٰ
عظام کے نزدیک خود مع جملہ معتقدین کے کافر ہو چکے تھے مگر حضرات موصوفین حضرت
مولانا مولوی محمد قاسم صاحب و حضرت مولانا مولوی رشید احمد صاحب
قدس سرہم اور حضرت مولانا مولوی خلیل احمد صاحب اور حضرت مولنٰنا مولوی
اشرف علی صاحب دامت برکاتہم کا نام لیکر قطعی تکفیر کی اور یہ کہا کہ جو ان کے کافر کہنے میں
تردد و تامل اور شک کرے وہ بھی قطعی کافر ہے۔ حضرت مولانا نانوتوی پر ختم زمانی کے انکار
کرنے کا الزام لازم کیا۔ اور حضرت مولنٰنا گنگوہی پر یہ افترا کیا کہ وہ خدا کے کذب بالفعل کے
جائز رکھنے والے کو مسلمان سُنّی بتاتے ہیں۔ حضرت مولانا خلیل احمد صاحب مدت
فیوضہم کی جانب یہ عنایت فرمائی کہ وہ براہین قاطعہ میں تصریح کرتے ہیں کہ ابلیس لعین کا
علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے۔ حضرت مولنٰنا اشرف علی صاحب دامت
برکاتہم پر یہ بہتان لگایا کہ حفظ الایمان میں تصریح کی کہ جسقدر علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کو حاصل ہے اتنا تو ہر صبی و مجنون و بہائم کو بھی حاصل ہے۔ لیکن چونکہ خانصاحب کا علم و
فضل و تدین قابل اعتبار نہ تھا اسوجہ سے یہ مضمون عربی عبارت کی کتاب المعتمد المستند
میں لکھکر اس کی تصدیق علماء حرمین شریفین سے کرائی اور اس کا نام حسام الحرمین
علی منحر الکفر والمین رکھکر تمام ہندوستان میں ڈھنڈورا مچا دیا کہ دیکھو علماء حرمین شریفین نے
ہمارے فلان فلان مخالف کی قطعی تکفیر کر دی اب اُن کے کفر میں کیا شک باقی رہگیا
حالانکہ یہ بالکل افترا محض ہے جو السحاب المدرار اور توضیح البیان وغیرہ کے دیکھنے سے
معلوم ہو سکتا ہے:۔

خانصاحب کی اس مجرمانہ کارروائی کی خبر بعض علماء مدینہ منورہ کو ہوئی تب اُن حضرات نے
چھبیس ۲۶ سوالات حضرات علماء دیوبند کی خدمت مبارک میں بھیجے کہ آپ کا ان میں کیا
خیال ہے اسکو صاف صاف لکھئے تاکہ حق و باطل واضح ہو جاوے چنانچہ فخر العلماء والمتکلمین

حضرت مولانا مولوی خلیل احمد صاحب مدرس اول مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور نے ان کے جواب لکھکر حرمین شریفین کے علماء کی خدمت مبارک میں پیش فرمائے علماء حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا وتکریما و علماء مصر و حلب وشام و دمشق نے انکی تصحیح و تصدیق فرمائی اور یہ لکھدیا کہ یہ عقائد صحیح ہیں انکی وجہ سے نہ کوئی کافر ہو سکتا ہے نہ بدعتی اور نہ اہل سنت والجماعت سے خارج۔

اہل اسلام کی اطلاع کی غرض سے علماء حرمین شریفین و مصر و حلب وشام و دمشق کی تصدیقات بصورت رسالہ مسمّٰی بہ المہنّد علی المفند معروف بہ تصدیقات لدفع التلبیسات مع ترجمہ المسمّٰی بہ ماضی السفر تین علی خادع اہل الحرمین طبع کرا دیا گیا تاکہ اہل اسلام کو خانصاحب کی ایمانداری پوری طرح سے معلوم ہو جاوے کہ اہل ایمان خان صاحب سے دریافت فرماویں کہ آپ نے حسام الحرمین صفحہ ۲۵ پر یہ تحریر فرمایا ہے کہ یہ طائفے سب کے سب مرتد ہیں باجماع امت اسلام سے خارج ہیں اور بیشک بزازیہ اور درر اور غرر اور فتاوی خیریہ اور مجمع الانہر اور درمختار وغیرہ معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا کہ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے۔ انتہی پھر صفحہ ۳۴ پر ہے حمد وصلوۃ کے بعد میں کہتا ہوں کہ یہ طائفے جنکا تذکرہ سوال میں واقع ہے غلام احمد قادیانی اور رشید احمد اور جو اس کے پیرو ہوں جیسے خلیل احمد انبیٹھی اور اشرف علی وغیرہ ان کے کفر میں کوئی شبہ نہیں نہ شک کی مجال بلکہ جو ان کے کفر میں شک کرے بلکہ کسیطرح کسی حال میں انہیں کافر کہنے میں توقف کرے اس کے کفر میں بھی شک نہیں۔ انتہی۔ اور حضرات علماء حرمین شریفین و مصر و حلب وشام ان تمام حضرات کو مسلمان اور انکے جملہ عقائد کو عقائد اہل سنت لکھکر انکی تصحیح و تصدیق فرماتے ہیں تو اب جناب کے فتوی کے موافق یہ تمام حضرات اور جملہ اہل عرب و روم و دمشق وشام و مصر و عراق کیا قطعی کافر ہوگئے؟ کیا جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے وہ بھی کافر ہے؟ معاذ اللہ العظیم و نعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔

مسلمانوں یہ ہے خانصاحب کی محبت سنت اور یہ ہیں وہ اہل سنت والجماعت

کہ دنیا میں کسی کو بھی مسلمان نہ چھوڑا ور بڑے بڑے کفار جو اسلام کے مٹانے کی تدابیر میں
مصروف ہیں خانصاحب نے ایک فتوی سے گویا سب کی مرادیں پوری کرادیں مگر اسلام
کا مٹا دینا کوئی آسان کام نہیں ہے کوئی اپنا منہ دین و دنیا میں کالا کرے مگر آفتاب
اسلام تو قیامت تک تاباں ہی رہیگا۔

چونکہ رئیس فرقہ مبتدعہ عالی جناب احمد رضا خان صاحب بریلوی کی حسام الحرمین کی
حقیقت منکشف ہوگئی کہ خانصاحب نے جو کچھ لکھا تھا وہ محض افترا خالص تھا علمار
کرام حضرات دیوبند اسکے اتہامات سے بالکل بری و پاک ہیں اور خانصاحب کا حکم یہ تھا کہ جو
علمار کرام حضرات دیوبند کو کافر نہ کہے ان کے کفر میں کسی طرح شک و تردد و تامل کرے
وہ بھی قطعی کافر ہے۔ اسلئے اس رسالہ کے دیکھنے سے واضح ہو جائیگا کہ علمار حرمین شریفین
زادہما اللہ شرفا و تکریما حضرات دیوبند کے عقائد کی تصحیح فرمارہے ہیں۔

پس اب دیکھنا ہے کہ خانصاحب اپنے قول سے رجوع کرتے ہیں یا علمار دنیا کے
ساتھ تمام علمار حرمین شریفین مصر و حما و شام و دمشق سب کی تکفیر فرماتے ہیں کیونکہ تمام علما
حضرات دیوبند کو مسلمان کہتے ہیں اور رد الحسام علی رؤس اللئام ہو کر حضرات دیوبند ربانی
و تبحر علامہ بتائے جارہے ہیں اب ہم بھی دیکھیں کہ خانصاحب کے پاس کونسی ترکیب
اور کرامت ہے جس سے علمار دیوبند تو کافر رہیں اور علمار حرمین شریفین و مصر و حما و شام
مسلمان بنے رہیں۔

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب مدظلہم کو کہیں علمار تحریر کرتے ہیں کہیں یکتائے زمانہ
کہیں اخی العزیز کہیں شیخ وقت کہیں مقتدائے انام اور کہیں پیشوائے امت چنانچہ
تقاریظ و تصادیق کے الفاظ سے ناظرین پر واضح ہوگا اور جو برتاؤ حضرات علمار حرمین شریفین
کا بوقت ملاقات جسمانی مولانا ممدوح کے ساتھ ہوا اور زبانی گفتگو پر جو وقعت و عزت ان
حضرات کے قلوب میں [illegible] ظاہر ہوئی اسکا تو ذکر کیا جائے کہ مصافحہ و
معانقہ و انبساط کے علاوہ [illegible] جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد
محترم [illegible] مدینۃ الرسول [illegible] شہزادوں نے مولانا ممدوح کے تلمذ کو فخر سمجھا اور

مسلسلات خاندان والی اللّٰہی کے علاوہ صحاح کی اجازت حاصل فرماکر مسرور و مبتہج ہوئے
وذلك فضل الله يؤتيه من يشاء و الله ذو الفضل العظيم۔

حق تعالےٰ شانہ کے ان احسانات جلیلہ کا ذکر کرنا چونکہ حاسدوں کی کلس بڑھاتا ہے اسلئے بتفصیل بیان نہیں کی جاتیں۔ منصفانہ نظر سے دیکھنے والے کو یہ رسالہ ہی کافی ہے جس کی اصل مُہر و دستخطی ہمارے پاس محفوظ ہے اور مطبوعہ نقل عام طور پہ ہدیۂ ناظرین ہے۔

اسوجہ سے عرض ہے کہ جملہ اہل اسلام نہایت اطمینان سے المہند اور اُس کے ترجمہ کو ملاحظہ فرمائیں تاکہ یہ معلوم ہوجائے کہ حضرات کرام علماء دیوبند کے عقاید بالکل صحیح اہل سنت والجماعۃ کے موافق ہیں اور جملہ اہل حق علماء ربانی حضرات علماء کے ساتھ ہیں نہ کہ خانصاحب کے سواب کوئی بات ایسی باقی نہیں رہی جسکو اہل بدعات ان حضرات کیطرف منسوب کرکے غیر مقلد یا وہابی کہہ سکیں خانصاحب کا مکر کھُل گیا اور اُنکی تدابیر کا خاتمہ ہوچکا والحمد للہ علی ذلک۔

خانصاحب فقط حضرات دیوبند اور خادمان سنت ہی کے مخالف اور دشمن نہیں ہیں ان کے انداز سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ نفس اسلام ہی کے دشمن ہیں اگر اُن کا بس چلے تو سب کو جہاں پہونچائیں معلوم ہے مگر اللہ تعالیٰ اس دین کا حافظ ہے۔ اس لئے آسمان کا تھوکا حلق میں آتا ہے اور جو اس شریعت بیضاء میں رخنہ اندازی کرتا ہے خود روسیاہ اور ذلیل وخوار بنتا ہے۔ چونکہ یہ تمہید ہے رسالہ مہند کی اس لئے اختصار ملحوظ رکھکر بقدر کفایت درج کردیگئی ہے۔ ہاں جن صاحبوں کو اس بحث کی تفصیل مطلوب ہو وہ تشیید الایمان بالسنۃ والقرآن کو ملاحظہ فرماویں جس میں خانصاحب کی عیاری قدرے مفصل مذکور ہے۔ اور رسائل مفصلۂ ذیل جو خانصاحب کے رد میں لکھے گئے ہیں مطالعہ کریں۔

فہرست کتب

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
توضیح المراد	۴ر	قاصمۃ الظہر	۳ر	السبیل علی الجلیل	۱ر	تنقیح تقدیس الرحمٰن	۲ر	تزکیۃ الخواطر	۲ر
اسکات المعتدی	۲ر	الطیب الادب	۱ر	سبیل السداد	۲ر	بریلوی کا ناداں دوست	۱ر	الشہاب المدرار	۵ر
								توضیح البیان	۱ر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ایها العلماء الکرام والجهابذة العظام قد نسب الیکم ساحتکم الکریمة اناس عقائد الوهابیة قالوا باوراق ورسائل لا نعرف معانیها لاختلاف اللسان فنرجوان تخبرونا بحقیقة الحال ومرادات المقال ونحن نسئلکم عن امور اشتهر فیها خلاف الوهابیة عن اهل السنة والجماعة

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحم والا

اے علمائے کرام اور سرداران عظام۔
تمہاری جانب چند لوگوں نے وہابی عقائد کی نسبت کی ہے اور چند اوراق اور رسالے ایسے لائے جنکا مطلب غیر زبان ہونیکے سبب ہم نہیں سمجھے اسلئے امید کرتے ہیں کہ ہمیں حقیقت حال اور قول کی مراد سے مطلع کروگے اور ہم تم سے چند امور ایسے دریافت کرتے ہیں جن میں وہابیہ کا اہل السنۃ والجماعۃ سے خلاف مشہور ہے

الجواب الاول والثانی

ما قولکم فی شد الرحال الی زیارة سید الکائنات علیه افضل الصلوات والتحیات وعلی آله وصحبه ای الامرین احب الیکم وافضل لدی اکابرکم للزائر هل ینوی وقت الارتحال للزیارة زیارته علیه السلام او ینوی المسجد ایضا وقد قال الوهابیة ان المسافر الی المدینة لا ینوی الا المسجد النبوی

پہلا اور دوسرا سوال

کیا فرماتے ہو شد رحال میں سید الکائنات علیہ الصلواۃ و السلام کی زیارت کیلئے۔
تمہارے نزدیک اور تمہارے اکابر کے نزدیک ان دونوں میں کون امر پسندیدہ و افضل ہے کہ زیارت کرنیوالا بوقت سفر زیارت خود آنحضرت علیہ السلام کی زیارت کی نیت کرے یا مسجد نبوی کی بھی حالانکہ وہابیہ کا قول ہے کہ مسافر مدینہ منورہ کو صرف مسجد نبوی کی نیت سے سفر کرنا چاہئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ومنه نستمد العون والتوفیق وبیده ازمة التحقیق
حامدا ومصلیا ومسلما

لیعلم اولا قبل ان نشرع فی الجواب انا بحمد اللہ ومشائخنا رضوان اللہ علیهم اجمعین وجمیع طائفتنا وجماعتنا مقلدون لقدوة الانام وذروة الاسلام الامام الهمام الامام الاعظم ابی حنیفة النعمان رضی اللہ تعالی عنه فی الفروع

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان ہے رحم والا

اور اسی سے مدد توفیق درکار ہے اور اسیکے قبضہ میں ہیں تحقیق کی باگیں حمد و صلوۃ سلام کے بعد۔
اس سے پہلے کہ ہم جواب شروع کریں جاننا چاہئے کہ ہم اور ہمارے مشائخ اور ہماری ساری جماعت بحمد اللہ فروعات میں مقلد ہیں مقتدائے خلق حضرت امام ہمام امام اعظم ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے۔

ونحن متبعون للامام الهمام ابی الحسن الاشعری
والامام الهمام ابی منصور الماتریدی رضی الله تعالی
عنهما فی الاعتقاد والاصول ومنتسبون من
طرق الصوفية الى الطريقة العلية المنسوبة
الى السادة النقشبندية والى الطريقة الزكية المنسوبة
الى السادة الجشتية والى الطريقة البهية المنسوبة
الى السادة القادرية والى الطريقة المرضية المنسوبة
الى السادة السهروردية رضی الله عنهم اجمعين
ثم انا لا نتكلم بكلام ولا نقول قولا فی الدين
الا وعليه عندنا دليل من الكتاب او السنة
او اجماع الامة او قول من ائمة المذهب ومع
ذلك لا ندعی انا مبرؤون من الخطاء والنسيان
فی فلتة القلم وزلة اللسان فان ظهر لنا انا
اخطانا فی قول سواء كان من الاصول او الفروع
فما يمنعنا الحياء ان نرجع عنه ونعلن بالرجوع
كيف لا وقد رجع ائمتنا رضوان الله عليهم فی
كثير من اقوالهم حتى ان امام حرم الله تعالى المحترم
امامنا الشافعی رضی الله عنه لم يبق مسئلة
الا وله فيها قول جديد والصحابة رضی الله
عنهم رجعوا فی مسائل الى اقوال بعضهم كما
لا يخفى على متتبع الحديث ۔
فلو ادعى احد من العلماء انا اخطانا فی حكم فان كان
من الاعتقاديات فعليه ان يثبت بنص

اور اصول و اعتقادیات میں پیرو ہیں امام ابو الحسن اشعری
اور امام ابو منصور ماتریدی رضی اللہ عنہما کے اور طریقہائے
صوفیہ میں ہم کو انتساب حاصل ہے سلسلۂ عالیہ حضرات
نقشبندیہ اور طریقہ زکیہ مشائخ چشتیہ اور سلسلہ
بہیہ حضرات قادریہ اور طریقہ مرضیہ مشائخ سہرو
ردیہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ ۔
دوسری بات یہ کہ ہم دین کے باب میں کبھی کوئی بات ایسی
نہیں کہتے جس پر کوئی دلیل نہ ہو قرآن مجید کی یا سنت
کی یا اجماع امت یا قول کسی امام کا ۔ اور باایں ہمہ ہم
دعوے نہیں کرتے کہ قلم کی غلطی یا زبان کی لغزش
میں سہو و خطا سے مبرا ہیں پس اگر ہمیں ظاہر
ہو جاوے کہ فلاں قول میں ہم سے خطا ہوئی عام ہے
کہ اصول میں ہو یا فروع میں اپنی غلطی سے رجوع
کر لینے میں حیا ہم کو مانع نہیں ہوتی اور ہم رجوع کا
اعلان کر دیتے ہیں ۔
چنانچہ ہمارے ائمہ رضوان اللہ علیہم سے انکے بہتری
اقوال میں رجوع ثابت ہے حتی کہ امام حرم محترم امام شافعی
رضی اللہ عنہ سے کوئی مسئلہ ایسا منقول نہیں جس
میں دو قول جدید و قدیم نہ ہوں اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے
اکثر مسائل میں دوسروں کے قول کی جانب رجوع فرمایا جیسا کہ
حدیث کے تتبع کرنیوالے پر ظاہر ہے پس اگر کسی عالم کا دعویٰ
ہو کہ ہم نے کسی حکم شرعی میں غلطی کی ہے سو اگر وہ مسئلہ اعتقادی
ہے تو اسپر لازم ہے کہ اپنا دعویٰ ثابت کرے ۔

من ائمة الكلام وان كان من الفرعيات فيلزم
ان يبني بنيانه على القول الراجح من ائمة المذهب
فاذا فعل ذلك فلا يكون منا ان شاء الله تعالى
الا الحسنى القبول بالقلب واللسان وزيادة
الشكر بالجنان والاركان۔

تنبيه
و(الثالث) ان في اصل اصطلاح بلاد الهند كان اطلاق
الوهابي على من ترك تقليد الائمة رضي الله تعالى
عنهم ثم اتسع فيه وغلب استعماله على من عمل بالسنة
السنية وترك الامور المستحدثة الشنيعة والرسوم
القبيحة حتى شاع في بمبئي ونواحيها ان من منع
عن سجدة قبور الاولياء وطوافها فهو وهابي بل
ومن اظهر حرمة الربوا فهو وهابي وان كان من
اكابر اهل الاسلام وعظمائهم ثم اتسع فيه حتى صار
سبًّا فعلى هذا لو قال رجل من اهل الهند لرجل
انه وهابي فهو لا يدل على انه فاسد العقيدة بل
يدل على انه سني حنفي عامل بالسنة مجتنب عن البدعة
خائف من الله تعالى في ارتكاب المعصية ولما كان
مشائخنا رضي الله تعالى عنهم يسعون في احياء
السنة ويشمرون في اخماد نيران البدعة غضب جنود
ابليس عليهم وحرفوا كلامهم وبهتوهم وافتروا
عليهم الافتراءات ودعوهم بالوهابية و
حاشاهم عن ذلك بل تلك سنة الله التي قد مضت
في خواص اوليائه كما قال الله تعالى في كتابه وكذلك

علماء کلام کی تصریح سے اور اگر مسئلہ فرعی ہے تو اپنی
بنیاد کی تعمیر کرے ائمہ مذہب کے راجح قول پر۔
جب ایسا کریگا تو ان شاء اللہ ہماری طرف سے خوب ہی ظاہر
ہوگی یعنی دل و زبان سے غلطی قبول کریں گے اور قلب
و اعضاء سے شکریہ ادا کریں گے۔

تیسری بات یہ کہ ہندوستان میں لفظ وہابی کا اصل
استعمال اُس شخص کیلئے تھا جو ائمہ رضی اللہ عنہم کی تقلید
چھوڑ بیٹھے پھر ایسی وسعت ہوئی کہ یہ لفظ اُس پر بولا جانے
لگا جو سنت محمدیہ پر عمل کریں اور بدعات سیئہ و رسوم
قبیحہ کو چھوڑ دیں۔ یہانتک ہوا کہ بمبئی اور اس کے نواح میں
مشہور ہے کہ جو مولوی اولیاء کی قبروں کو سجدہ اور طواف
کرنے سے منع کرے وہ وہابی ہے بلکہ جو سود کی حرمت ظاہر
کرے وہ بھی وہابی ہے گو کتنا ہی بڑا مسلمان کیوں نہ ہو
اس کے بعد لفظ وہابی ایک گالی کا لفظ بنگیا سو اگر کوئی ہندی
شخص کسیکو وہابی کہتا ہے تو یہ مطلب نہیں کہ اُس کا
عقیدہ فاسد ہے بلکہ یہ مقصود ہوتا ہے کہ وہ سُنی حنفی ہے۔
سنت پر عمل کرتا ہے بدعت سے بچتا ہے اور معصیت کے ارتکاب
میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور چونکہ ہمارے مشائخ رضی اللہ تعالیٰ
عنہم احیاء سنت میں سعی کرتے اور بدعت کی آگ بجھانے میں
مستعد رہتے تھے اسلئے شیطانی لشکر کو انپر غصہ آیا اور اُن کے
کلام میں تحریف کر ڈالی انپر بہتان باندھے طرح طرح کے
افترا کیے اور جناب وہابیت کیساتھ متہم کیا مگر حاشا کہ وہ ایسے
ہوں بلکہ بات یہ ہے کہ یہ سنت اللہ ہے کہ جو خواص اولیاء میں ہمیشہ

جعلنا لكل نبي عدوا شياطين الانس والجن يوحي بعضهم الى بعض زخرف القول غرورا ولو شاء ربك ما فعلوه فذرهم وما يفترون فلما كان ذلك في الانبياء صلوات الله عليهم وسلامه وجب ان يكون في خلفائهم ومن يقوم مقامهم كما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "نحن معاشر الانبياء اشد الناس بلاء ثم الامثل فالامثل" ليتوفر حظهم ويكمل لهم اجرهم فالذين ابتدعوا البدعات ومالوا الى الشهوات واتخذوا الههم الهوى والقوا انفسهم في هاوية الردى يفترون علينا الاكاذيب الاباطيل وينسبون الينا الاضاليل فاذا نسب الينا في حضرتكم قول يخالف المذهب فلا تلتفتوا اليه ولا تظنوا بنا الا خيرا وان اختلج في صدوركم فاكتبوا الينا فانا نخبركم بحقيقة الحال والحق من المقال فانكم عندنا قطب دائرة الاسلام۔

ہم نے ہر نبی کے دشمن بنائے ہیں جن وانس کے شیاطین کہ ایک دوسرے کیطرف جھوٹی باتیں ڈالتا رہتا ہے دھوکہ کیلئے اور اگر تمہارا رب چاہتا تو یہ لوگ ایسا کام نہ کرتے سو چھوڑ دو انکو انکے افترا کو پس جب انبیاء علیہم السلام کیساتھ یہ معاملہ رہا تو ضرور ہے کہ انکے جانشینوں اور قائم مقاموں کیساتھ بھی ایسا ہی ہو چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ "ہم انبیاء کا گروہ سب سے زیادہ مورد بلا ہے پھر کامل الشبیہ پھر کم الشبیہ" تاکہ انکا حظ وافر اور اجر کامل ہو جاوے پس یہ بدعتی جو اختراع بدعات میں منہمک اور شہوات کیجانب مائل ہیں اور جنہوں نے خواہش نفس کو اپنا معبود بنایا اور اپنے آپکو ہلاکت کے گڑھے میں ڈالدیا ہے ہم پر جھوٹے بہتان باندھتے اور ہماری جانب گمراہی کی نسبت کرتے رہتے ہیں جو شاید کبھی آپکی خدمت میں ہماری جانب منسوب کرکے کوئی مخالف مذہب قول بیان کیا جایا کرے تو آپ اسکی طرف التفات نہ فرمایا کریں اور ہمارے ساتھ حسن ظن کا کام لیا کریں اور اگر طبع مبارک میں کوئی خلجان پیدا ہو تو لکھ بھیجا کریں ہم ضرور واقعی حال اور سچی بات کی اطلاع دینگے

توضيح الجواب

عندنا وعند مشايخنا زيارة قبر سيد المرسلين (روحي فداه) من اعظم القربات واهم المثوبات وانجح لنيل الدرجات بل قريبة من الواجبات وان كان حصوله بشد الرحال وبذل المهج والاموال وينوي وقت الارتحال زيارته عليه الف الف تحية وسلام وينوي معها زيارة مسجده صلى الله عليه وسلم وغيره من البقاع والمشاهد الشريفة بل

جواب کی توضیح

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک زیارت قبر سید المرسلین (ہماری جان آپ پر قربان) اعلیٰ درجہ کی قربت اور نہایت ثواب اور سبب حصول درجات ہے بلکہ واجب کے قریب ہے گو شد رحال اور بذل جان و مال سے نصیب ہو اور سفر کے وقت آپ کی زیارت کی نیت کرے اور ساتھ میں مسجد نبوی اور دیگر مقامات و زیارتگاہ ہائے متبرکہ کی بھی نیت کرے بلکہ

الاولى ما قال العلامة الهمام ابن الهمام ان يجرد النية
لزيارة قبره عليه الصلوة والسلام ثم يحصل
له اذا قدم زيارة المسجد لان في ذلك زيادة تعظيمه
واجلاله صلى الله عليه وسلم ويوافقه قوله صلى الله
عليه وسلم من جاءني زائرا لا تعمله حاجة الا زيارتي كان حقا
علي ان اكون شفيعا له يوم القيمة" وكذا نقل عن
العارف السامي الملا جامي انه افرد الزيارة عن الحج
وهو اقرب الى مذهب المحبين واما ما قالت الوهابية
من ان المسافر الى المدينة المنورة على ساكنها
الف الف تحية لا ينوي الا المسجد الشريف
استدلالا بقوله عليه الصلوة والسلام "لا تشد
الرحال الا الى ثلثة مساجد" فهو مردود لان الحديث
لا يدل على المنع اصلا بل لو تامله ذو فهم ثاقب لعلم انه
بدلالة النص يدل على الجواز فان العلة التي استثني
بها المساجد الثلثة من عموم المساجد او البقاع
فضلها المختص بها وهو مع الزيادة موجود في البقعة
الشريفة فان البقعة الشريفة والرحبة المنيفة التي
ضم اعضاءه صلى الله عليه وسلم افضل مطلقا حتى
من الكعبة ومن العرش والكرسي كما صرح به فقهائنا
رضي الله عنهم ولما استثني المساجد لذلك
الفضل الخاص فالاولى ان يستثنى البقعة
المباركة لذلك الفضل العام وقد صرح بالمسئلة
كما ذكرناه بل بابسط منها شيخنا العلامة شمس

بہتر یہ ہے کہ جو علامہ ابن ہمام نے فرمایا ہے کہ خالص قبر شریف
کی زیارت کی نیت کرے پھر جب وہاں حاضر ہوگا تو مسجد نبوی
کی بھی زیارت حاصل ہو جائیگی اس صورت میں جناب رسالتمآب
صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم زیادہ ہوگی اور اسکی موافق خود حضرت کے
ارشاد کہ ہو رہی ہے کہ "جو میری زیارت کو آیا کہ میری زیارت کے
سوا کوئی حاجت اسکو نہ لائی ہو تو مجھپر حق ہے کہ میں قیامت کے
دن اسکا شفیع ہونگا" اور ایسا ہی عارف ملا جامی سے منقول ہے کہ
انھوں نے زیارت کیلئے حج سے علیحدہ سفر کیا اور یہی طرز مذہب
عشاق سے زیادہ ملتا ہے۔ اب رہا وہابیہ کا یہ کہنا کہ مدینہ منورہ
کیجانب سفر کرنیوالیکو صرف مسجد نبوی کی نیت کرنی چاہئے
اور اس قول پر اس حدیث کو دلیل لانا کہ "کجاوے نہ کسے جاویں
مگر تین مسجدوں کی جانب" سو یہ قول مردود ہے اسلئے کہ یہ حدیث
کہیں بھی ممانعت پر دلالت نہیں کرتی بلکہ صاحب فہم اگر غور کرے
تو یہی حدیث بدلالۃ النص جواز پر دلالت کر رہی ہے کیونکہ جو
علت تین مساجد کے دیگر مسجدوں اور مقامات سے مستثنی
ہونیکی قرار پائی ہے وہ ان مساجد کی فضیلت ہی تو ہے اور یہ فضیلت
زیادتی کیساتھ بقعہ شریفہ میں موجود ہے اسلئے کہ وہ حصہ
زمین جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء مبارکہ
کو مس کئے ہوئے ہے علی الاطلاق افضل ہے یہانتک کہ کعبہ اور
عرش و کرسی سے بھی افضل ہے چنانچہ ہمارے فقہائے اسکی
تصریح فرمائی اور جب فضیلت خاصہ کیوجہ سے تین مسجدیں عموم نہی سے
مستثنی ہو گئیں تو بدرجہ اولی ہے کہ بقعہ مبارک فضیلت عامہ کے سبب مستثنی
ہو ہمارے بیان کے موافق بلکہ اس سے بھی زیادہ بسط کیساتھ اس مسئلہ کی تصریح

العلماء العاملین مولانا رشید احمد الکنکوهی
قدس الله سره العزیز فی رسالة زبدة المناسك
فی فصل زیارة المدینة المنورة وقد طبعت مرارا
وایضا فی هذا المبحث الشریف رسالة الشیخ شاعخنا
مولانا المفتی صدر الدین الدهلوی قدس الله سره
العزیز اقام فیها الطامة الکبری علی الوهابیة
ومن وافقهم واتی ببراهین قاطعة وحجج ساطعة
سماها احسن المقال فی شرح حدیث لا تشد الرحال
طبعت واشتهرت فلیراجع الیهما والله تعالی اعلم

السوال الثالث والرابع

هل للرجل ان یتوسل فی دعواته بالنبی صلی الله
علیه وسلم بعد الوفات ام لا۔
ایجوز التوسل عندکم بالسلف الصالحین من
الانبیاء والصدیقین والشهداء واولیاء
رب العلمین ام لا۔

الجواب

عندنا وعند مشائخنا یجوز التوسل فی الدعوات
بالانبیاء والصالحین من الاولیاء والشهداء
والصدیقین فی حیوتهم وبعد وفاتهم بان یقول فی
دعائه اللهم انی اتوسل الیك بفلان ان تجیب دعوتی
وتقضی حاجتی الی غیر ذلك کما صرح به شیخنا
ومولانا الشاه محمد اسحق الدهلوی ثم المهاجر المکی ثم
بینه فی فتاواه شیخنا ومولانا رشید احمد الکنکوهی

حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہ نے اپنے
رسالہ زبدۃ المناسک کی فصل زیارت مدینہ منورہ میں
فرمائی ہے جو بارہا طبع ہو چکا ہے نیز اسی بحث میں
ہمارے شیخ المشائخ مفتی صدر الدین دہلوی قدس سرہ
کا ایک رسالہ تصنیف کیا ہوا ہے جسمیں مولانا نے وہابیہ
اور اُن کے موافقین پر قیامت توڑ دی اور بیخ کن دلائل
ذکر فرمائے ہیں اُسکا نام ہے احسن المقال فی شرح
حدیث لا تشد الرحال وہ طبع ہو کر مشتہر ہو چکا ہے اُسکی
طرف رجوع کرنا چاہئے واللہ اعلم۔

تیسرا اور چوتھا سوال۔

کیا وفات کے بعد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا توسل لینا دعاؤں میں جائز ہے یا نہیں۔
تمہارے نزدیک سلف صالحین یعنی انبیاء و صدیقین
اور شہداء و اولیاء اللہ کا توسل بھی جائز ہے یا
ناجائز۔

جواب

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک دعاؤں میں
انبیاء و صلحاء و اولیاء و شہداء و صدیقین کا توسل جائز ہے
اُنکی حیات میں یا بعد وفات بایں طور کہے کہ یا اللہ میں بوسیلہ فلاں
بزرگ کے تجھ سے دعا کی قبولیت اور حاجت براری چاہتا ہوں
اسی جیسے اور کلمات کہے چنانچہ اسکی تصریح فرمائی ہے ہمارے
شیخ مولانا شاہ محمد اسحاق دہلوی ثم المکی نے پھر ہمارے مولانا رشید احمد
گنگوہی نے بھی اپنے فتاوی میں اسکو بیان فرمایا ہے۔

رحمة الله عليهما وفي هذا الزمان شائعة مستفيضة بايدي الناس وهذه المسئلة مذكورة على صفحه ۹۳ من الجلد الاول منها فليراجع اليها من شاء۔

(السوال الخامس)

ما قولكم في حيوة النبي عليه الصلوة والسلام في قبره الشريف هل ذلك امر مخصوص به ام مثل سائر المؤمنين رحمة الله عليهم حيوته برزخية

الجواب

عندنا وعند مشائخنا حضرة الرسالة صلى الله عليه وسلم حي في قبره الشريف وحيوته صلى الله عليه وسلم دنيوية من غير تكليف وهي مختصة به صلى الله عليه وسلم وبجميع الانبياء صلوات الله عليهم والشهداء لا برزخية كما هي حاصلة لسائر المؤمنين بل لجميع الناس كما نص عليه العلامة السيوطي في رسالته انباء الاذكياء بحيوة الانبياء حيث قال قال الشيخ تقي الدين السبكي حيوة الانبياء والشهداء في القبر كحيوتهم في الدنيا ويشهد له صلوة موسى عليه السلام في قبره فان الصلوة تستدعي جسدا حيا الى آخر ما قال فثبت بهذا ان حيوته دنيوية برزخية لكونها في عالم البرزخ ولشيخنا شمس الاسلام والدين محمد قاسم العلوم على المستفيدين قدس الله

جو چھپا ہوا آجکل لوگوں کے ہاتھوں میں موجود ہے اور یہ مسئلہ اسکی پہلی جلد کے صفحہ ۹۳ پر مذکور ہے جسکا جی چاہے دیکھ لے۔

پانچواں سوال

کیا فرماتے ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں حیات کے متعلق کہ کوئی خاص حیات آپکو حاصل ہے یا عام مسلمانوں کی طرح برزخی حیات ہے۔

جواب

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپکی حیات دنیا کی سی ہے بلا مکلف ہونے کے اور یہ حیات مخصوص ہے آنحضرت اور تمام انبیاء علیہم السلام اور شہداء کے ساتھ برزخی نہیں ہے جو حاصل ہے تمام مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو چنانچہ علامہ سیوطی نے اپنے رسالہ انباء الاذکیاء بحیوۃ الانبیاء میں بتصریح لکھا ہے چنانچہ فرماتے ہیں کہ علامہ تقی الدین سبکی نے فرمایا ہے کہ انبیاء و شہداء کی قبر میں حیات ایسی ہے جیسی دنیا میں تھی اور موسی علیہ السلام کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا اسکی دلیل ہے کیونکہ نماز زندہ جسم کو چاہتی ہے الخ پس اس سے ثابت ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات دنیوی ہے اور اس معنی کر برزخی بھی ہے کہ عالم برزخ میں حاصل ہے اور ہمارے شیخ مولانا محمد قاسم صاحب قدس سرہ۔

سرّہ العزیز فی هذا المبحث رسالة مستقلة دقیقة المأخذ بدیعة المسلك لم یؤمثلها قد طبعت و شاعت فی الناس اسمها آب حیات ای ماء الحیوة

السوال السادس

هل للداعی فی المسجد النبوی ان یجعل وجهه الی القبر المنیف و یسئل من المولی الجلیل متوسلا بنبیه الفخیم النبیل۔

الجواب

اختلف الفقهاء فی ذلك کما ذکره الملا علی القاری رحمه الله تعالی فی المسلك المتقسط فقال ثم اعلم انه ذکر بعض مشائخنا کابی اللیث و من تبعه کالکرمانی و السروجی انه یقف الزائر مستقبل القبلة کذا رواه الحسن عن ابی حنیفة رضی الله عنهما ثم نقل عن ابن الهمام بان ما نقل عن ابی اللیث مردود بما روی ابو حنیفة عن ابن عمر رضی الله عنه انه قال من السنة ان تاتی قبر رسول الله صلی الله علیه وسلم فتستقبل القبر بوجهك ثم تقول "السلام علیك ایها النبی و رحمة الله و برکاته" ثم ایده بروایة اخرجها المجد اللغوی عن ابن المبارك قال سمعت ابا حنیفة رح یقول قدم ابو ایوب السختیانی و انا بالمدینة فقلت لانظرن ما یصنع فجعل ظهره مما یلی القبلة و وجهه مما یلی وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم و بکی غیر متباك فقام مقام فقیه ثم قال

کہ اس مبحث میں ایک مستقل رسالہ بھی ہے نہایت دقیق اور اچھوتے طرز کا بے مثل جو طبع ہو کر لوگوں میں شائع ہو چکا ہے اسکا نام ہے آب حیات ۔

چھٹا سوال

کیا جائز ہے مسجد نبوی میں دعا کرنیوالے کو یہ صورت کہ قبر شریف کی طرف منہ کرکے کھڑا ہو اور حضرت کا واسطہ دیکر حقتعالی سے دعا مانگے ۔۔۔

جواب

اسمیں فقہاء کا اختلاف ہے جیسا کہ ملا علی قاری نے مسلک متقسط میں ذکر کیا ہے فرماتے ہیں وہ معلوم کرو کہ ہمارے بعض مشائخ ابو اللیث اور انکے پیرو کرمانی و سروجی وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ زیارت کرنیوالے کو قبلہ کیطرف منہ کرکے کھڑا ہونا چاہئے جیسا کہ امام حسن نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے اسکے بعد ابن ہمام سے نقل کیا ہے کہ ابو اللیث کی روایت نا مقبول ہے اسلئے کہ امام ابو حنیفہ نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ سنت یہ ہے کہ جب تم قبر شریف پر حاضر ہو تو قبر مطہر کیطرف منہ کرکے اسطرح کہو کہ آپ پر سلام نازل ہو اے نبی اللہ تعالی کی رحمت و برکات نازل ہوں پھر اسکی تائید میں دوسری روایت لائے ہیں جسکو مجد الدین لغوی نے ابن المبارک سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں میں نے امام ابو حنیفہ کو اسطرح فرماتے سنا کہ جب ابو ایوب سختیانی مدینہ منورہ میں آئے تو میں وہیں تھا میں نے کہا میں ضرور دیکھونگا یہ کیا کرتے ہیں سو انہوں نے قبلہ کیطرف پشت کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کیطرف اپنا منہ کیا

العلامة القاري بعد نقله فيه تنبيه على ان هذا هو مختار الامام بعد ما كان مترددا في مقام المرام ثم قال الجمع بين الروايتين ممكن الخ كلامه الشريف. فظهر بهذا انه يجوز كلا الامرين لكن المختار ان يستقبل وقت الزيارة مما يلي وجهه الشريف صلى الله عليه وسلم وهو المأخوذ به عندنا وعليه عملنا وعمل مشائخنا وهكذا الحكم في الدعاء كما روي عن مالك رحمه الله تعالى لما ساله بعض الخلفاء وقد صرح به مولانا الكنكوهي في رسالته زبدة المناسك واما مسئلة التوسل فقد مرت في نمرة ۳ و ۴ صفحه

علامہ قاری فرماتے ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہی مشہور امام صاحب کی پسند کردہ ہے ہاں پہلے انکو تردد تھا پھر علامہ نے یہ بھی کہا کہ دونوں روایتوں میں تطبیق ممکن ہے الخ غرض اس سے ظاہر ہو گیا کہ جائز دونوں صورتیں ہیں مگر اولیٰ یہ ہے کہ زیارت کے وقت چہرہ مبارک کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا چاہئے اور یہی ہمارے نزدیک معتبر ہے اور اسی پر ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عمل ہے اور یہی حکم دعا مانگنے کا ہے جیسا کہ امام مالک سے مروی ہے جبکہ ان سے کسی خلیفہ نے یہ مسئلہ دریافت کیا تھا۔ اور اس کی تصریح مولانا گنگوہی اپنے رسالہ زبدۃ المناسک میں کر چکے ہیں اور توسل کا مسئلہ بھی صفحہ ۳ و ۴ میں گذر چکا ہے۔

السوال السابع

ما قولكم في تكثير الصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم وقراءة دلائل الخيرات والاوراد۔

ساتواں سوال

کیا فرماتے ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کثرت سے درود بھیجنے اور دلائل الخیرات و دیگر اوراد کے پڑھنے کی بابت

الجواب

يستحب عندنا تكثير الصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم وهو من ارجى الطاعات واحب المندوبات سواء كان بقراءة الدلائل والاوراد الصلوتية المؤلفة في ذلك او بغيرها ولكن الافضل عندنا ما صح بلفظه صلى الله عليه وسلم ولو صلى بغيرها مما ورد عنه صلى الله عليه وسلم لم يخل عن الفضل ويستحق بشارة من صلى علي صلوة صلى الله عليه عشرا وكان شيخنا العلامة الكنكوهي يقرء

جواب

ہمارے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کی کثرت مستحب اور نہایت موجب اجر و ثواب طاعت ہے خواہ دلائل الخیرات پڑھ کر ہو یا درود شریف کے دیگر رسائل مؤلفہ کی تلاوت سے ہو لیکن افضل ہمارے نزدیک وہ درود ہے جس کے لفظ بھی حضرت سے منقول ہیں گو غیر منقول کا پڑھنا بھی فضیلت سے خالی نہیں اور اس بشارت کا مستحق ہو ہی جائیگا کہ جس نے ایک بار درود پڑھا حق تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجیگا خود ہمارے شیخ مولانا گنگوہی۔

الدلائل وكذلك المشائخ الآخر من سادتنا
وقد كتب في ارشاداته مولانا ومرشدنا قطب
العالم حضرة الحاج امداد الله قدس الله سره
العزيز وامر اصحابه بان يحزبوه وكانوا يروون
الدلائل رواية وكان يجيز اصحابه بالدلائل
مولانا الكنكوهي رحمة الله عليه

اور دیگر مشائخ دلائل الخیرات پڑھا کرتے تھے اور
اور مولانا حضرت حاجی امداد اللہ شاہ مہاجر مکی قدس سرہ
نے اپنے ارشادات میں تحریر فرما کر مریدین کو امر بھی
کیا ہے کہ دلائل کا ورد رکھیں اور ہمارے مشائخ
ہمیشہ دلائل کو روایت کرتے رہے اور مولانا گنگوہی بھی
اپنے مریدین کو اجازت دیتے رہے۔

السؤال الثامن والتاسع والعاشر

هل يصح لرجل ان يقلد احدا من الائمة
الاربعة في جميع الاصول والفروع ام لا
وعلى تقدير الصحة هل هو مستحب ام واجب
ومن تقلدون من الائمة فروعا واصولا

آٹھواں نواں اور دسواں سوال۔

تمام اصول و فروع میں چاروں اماموں میں سے
کسی ایک امام کا تقلید کرنا درست ہے یا نہیں۔
اور اگر درست ہے تو مستحب ہے یا واجب۔
اور تم کس امام کے مقلد ہو۔

الجواب

لابد للرجل في هذا الزمان ان يقلد احدا
من الائمة الاربعة رضي الله تعالى عنهم بل يجب فانا
جربنا كثيرا ان مآل ترك تقليد الائمة واتباع
رأي نفسه وهواها السقوط في حفرة الالحاد
والزندقة اعاذنا الله منها ولاجل ذلك
نحن ومشائخنا مقلدون في الاصول والفروع
لامام المسلمين ابي حنيفة رضي الله تعالى عنه اماتنا
الله عليه وحشرنا في زمرته ولمشائخنا في ذلك
تصانيف عديدة شاعت واشتهرت في الآفاق

جواب

اس زمانہ میں نہایت ضروری ہے کہ چاروں اماموں
میں سے کسی ایک کی تقلید کی جاوے بلکہ واجب ہے کیونکہ
ہم نے تجربہ کیا ہے کہ آئمہ کی تقلید چھوڑنے اور اپنے نفس
و ہویٰ کے اتباع کرنے کا انجام الحاد و زندقہ کے گڑھے
میں جا گرنا ہے اللہ بچائے۔ اور یہی وجہ ہے ہم اور ہمارے مشائخ
تمام اصول و فروع میں امام المسلمین ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے
مقلد ہیں۔ خدا کرے اسی پر ہماری موت ہو اور اسی زمرہ میں ہمارا
حشر ہو اور اس بحث میں ہمارے مشائخ کی بہت سی تصانیف
دنیا میں مشہور و شائع ہو چکی ہیں۔

السؤال الحادي عشر

وهل يجوز عندكم الاشتغال باشغال الصوفية

گیارھواں سوال

کیا صوفیہ کے اشغال میں مشغول اور ان سے بیعت

وبیعتهم وهل تقولون بصحة وصول الفیوض الباطنیة عن صدور الاکابر وقبورهم وهل یستفید اهل السلوك من روحانیة المشائخ الاجلة ام لا

الجواب

یستحب عندنا اذا فرغ الانسان من تصحیح العقائد وتحصیل المسائل الضروریة من الشرع ان یبایع شیخا راسخ القدم فی الشریعة زاهدا فی الدنیا راغبا فی الآخرة قد قطع عقبات النفس وتمرن فی المنجیات وتبتل عن المهلکات کاملا مکملا ویضع یده فی یده ویحبس نظره فی نظره ویشتغل باشغال الصوفیة من الذکر والفکر والفناء الکلی فیه ویکتسب النسبة التی هی النعمة العظمی والغنیمة الکبری وهی المعبر عنها بلسان الشرع بالاحسان واما من لم یتیسر له ذلك ولم یتفق له ما هنالك فیکفیه الانسلاك بسلکهم والانخراط فی حزبهم فقد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم المرء مع من احب اولئك قوم لا یشقی جلیسهم وبحمد الله تعالی وحسن انعامه نحن ومشائخنا قد دخلوا فی بیعتهم واشتغلوا باشغالهم وتصدوا للارشاد والتلقین والحمد لله علی ذلك واما الاستفادة من روحانیة المشائخ الاجلة ووصول الفیوض الباطنیة من صدورهم وقبورهم فیصح علی الطریقة المعروفة فی اهلها وخواصها لا بما هو شائع فی العوام

ہونا تمہارے نزدیک جائز ہے اور اکابر کے سینہ اور قبر سے باطنی فیض پہونچنے کے تم قائل ہو یا نہیں اور مشائخ کی روحانیت سے اہل سلوک کو نفع پہونچتا ہے یا نہیں۔

جواب

ہمارے نزدیک مستحب ہے کہ انسان جب عقائد کی درستی اور شرع کے مسائل ضروریہ کی تحصیل سے فارغ ہو جائے تو ایسے شیخ سے بیعت ہو جو شریعت میں راسخ القدم ہو دنیا سے بے رغبت آخرت کا طالب ہو نفس کی گھاٹیوں کو طے کر چکا ہو خوگر ہو نجات دہندہ اعمال کا اور مہلکات سے بے تعلق ہو آپ کامل ہو اور دوسروں کو بھی کامل بنا سکتا ہو ایسے مرشد کے ہاتھ میں ہاتھ دیکر اپنی نظر اسکی نظر میں محبوس رکھے اور صوفیہ کے اشتغال یعنی ذکر و فکر اور انہیں فنا تام کیساتھ مشغول ہو اور اس نسبت کا اکتساب کرے جو نعمت عظمی اور غنیمت کبری ہے جسکو شرع میں احسان کیساتھ تعبیر کیا گیا ہے اور جسکو یہ نعمت میسر نہو اور یہاں تک نہ پہونچ سکے اسکو بزرگوں کے سلسلہ میں شامل ہو جانا ہی کافی ہے کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی اسکے ساتھ ہے جس کے ساتھ اسے محبت ہو۔ وہ ایسے لوگ ہیں جنکے پاس بیٹھنے والا محروم نہیں رہ سکتا۔ اور بحمد اللہ ہم اور ہمارے مشائخ ان حضرات کی بیعت میں داخل ہوئے اور انکے اشتغال کے شاغل اور ارشاد و تلقین کے درپے رہے ہیں۔ والحمد للہ علی ذلک۔ رہا مشائخ کی روحانیت سے استفادہ اور انکے سینوں اور قبروں کے باطنی فیوض کا پہونچنا سو بیشک صحیح ہے مگر اس طریق سے جو اسکے اہل اور خواص کو معلوم ہے نہ اس طرز سے جو عوام میں رائج ہے۔

السوال الثانی عشر[۱۲]

قد کان محمد بن عبد الوہاب النجدی یستحل دماء المسلمین واموالہم واعراضہم وکان ینسب الناس کلہم الی الشرک ویسب السلف فکیف ترون ذلک وہل تجوزون تکفیر السلف والمسلمین واہل القبلۃ ام کیف مشربکم۔

الجواب

الحکم عندنا فیہم ما قال صاحب الدر المختار وخوارج وہم قوم لہم منعۃ خرجوا علیہ بتاویل یرون انہ علی باطل کفر او معصیۃ توجب قتالہ بتاویلہم یستحلون دماءنا واموالنا ویسبون نساءنا الی ان قال وحکمہم حکم البغاۃ ثم قال وانما لم نکفرہم لکونہ عن تاویل وان کان باطلا وقال الشامی فی حاشیتہ کما وقع فی زماننا فی اتباع عبد الوہاب الذین خرجوا من نجد وتغلبوا علی الحرمین وکانوا ینتحلون مذہب الحنابلۃ لکنہم اعتقدوا انہم ہم المسلمون وان من خالف اعتقادہم مشرکون واستباحوا بذلک قتل اہل السنۃ وقتل علمائہم حتی کسر اللہ شوکتہم ثم اقول لیس ہو ولا احد من اتباعہ وشیعتہ من مشایخنا فی سلسلۃ من سلاسل العلم من الفقہ والحدیث والتفسیر والتصوف واما استحلال دماء المسلمین واموالہم واعراضہم فاما ان یکون بغیر حق او بحق فان کان بغیر حق فاما ان یکون من غیر تاویل فکفر وخروج عن الاسلام وان کان بتاویل

بارھواں سوال

محمد بن عبد الوہاب نجدی حلال سمجھتا تھا مسلمانوں کے خون اور انکے مال و آبرو کو اور تمام لوگوں کو منسوب کرتا تھا شرک کیجانب اور سلف کی شان میں گستاخی کرتا تھا اسکے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے اور کیا سلف اور اہل قبلہ کی تکفیر کو تم جائز سمجھتے ہو یا کیا مشرب ہے۔

جواب

ہمارے نزدیک انکا حکم وہی ہے جو صاحب در مختار نے فرمایا ہے وہ خوارج ایک جماعت ہے شوکت والی جنہوں نے امام پر چڑھائی کی تھی تاویل سے کہ امام کو باطل یعنی کفر یا ایسی معصیت کا مرتکب سمجھتے تھے جو قتال کو واجب کرتی ہے۔ اس تاویل سے یہ لوگ ہماری جان و مال کو حلال سمجھتے اور ہماری عورتوں کو قید بناتے ہیں آگے فرماتے ہیں انکا حکم باغیوں کا ہے پھر یہ بھی فرمایا کہ ہم انکی تکفیر صرف اسلئے نہیں کرتے کہ یہ فعل تاویل سے ہے اگرچہ باطل ہی سہی اور علامہ شامی نے اسکے حاشیہ میں فرمایا ہے جیسا کہ ہمارے زمانہ میں عبد الوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکلکر حرمین شریفین پر متغلب ہوئے اپنے کو حنبلی مذہب بتاتے تھے مگر انکا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو انکے عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اسی بنا پر انہوں نے اہل سنت اور علماء اہل سنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے انکی شوکت توڑدی اسکے بعد میں کہتا ہوں کہ عبد الوہاب اور اسکا تابع کوئی شخص بھی ہمارے کسی سلسلہ مشائخ میں نہیں نہ تفسیر و فقہ و حدیث کے علمی سلسلہ میں نہ تصوف میں رہا مسلمانوں کی جان و مال و آبرو کا حلال سمجھنا سو یا حق ہوگا یا ناحق - پھر اگر ناحق ہے تو یا بلا تاویل ہوگا جو کفر اور خارج از اسلام ہوتا ہے اور اگر ایسی تاویل سے ہے -

لا یسوغ في الشرع ففسق وإن کان بحق فهو جائز بل واجب. وأما تکفیر السلف من المسلمین فحاشا أن نکفر أحداً منهم بل هو عندنا رفض وابتداع في الدین وتکفیر أهل القبلة من المبتدعین فلا نکفرهم ما لم ینکروا حکماً ضروریاً من ضروریات الدین فإذا ثبت إنکار أمر ضروري من الدین نکفرهم ونحتاط فیه هذا دأبنا ودأب مشائخنا رحمهم الله تعالی

السؤال الثالث عشر والرابع عشر

ما قولکم في أمثال قوله تعالی الرحمن علی العرش استوی هل تجوزون إثبات جهة ومکان للباري تعالی أم کیف رأیکم فیه.

الجواب

قولنا في أمثال تلك الآیات أنا نؤمن بها ولا یقال کیف ونؤمن بالله سبحانه وتعالی متعال ومنزه عن صفات المخلوق ومنزه عن سمات النقص والحدوث کما هو رأي قدمائنا. وأما ما قال المتأخرون من أئمتنا في تلك الآیات یأولونها بتأویلات صحیحة سائغة في اللغة والشرع بأنه یمکن أن یکون المراد من الاستواء الاستیلاء ومن الید القدرة إلی غیر ذلك تقریباً إلی أفهام القاصرین فحق أیضاً عندنا. وأما الجهة والمکان فلا نجوز إثباتهما له تعالی ونقول إنه تعالی منزه ومتعال عنهما وعن جمیع سمات الحدوث.

شرعاً جائز نہیں تو فسق ہے اور اگر بحق ہو تو جائز بلکہ واجب ہے باقی رہا سلف اہل اسلام کو کافر کہنا سو حاشا کہ ہم ان میں سے کسیکو کافر کہتے یا سمجھتے ہوں بلکہ یہ فعل ہمارے نزدیک رفض اور دین میں اختراع ہے ہے تو ان بدعتیوں کو بھی جو اہل قبلہ ہیں جبتک دین کے کسی ضروری حکم کا انکار نہ کریں کافر نہیں کہتے ہاں جس وقت دین کے کسی ضروری امر کا انکار ثابت ہو جائیگا تو کافر سمجھینگے اور احتیاط کریں گے یہی طریقہ ہمارا اور ہمارے جملہ مشائخ

تیرھواں اور چودھواں سوال

کیا کہتے ہو حق تعالے کے اس قسم کے قول میں کہ رحمن عرش پر مستوی ہوا کیا جائز سمجھتے ہو باری تعالی کیلئے جہت و مکان کا ثابت کرنا کیا رائے ہے۔

جواب

اس قسم کی آیات میں ہمارا مذہب یہ ہے کہ ان پر ایمان لاتے ہیں اور کیفیت سے بحث نہیں کرتے یقیناً جانتے ہیں کہ اللہ سبحانہ وتعالی مخلوق کے اوصاف سے منزہ اور نقص و حدوث کی علامات سے مبرا ہے جیسا کہ ہمارے متقدمین کی رائے ہے اور ہمارے متاخرین اماموں نے ان آیات میں جو صحیح اور لغت و شرع کے اعتبار سے جائز تاویلیں فرمائیں ہیں تاکہ کم فہم سمجھ لیں مثلاً یہ کہ ممکن ہے استواء سے مراد غلبہ ہو اور ہاتھ سے مراد قدرت تو یہ بھی ہمارے نزدیک حق ہے البتہ جہت و مکان کا اللہ تعالی کیلئے ثابت کرنا ہم جائز نہیں سمجھتے اور یوں کہتے ہیں کہ وہ جہت و مکانیت اور جملہ علامات حدوث سے منزہ و عالی ہے۔

السوال الخامس عشر

هل ترون احدا افضل من النبي صلى الله عليه وسلم من الكائنات؟

الجواب

اعتقادنا واعتقاد مشائخنا ان سيدنا ومولانا وحبيبنا وشفيعنا محمدا رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل الخلائق كافة وخيرهم عند الله تعالى لا يساويه احد بل ولا يدانيه صلى الله عليه وسلم في القرب من الله تعالى والمنزلة الرفيعة عنده وهو سيد الانبياء والمرسلين وخاتم الاصفياء والنبيين كما ثبت بالنصوص وهو الذي نعتقده وندين الله تعالى به وقد صرح به مشائخنا في غير ما تصنيف۔

پندرھواں سوال

کیا تمہاری رائے یہ ہے کہ مخلوق میں سے کوئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل بھی ہے۔

جواب

ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ سیدنا و مولانا و حبیبنا و شفیعنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمامی مخلوق سے افضل اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہتر ہیں اللہ تعالیٰ سے قرب و منزلت میں کوئی شخص آپ کے برابر تو کیا قریب بھی نہیں ہو سکتا آپ سردار ہیں جملہ انبیاء و رسل کے اور خاتم ہیں سارے برگزیدہ گروہ کے جیسا کہ نصوص سے ثابت ہے اور یہی ہمارا عقیدہ ہے اور یہی دین و ایمان ہے اسکی تصریح ہمارے مشائخ بہتیری تصانیف میں کر چکے ہیں۔

السوال السادس عشر

اتجوزون وجود نبي بعد النبي عليه الصلوة والسلام وهو خاتم النبيين وقد تواتر معنى قوله عليه السلام لا نبي بعدي وامثاله وعليه انعقد الاجماع وكيف رأيكم فيمن جوز وقوع ذلك مع وجود هذه النصوص وهل قال احد منكم او من اكابركم ذلك

الجواب

اعتقادنا واعتقاد مشائخنا ان سيدنا ومولانا وحبيبنا وشفيعنا محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين لا نبي بعده كما قال

سولھواں سوال

کیا کسی نبی کا وجود جائز سمجھتے ہو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد حالانکہ آپ خاتم النبیین ہیں اور معنے درجہ تواتر کو پہنچ گیا ہے آپکا یہ ارشاد کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور اس پر اجماع امت منعقد ہو چکا اور جو شخص باوجود ان نصوص کے کسی نبی کا وقوع جائز سمجھے اسکی متعلق تمہاری کیا رائے ہے اور کیا تم میں سے یا تمہارے اکابر

جواب

ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ ہمارے سردار و آقا اور پیارے شفیع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں جیسا کہ

الله تبارک و تعالی فی کتابه و لکن رسول الله و خاتم
النبیین و ثبت باحادیث کثیرة متواترة المعنی
و باجماع الامة و حاشا ان یقول احد منا خلاف ذلک
فانه من انکر ذلک فهو عندنا کافر لانه منکر للنص القطعی
الصریح نعم شیخنا و مولانا سید الاذکیاء المدققین
المولوی محمد قاسم النانوتوی رحمه الله تعالی اتی بدقة
نظره تدقیقا بدیعا اکمل خاتمیته علی وجه الکمال
و اتمها علی وجه التمام فانه رحمه الله تعالی قال فی
رسالته المسماة بتحذیر الناس ما حاصله ان الخاتمیة
جنس تحته نوعان احدهما خاتمیة زمانیة و هو
ان یکون زمان نبوته صلی الله علیه وسلم
متاخرا من زمان نبوة جمیع الانبیاء و یکون خاتما
لنبوتهم بالزمان و الثانی خاتمیة ذاتیة و هی ان
یکون نفس نبوته صلی الله علیه وسلم ختمت بها
و انتهت الیها نبوة جمیع الانبیاء و کما انه صلی الله
علیه وسلم خاتم النبیین بالزمان کذلک هو صلی
الله علیه وسلم خاتم النبیین بالذات فان
کل ما بالعرض یختم علی ما بالذات و ینتهی الیه
و لا یتعداه و لما کان نبوته صلی الله علیه وسلم
بالذات و نبوة سائر الانبیاء بالعرض لان نبوتهم
علیهم السلام بواسطة نبوته صلی الله علیه وسلم
و هو الفرد الاکمل الاوحد الابجل قطب دائرة
النبوة و الرسالة و واسطة عقدها فهو خاتم

اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے "و لیکن محمد اللہ کے
رسول اور خاتم النبیین ہیں" اور یہی ثابت ہے بکثرت
حدیثوں سے جو معنے حد تواتر تک پہونچ گئیں اور نیز اجماع
امت سے سو حاشا کہ ہم میں سے کوئی اسکے خلاف کہے کیونکہ جو اسکا
منکر ہے وہ ہمارے نزدیک کافر ہے اسلئے کہ منکر ہے نص
صریح قطعی کا ہاں ہمارے شیخ و مولانا مولوی محمد قاسم صاحب
نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی دقت نظر سے عجیب تدقیق
مضمون بیان فرماکر آپکی خاتمیت کو کامل و تمام ظاہر
فرمایا ہے جو کچھ مولانا نے اپنے رسالہ تحذیر الناس
میں بیان فرمایا ہے اسکا حاصل یہ ہے کہ خاتمیت ایک
جنس ہے جسکے تحت میں دو نوع داخل ہیں ایک خاتمیت
باعتبار زمانہ وہ یہ کہ آپکی نبوت کا زمانہ تمام انبیاء کی نبوت کے
زمانہ سے متاخر ہے اور آپ بحیثیت زمانہ سبکی نبوت کے
خاتم ہیں اور دوسری نوع خاتمیت باعتبار ذات جسکا
مطلب یہ ہے کہ آپ ہی کی نبوت ہے جسپر تمام انبیاء کی
نبوت ختم و منتہی ہوئی اور جیسا کہ آپ خاتم النبیین ہیں
باعتبار زمانہ اسیطرح آپ خاتم النبیین ہیں بالذات کیونکہ ہر
وہ شے جو بالعرض ہو ختم ہوتی ہے اسپر جو بالذات ہو اس سے
آگے سلسلہ نہیں چلتا اور جبکہ آپکی نبوت بالذات ہے اور تمام
انبیاء علیہم السلام کی نبوت بالعرض اسلئے کہ سارے انبیاء
کی نبوت آپ کی نبوت کیواسطہ سے ہے اور آپ ہی
فرد اکمل و یگانہ اور دائرہ رسالت و نبوت کے مرکز
اور عقد نبوت کے واسطہ ہیں پس آپ خاتم النبیین ہوئے۔

النبیین ذاتا وزمانا ولیس خاتمیتہ صلی اللہ علیہ
وسلم منحصرۃ فی الخاتمیۃ الزمانیۃ فانہ لیس کبیرۃ
فضل ولا زیادۃ رفعۃ ان یکون زمانہ صلی اللہ علیہ
وسلم متاخرا من زمان الانبیاء قبلہ بل السیادۃ
الکاملۃ والرفعۃ البالغۃ والمجد الباھر والفخر
الزاھر تبلغ غایتہا اذا کان خاتمیتہ صلی اللہ
علیہ وسلم ذاتا وزمانا واما اذا اقتصر علی الخاتمیۃ
الزمانیۃ فلا تبلغ سیادتہ ورفعتہ صلی اللہ علیہ
وسلم کمالہا ولا یحصل لہ الفضل بکلیتہ جامعیتہ
وھذا تدقیق منہ رحمہ اللہ تعالی ظہر لی منہ کاشفا
فی اعظام شانہ واجلال برھانہ وتفضیلہ
وتبجیلہ صلی اللہ علیہ وسلم کما حققہ المحققون
من ساداتنا العلماء کالشیخ الاکبر والتقی السبکی
وقطب العالم الشیخ عبد القدوس الگنگوھی رحمھم
اللہ تعالی لم یحوم حول سرادقات ساحتہ بنیا
نظن وفی ذھن کثیر من العلماء المتقدمین
والاذکیاء المتبحرین وھو عند المبتدعین من
اھل الھند کفر وضلال یوسوسون الی اتباعھم
واولیاءھم انہ انکار لخاتمیتہ صلی اللہ علیہ وسلم
فھیہات ھیہات ولعمری انہ لافتری الفریۃ
واعظم زور وبہتان بلا امتراء حملہم علی ذلک
الا الحقد الشحناء والحسد البغضاء لاھل اللہ
تعالی وخواص عبادہ وکذلک جرت السنۃ

ذاتاً بھی اور زماناً بھی اور آپ کی خاتمیت صرف زمانہ
کے اعتبار سے نہیں ہے اسلئے کہ یہ کوئی بڑی
فضیلت نہیں کہ آپ کا زمانہ انبیاء سابقین کے
زمانہ سے پیچھے ہے بلکہ کامل سرداری اور غایت
رفعت اور انتہا درجہ کا شرف اُسی وقت
ثابت ہوگا جبکہ آپ کی خاتمیت ذات و زمانہ
دونوں اعتبار سے ہو ورنہ محض زمانہ کے اعتبار
سے خاتم الانبیاء ہونے سے آپکی سیادت و رفعت
نہ مرتبہ کمال کو پہونچیگی اور نہ آپ کو جامعیت فضل
کلی کا شرف حاصل ہوگا۔ اور یہ دقیق مضمون
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت
شان و عظمت کے بیان میں مولانا کا مکاشفہ
ہے ہمارے خیال میں علماء متقدمین اور اذکیاء
متبحرین میں کسی کا ذہن اس میدان کے نواح
تک بھی نہیں گھوما ہان ہندوستان کے بدعتیوں کے
نزدیک کفر و ضلال بنگیا یہ مبتدعین اپنے چیلوں
اور تابعین کو یہ وسوسہ دلاتے ہیں کہ تو جناب رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا
انکار ہے افسوس صد افسوس قسم ہے اپنی زندگی
کی کہ ایسا کہنا بڑے درجہ کا افتراء اور بڑا جھوٹ و
بہتان ہے جسکا باعث محض کینہ و عداوت و بغض
ہے اہل اللہ اور اسکے خاص بندوں کیساتھ اور سنت
اللہ اسیطرح جاری ہے۔

الالٰهية فی انبیائه واولیائه۔

السؤال السابع عشر

هل تقولون ان النبی صلی الله علیه وسلم لا یفضل علینا الا کفضل الاخ الاکبر علی الاخ الاصغر او غیره وهل کتب احد منکم هذا المضمون فی کتاب

الجواب

لیس احد منا ولا من اسلافنا الکرام معتقد بهذا البتة ولا نظن شخصا من ضعفاء الایمان ایضا یتفوه بمثل هذه الخرافات من یقول ان النبی علیه السلام لیس له فضل علینا الا کما یفضل الاخ الاکبر علی الاصغر فنعتقد فی حقه انه خارج عن دائرة الایمان وقد صرحت تصانیف جمیع الاکابر من اسلافنا بخلاف ذلک فانهم قد بینوا وصرحوا وحرروا وجوه فضائله واحسانه علیه السلام علینا معشر الامة بوجوه عدیدة بحیث لا یمکن اثبات مثل بعض تلک الوجوه لشخص من الخلائق فضلا عن جملتها وان افترٰی احد بمثل هذه الخرافات الواهیة علینا او علی اسلافنا فلا اصل له ولا ینبغی ان یلتفت الیه اصلا فان کونه علیه السلام افضل البشر قاطبة واشرف الخلق کافة وسیادته علیه السلام علی المرسلین جمیعا وامامته للنبیین من الامور القطعیة التی لا یمکن لادنٰی مسلم ان یتردد فیه

انبیاء واولیاء میں۔

سترھواں سوال

کیا تم اسکے قائل ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم پر ایسی فضیلت ہے جیسی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے اور کیا تم میں سے کسی نے کسی کتاب میں یہ

جواب

ہم میں اور ہمارے بزرگوں میں سے کسی کا بھی یہ عقیدہ نہیں ہے اور ہمارے خیال میں کوئی ضعیف الایمان بھی ایسی خرافات زبان سے نہیں نکال سکتا اور جو اسکا قائل ہو کہ نبی کریم علیہ السلام کو ہم پر بس اتنی ہی فضیلت ہے جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے تو اسکے متعلق ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ وہ دائرہ ایمان سے خارج ہے اور ہمارے تمام گذشتہ اکابر کی تصنیفات میں اس عقیدہ واہیہ کا خلاف مصرح ہے اور وہ حضرات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات اور وجوہ فضائل تمام امت پر بتصریح اسقدر بیان کر چکے اور لکھ چکے ہیں کہ سب تو کیا انمیں سے کچھ بھی مخلوق میں سے کسی شخص کیلئے ثابت نہیں ہو سکتے اگر کوئی شخص ایسے واہیات خرافات کا ہم پر یا ہمارے بزرگوں پر بہتان باندھے وہ بے اصل ہے اور اسکی طرف توجہ بھی مناسب نہیں اسلئے کہ حضرت کا افضل البشر اور تمامی مخلوقات سے اشرف اور جمیع پیغمبروں کا سردار اور سارے نبیوں کا امام ہونا ایسا قطعی امر ہے جسمیں ادنی مسلمان بھی تردد نہیں کر سکتا۔

اصلا ومع هذا ان نسب الينا احد من امثال هذه
الخرافات فليبين محله من تصانيفنا حتى تظهر على
كل منصف فهيم جهالته وسوء فهمه مع الحادة
وسوء تدينه بحوله تعالى وقوته القوية۔

السؤال الثامن عشر

هل تقولون ان علم النبي عليه السلام مقتصر على
الاحكام الشرعية فقط ام اعطي علوما متعلقة
بالذات والصفات والافعال للباري عز اسمه والاسرار
الخفية والحكم الالهية وغير ذلك مما لم يصل الى سرادق
علمه احد من الخلائق كائنا من كان۔

الجواب

نقول باللسان ونعتقد بالجنان ان سيدنا
رسول الله صلى الله عليه وسلم اعلم الخلق قاطبة
بالعلوم المتعلقة بالذات والصفات والتشريعات
من الاحكام العملية والحكم النظرية والحقائق
الحقة والاسرار الخفية وغيرها من العلوم ما لم يصل
الى سرادقات ساحته احد من الخلائق لا ملك
مقرب ولا نبي مرسل ولقد اعطي علم الاولين والآخرين
وكان فضل الله عليه عظيما ولكن لا يلزم من ذلك علم
كل جزئي جزئي من الامور الحادثة في كل آن من آونة
الزمان حتى يضر غيبوبة بعضها عن مشاهدته الشريفة
ومعرفته المنيفة باعلميته عليه السلام وسعة علمه
في العلوم وفضله في المعارف على كافة

اور باوجود اسکے بھی اگر کوئی شخص ایسی خرافات ہماری جانب
منسوب کرے تو اُسے ہماری تصنیفات میں سے موقع و
محل بتانا چاہیے تاکہ ہم ہر سمجھدار منصف پر اسکی جہالت
و بدفہمی اور الحاد و بددینی ظاہر کریں۔

اٹھارواں سوال

کیا تم اس کے قائل ہو کہ نبی علیہ السلام کو صرف احکام
شرعیہ کا علم ہے یا آپ کو حقتعالی شانہ کی ذات و صفات
و افعال اور مخفی اسرار و حکمتہائے الٰہیہ وغیرہ کے
اسقدر علوم عطا ہوئے ہیں جنکے پاس تک مخلوق میں
کوئی کیوں پہونچ نہیں سکتا۔

جواب

ہم زبان سے قائل اور قلب سے معتقد اس امر کے ہیں کہ
سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمامی مخلوقات سے
زیادہ علوم عطا ہوئے ہیں جنکو ذات و صفات اور تشریعات
یعنی احکام عملیہ و حکم نظریہ اور حقیقتہائے حقہ و اسرار مخفیہ
وغیرہ سے تعلق ہے کہ مخلوق میں سے کوئی بھی ان کے
پاس تک نہیں پہونچ سکتا نہ مقرب فرشتہ اور نہ نبی رسول اور
بیشک آپکو اولین و آخرین کا علم عطا ہوا اور آپ پر حقتعالیٰ
کا فضل عظیم ہے لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپکو
زمانہ کی ہر آن میں حادث و واقع ہونیوالے واقعات میں سے ہر ہر
جزئی کی اطلاع و علم ہو کہ اگر کوئی واقعہ آپ کے مشاہدہ شریفہ سے
غائب رہے تو آپکے علم اور معارف میں ساری مخلوق سے افضل ہونے
اور وسعت علمی میں نقص آجائے۔

الا ان اطلع الله تعالى بعض من سواه من الخلائق والعالم كما اختفى على سليمان عليه السلام غيبوبة ما اطلع عليه الهدهد من عجائب الحوادث حيث يقول احطت بما لم تحط به وجئتك من سبإ بنبإ يقين

السوال التاسع عشر

أتقولون ان ابليس اللعين اعلم من سيد الكائنات عليه السلام واوسع علما منه مطلقا وهل كتبتم ذلك في تصنيف ما وبم تحكمون على من اعتقد ذلك۔

الجواب

قد سبق منا تحرير هذه المسئلة ان النبي عليه السلام اعلم الخلق على الاطلاق بالعلوم والحكم والاسرار وغيرها من ملكوت الآفاق ونتيقن ان من قال ان فلانا اعلم من النبي عليه السلام فقد كفر وقد افتى مشائخنا بتكفير من قال ان ابليس اللعين اعلم من النبي عليه السلام فكيف يمكن ان توجد هذه المسئلة في تاليف ما من كتبنا غير انه غيبوبة بعض الحوادث الجزئية الحقيرة عن النبي عليه السلام لعدم التفاته اليه لا تورث نقصا ما في اعلميته عليه السلام بعد ما ثبت انه اعلم الخلق بالعلوم الشريفة اللائقة بمنصبه الاعلى كما لا يورث الاطلاع على اكثر تلك الحوادث الحقيرة لشدة التفات ابليس اليها شرفا وكمالا علميا فيه فانه ليس عليها مدار الفضل والكمال ومن ههنا لا يصح ان يقال ان ابليس اعلم من سيدنا رسول الله

اگرچہ آپکے علاوہ کوئی دوسرا شخص اُس جزئی سے آگاہ ہو جیساکہ سلیمان علیہ السلام پر وہ واقعہ عجیبہ مخفی رہا جس سے ہدہد کو آگاہی ہوئی اُس سے سلیمان علیہ السلام کے علم میں نقصان

19 انیسواں سوال

کیا تمہاری یہ رائے ہے کہ ملعون شیطان کا علم سید الکائنات علیہ الصلوۃ والسلام کے علم سے زیادہ اور مطلقاً وسیع تر ہے اور کیا یہ مضمون تم نے اپنی کسی تصنیف میں لکھا ہے اور جس کا یہ عقیدہ ہو اُسکا کیا حکم ہے۔

جواب

اس مسئلہ کو ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام کا علم حکم و اسرار وغیرہ کے متعلق مطلقاً تمام مخلوقات سے زیادہ ہے اور ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں شخص نبی کریم علیہ السلام سے اعلم ہے وہ کافر ہے اور ہمارے حضرات اُس شخص کے کافر ہونیکا فتوی دے چکے ہیں جو یوں کہے کہ شیطان ملعون کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے پھر بھلا ہماری کسی تصنیف میں یہ مسئلہ کہاں پایا جا سکتا ہے۔ ہاں کسی جزئی حادثہ حقیر کا حضرت کو اسلئے معلوم نہ ہونا کہ آپ نے اسکی جانب توجہ نہیں فرمائی آپکے اعلم ہونے میں کسی قسم کا نقصان پیدا نہیں کر سکتا جبکہ ثابت ہو چکا کہ آپ اُن شریف علوم میں جو آپکے منصب اعلی کے مناسب ہیں ساری مخلوق سے بڑھے ہوئے ہیں جیساکہ شیطان کو بہتیرے حقیر حادثوں کی شدت التفات کے سبب اطلاع مل جانے سے اُس مردود میں کوئی شرافت اور علمی کمال حاصل نہیں ہو سکتا کیونکہ ان پر فضل و کمال کا مدار نہیں ہے اس سے معلوم ہوا کہ یوں

صلى الله عليه وسلم كما لا يصح ان يقال الصبي علم
بعض الجزئيات انه اعلم من عالم متبحر محقق
في العلوم والفنون الذي غابت عنه تلك
الجزئيات لقد تلونا عليك قصة الهدهد
مع سليمان على نبينا وعليه السلام وقوله اني
احطت بما لم تحط به ودواوين الحديث ودفاتر
التفسير مشحونة بنظائرها المتكاثرة المشتهرة بين
الانام وقد اتفق الحكماء على ان افلاطون و
جالينوس من اعلم الاطباء بكيفيات
الادوية واحوالها مع علمهم ان ديدان النجاسة
اعرف باحوال النجاسة وذوقها وكيفياتها فلم تضر
عدم معرفة افلاطون وجالينوس هذه الاحوال
الردية في اعلميتهما ولم يرض احد من العقلاء
والحمقى بان يقول ان الديدان اعلم من افلاطون
مع انها اوسع علما من افلاطون باحوال النجاسة
ومبتدعة ديارنا يثبتون للذات الشريفة النبوية عليه
الف الف تحية وسلام جميع علوم الاسافل الاراذل
والافاضل الاكابر قائلين انه عليه السلام لما
كان افضل الخلق كافة فلا بد ان يحتوي
على علومهم جميعها كل جزئي جزئي وكلي كلي
وانكرنا اثباتها عليهم في هذا الامر بهذا القياس الفاسد
بغير نص من النصوص المعتدة بها الا ترى ان
كل مؤمن افضل واشرف من ابليس فيلزم

ہرگز صحیح نہیں جیسا کہ کسی ایسے بچہ کو جسے کسی جزئی کی اطلاع
ہوگئی ہے یوں کہنا صحیح نہیں کہ فلان بچہ کا علم اُس متبحر محقق
مولوی سے زیادہ ہے جسکو جملہ علوم و فنون معلوم ہیں مگر
یہ جزئی معلوم نہیں اور ہم ہدہد کا سیدنا سلیمان علیہ السلام
کیساتھ پیش آنے والا قصہ بتا چکے ہیں اور یہ آیت پڑھ چکے ہیں
کہ مجھے وہ اطلاع ہے جو آپکو نہیں ہے اور کتب حدیث و تفسیر
اس قسم کی مثالون سے لبریز ہیں نیز حکماء کا اس پر اتفاق
ہے کہ افلاطون و جالینوس وغیرہ بڑے طبیب ہیں جنکو
دواؤں کی کیفیت و حالات کا بہت زیادہ علم ہے حالانکہ
یہ بھی معلوم ہے کہ نجاست کے کیڑے نجاست کی حالت
اور مزا اور کیفیت سے زیادہ واقف ہیں تو افلاطون و جالینوس
کا ان ردی حالتوں سے ناواقف ہونا اُن کے اعلم ہونے کو مضر نہیں
اور کوئی عقلمند بلکہ احمق بھی یہ کہنے پر راضی نہ ہوگا کہ کیڑوں
کا علم افلاطون سے زیادہ ہے حالانکہ انکا نجاست کے
احوال سے افلاطون کی بہ نسبت زیادہ واقف ہونا یقینی
ہے اور ہمارے ملک کے بدعتی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کیلئے تمام شریف و ادنی اعلی و اسفل علوم ثابت
کرتے اور یوں کہتے ہیں کہ جب آنحضرت ساری مخلوق
سے افضل ہیں تو ضرور سب ہی کے علوم جزئی ہوں یا
کلی آپکو معلوم ہونگے اور ہم نے بغیر کسی معتبر نص کے محض
اس فاسد قیاس کی بنا پر اس علم کلی و جزئی کے ثبوت کا
انکار کیا ذرا غور تو فرمایئے ہر مسلمان کو شیطان پر فضیلت
حاصل ہے پس اس قیاس کی بنا پر لازم آئیگا ـ

على هذا القياس ان يكون كل شخص من احاد
الامة حاويا على علوم ابليس ويلزم على ذلك ان
يكون سليمان على نبينا وعليه السلام ما اطلع
عليه الهدهد وان يكون افلاطون وجالينوس
عارفين بجميع معارف الديدان واللوازم باطلة
باسرها كما هو المشاهد وهذا خلاصة ما قلناه
في البراهين القاطعة لعروق الاغبياء المارقين
القاصمة لاعناق الدجاجلة المفترين فلم يكن
بحثنا فيه الا عن بعض الجزئيات المستحدثة
ومن اجل ذلك اتينا فيه بلفظ الاشارة حتى تدل
ان المقصود بالنفي والاثبات هنالك تلك
الجزئيات لا غير لكن المفسدين يحرفون الكلام
ولا يخافون محاسبة الملك العلام وانا جازمون ان
من قال ان فلانا اعلم من النبي عليه السلام فهو كافر
كما صرح به غير واحد من علمائنا الكرام ومن افترى
علينا بغير ما ذكرناه فعليه بالبرهان خائفا عن
مناقشة الملك الديان والله على ما نقول وكيل۔

السوال العشرون

اتعتقدون ان علم النبي صلى الله عليه وسلم يساوي
علم زيد وبكر وبهائم ام تتبرؤن عن امثال
هذا وهل كتب الشيخ اشرف على التانوي في
رسالته حفظ الايمان هذا المضمون ام لا
وبم تحكمون على من اعتقد ذلك۔

کہ ہر امتی بھی شیطان کے ہتکنڈوں سے آگاہ ہو اور لازم آئیگا
کہ سلیمان علیہ السلام کو خبر ہو اُس واقعہ کی جسے ہُد ہُد
نے جانا اور افلاطون وجالینوس واقف ہوں کیڑوں کی
تمام واقفیتوں سے اور سارے لازم باطل ہیں چنانچہ
مشاہد ہو رہا ہے۔ یہ ہمارے قول کا خلاصہ ہے جو براہین قاطعہ
میں بیان کیا ہے جس نے کند ذہن بد دینوں کی رگیں
کاٹ دیں اور دجال و مفتری گروہ کی گردنیں توڑ دیں
سو اس میں ہماری بحث صرف بعض حادث جزئی میں
تھی اور اسی لئے اشارہ کا لفظ ہم نے لکھا تھا تاکہ دلالت
کرے کہ نفی و اثبات سے مقصود صرف یہی جزئیات ہیں
لیکن مفسدین کلام میں تحریف کیا کرتے ہیں اور شاہنشاہی
محاسبے ڈرتے ہیں۔ اور ہمارا پختہ عقیدہ ہے کہ جو شخص اسکا
قائل ہو کہ فلاں کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے وہ
کافر ہے چنانچہ اس کی تصریح ایک نہیں ہمارے بہتیرے
علماء کر چکے ہیں اور جو شخص ہمارے بیان کے خلاف ہم پر
بہتان باندھے اُسکو لازم ہے کہ شاہنشاہ روز جزا سے خائف
ہو کر دلیل بیان کرے اور اللہ ہمارے قول پر وکیل ہے۔

بیسواں سوال

کیا تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا علم زید و
بکر اور چوپاؤں کے علم کے برابر ہے یا اس قسم کے خرافات
سے تم بری ہو اور مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنے
رسالہ حفظ الایمان میں یہ مضمون لکھا ہے یا نہیں اور جو یہ
عقیدہ رکھے اُسکا کیا حکم ہے۔

الجواب

اقول وهذا ايضا من افتراءات المبتدعين
واكاذيبهم قد حرفوا معنى الكلام واظهروا بحقدهم
خلاف مراد الشيخ قد ظلموا فقاتلهم الله انى يؤفكون
قال الشيخ العلامة التهانوى فى رسالته المسماة
بحفظ الايمان وهى رسالة صغيرة اجاب فيها
عن اسولة ثلاثة سئل عنها الاولى منها فى
السجدة التعظيمية للقبور والثانية فى الطواف
بالقبور والثالثة فى اطلاق لفظ عالم الغيب على
سيدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الشيخ
ما حاصله انه لا يجوز هذا الاطلاق وان كان
بتاويل لكونه موهما بالشرك كما منع من اطلاق
قولهم راعنا فى القرآن ومن قولهم عبدى وامتى
فى الحديث اخرجه مسلم فى صحيحه فان الغيب المطلق
فى الاطلاقات الشرعية ما لم يقم عليه دليل
ولا الى دركه وسيلة وسبيل فعلى هذا قال الله
تعالى قل لا يعلم من فى السموات والارض الغيب
الا الله ولو كنت اعلم الغيب وغير ذلك من
الآيات ولو جوز ذلك بتاويل يلزم ان يجوز
اطلاق الخالق والرازق والمالك والمعبود وغيرها
من صفات الله تعالى المختصة بذاته تعالى وتقدس على
المخلوق بذلك التاويل وايضا يلزم عليه ان
يصح نفى اطلاق لفظ عالم الغيب عن الله تعالى

جواب

میں کہتا ہوں کہ یہ بھی مبتدعین کا ایک افترا اور جھوٹ ہے
کہ کلام کے معنے بدلے اور مولانا کی مراد کے خلاف ظاہر
کیا خدا انہیں ہلاک کرے کہاں جاتے ہیں۔
علامہ تھانوی نے اپنے چھوٹے سے رسالہ حفظ الایمان
میں تین سوالات کا جواب دیا ہے جو ان سے پوچھے
گئے تھے پہلا مسئلہ قبور کو تعظیمی سجدہ کی بابت ہے اور
دوسرا قبور کے طواف میں اور تیسرا یہ کہ لفظ عالم الغیب
کا اطلاق سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر
جائز ہے یا نہیں؟ مولانا نے جو کچھ لکھا ہے اسکا حاصل
یہ ہے کہ جائز نہیں گو تاویل ہی سے کیوں نہو کیونکہ
شرک کا وہم ہوتا ہے چنانچہ قرآن میں صحابہ کو
راعنا کہنے کی ممانعت اور مسلم کی حدیث میں غلام یا
باندی کو عبدی اور امتی کہنے کی ممانعت ہے۔ بات
یہ ہے کہ اطلاقات شرعیہ وہی غیب مراد ہوتا ہے
جسپر کوئی دلیل نہو اور اُسکے حصول کا کوئی وسیلہ و سبیل
نہو اسی بنا پر حقتعالی نے فرمایا ہے کہہ دو "نہیں جانتے
وہ جو آسمانوں اور زمین میں ہیں غیب کو مگر اللہ" نیز ارشاد
ہے "اگر میں غیب جانتا تو بہتیری نیکی جمع کر لیتا" اور اگر کسی
تاویل سے اطلاق کو جائز سمجھا جاوے تو لازم آتا ہے کہ
خلق کا رازق مالک معبود وغیرہ اُن صفات کا جو ذات
باری کے ساتھ خاص ہیں اُسی تاویل سے مخلوق پر
اطلاق صحیح ہو جاوے

بالتاويل الآخر فانه تعالى ليس عالم الغيب بالواسطة
والعرض فهل يأذن في نفيه عاقل متدين حاشا
وكلا ثم لو صح هذا الاطلاق على ذاته المقدسة
صلى الله عليه وسلم على قول السائل فنستفسر منه
ماذا اراد بهذا الغيب هل اراد كل واحد من
افراد الغيب او بعضه اي بعض كان فان اراد
بعض الغيوب فلا اختصاص له بحضرة الرسالة
صلى الله عليه وسلم فان علم بعض الغيوب وان كان
قليلا فذلك حاصل لزيد وعمرو بل لكل صبي ومجنون بل
لجميع الحيوانات والبهائم لان كل واحد منهم
يعلم شيئا لا يعلمه الآخر ويخفى عليه فلو جوز
السائل اطلاق عالم الغيب على احد لعلمه ببعض
الغيوب يلزم عليه ان يجوز اطلاقه على سائر
المذكورات ولو التزم ذلك لم يبق من كمالات
النبوة لانه يشترك فيه سائرهم ولو لم يلتزم
طولب بالفارق ولن يجد اليه سبيلا انتهى كلام الشيخ
التهانوي فانظروا رحمكم الله في كلام الشيخ
لن تجدوا ما كذب المبتدعون من اثره حاشا
ان يدعي احد من المسلمين المساواة بين علم
رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلم زيد وبكر
وبهائم بل الشيخ يحكم بطريق الالزام على من
يدعي جواز اطلاق عالم الغيب على رسول الله
صلى الله عليه وسلم لعلمه ببعض الغيوب انه يلزم

نیز لازم آتا ہے کہ دوسری تاویل سے لفظ عالم الغیب
کی نفی حق تعالیٰ سے ہو سکے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ بالواسطہ
اور بالعرض عالم الغیب نہیں ہے پس کیا اس نفی اطلاق
کی کوئی دیندار اجازت دے سکتا ہے؟ حاشا وکلا۔ پھر یہ کہ
حضرت کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا اطلاق اگر بقول
سائل صحیح ہو تو ہم اسی سے دریافت کرتے ہیں کہ اس
غیب سے مراد کیا ہے یعنی غیب کا ہر فرد یا بعض غیب کوئی
کیوں نہ ہو پس اگر بعض غیب مراد ہے تو رسالتمآب صلی اللہ
علیہ وسلم کی تخصیص نہ رہی کیونکہ بعض غیب کا علم اگرچہ تھوڑا سا ہو
زید و عمر بلکہ ہر بچہ اور دیوانہ بلکہ جملہ حیوانات اور چوپاؤں کو
بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہے
کہ دوسرے کو نہیں ہے پس اگر سائل کسی پر لفظ عالم الغیب کا
اطلاق بعض غیب کے جاننے کی وجہ سے جائز رکھتا ہے تو لازم آتا ہے
کہ اس اطلاق کو مذکورہ بالا تمام حیوانات پر جائز سمجھے اور
اگر سائل نے اسکو مان لیا تو یہ اطلاق کمالات نبوت میں سے
نہ رہا کیونکہ سب شریک ہونگے اور اگر اسکو نہ مانے تو وجہ فرق
پوچھی جائیگی اور وہ ہرگز بیان نہ ہو سکیگی۔ مولانا تھانوی کا کلام
ختم ہوا۔ اللہ آپ پر رحم فرمائے ذرا مولانا کا کلام ملاحظہ فرماؤ بدعتیوں
کے جھوٹ کا کہیں پتہ بھی نہ پاؤ گے۔ حاشا کہ کوئی مسلمان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم اور زید و بکر و بہائم کے
علم کو برابر کہے بلکہ مولانا تو بطریق الزام یوں فرماتے ہیں کہ جو شخص
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بعض غیب جاننے کی وجہ سے عالم الغیب کے
اطلاق کو جائز سمجھتا ہو اُس پر لازم آتا ہے۔

عليه ان يجوز اطلاقه على جميع الناس والبهائم فأين هذا من مساواة العلم التى يفترونها عليه فلعنة الله على الكاذبين۔ ونتيقن بان معتقد مساواة علم النبى عليه السلام مع علم زيد وبكر وبهائم ومجانين كافر قطعًا وحاشا الشيخ دام مجده ان يتفوه بهذا وانه لمن عجب العجاب۔

السوال الواحد والعشرون

أتقولون ان ذكر ولادته صلى الله عليه وسلم مستقبح شرعًا من البدعات السيئة المحرمة ام غير ذلك۔

الجواب

حاشا ان يقول احد من المسلمين فضلًا ان نقول نحن ان ذكر ولادته الشريفة عليه الصلوة والسلام بل وذكر غبار نعاله وبول حماره صلى الله عليه وسلم مستقبح من البدعات السيئة المحرمة فالاحوال التى لها ادنى تعلق برسول الله صلى الله عليه وسلم ذكرها من احب المندوبات واعلى المستحبات عندنا سواء كان ذكر ولادته الشريفة او ذكر بوله وبرازه وقيامه وقعوده ونومه ونبهته كما هو مصرح فى رسالتنا المسماة بالبراهين القاطعة فى مواضع شتى منها وفى فتاوى مشائخنا رحمهم الله تعالى كما فى فتوى مولانا احمد على المحدث السهارنفورى تلميذ الشاه محمد اسحٰق الدهلوى ثم المهاجر المكى بنقله مترجمًا لتكون انموذجًا عن الجميع

کہ جمیع انسان و بہائم پر بھی اس اطلاق کو جائز سمجھے پس کہاں یہ اور کہاں وہ علمی مساواۃ جسکا بتہ ہمیں لگایا ہے پھر افترا باندھا۔ جھوٹوں پر خدا کی پھٹکار۔ ہمارے نزدیک متیقن ہے کہ جو شخص نبی علیہ السلام کے علم کو زید و بکر و بہائم و مجانین کے علم کے برابر سمجھے یا کہے وہ قطعًا کافر ہے اور حاشا کہ مولٰنا دام مجدہ ایسی واہیات منھ سے نکالیں یہ تو بڑی ہی عجیب بات ہے۔

اکیسواں سوال

کیا تم اسکے قائل ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ولادت شرعًا قبیح سیئہ حرام ہے یا کچھ اور۔

جواب

حاشا کہ ہم تو کیا کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ آنحضرت کی ولادت شریفہ کا ذکر بلکہ آپکی جوتیوں کے غبار اور آپکی سواری کے گدھے کے پیشاب کا تذکرہ بھی قبیح و بدعت سیئہ یا حرام کہے وہ جملہ حالات جنکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذرا سا بھی علاقہ ہے انکا ذکر ہمارے نزدیک نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب ہے۔ خواہ ذکر ولادت شریفہ ہو یا آپکے بول و براز اور نشست برخاست اور بیداری و خواب کا تذکرہ ہو جیسا کہ ہمارے رسالہ براہین قاطعہ میں متعدد جگہ بصراحت مذکور اور ہمارے مشائخ کے فتاوے میں مسطور ہے۔ چنانچہ شاہ محمد اسحاق صاحب دہلوی مہاجر مکی کے شاگرد مولٰنا احمد علی سہارنپوری کا فتوے عربی میں ترجمہ کر کے ہم نقل کرتے ہیں تاکہ سب کی تحریرات کا نمونہ بن جائے۔

سئل هو رحمه الله تعالى عن مجلس الميلاد بأي طريق يجوز
وبأي طريق لا يجوز فأجاب بأن ذكر الولادة الشريفة لسيدنا
رسول الله صلى الله عليه وسلم بروايات صحيحة في أوقات خالية
عن وظائف العبادات الواجبة وبكيفيات لم تكن مخالفة
عن طريقة الصحابة وأهل القرون الثلاثة المشهود لها
بالخير وبالاعتقادات التي لم تكن موهمة بالشرك والبدعة
وبالآداب التي لم تكن مخالفة عن سيرة الصحابة التي هي
مصداق قوله عليه السلام ما أنا عليه وأصحابي وفي مجالس
خالية عن المنكرات الشرعية موجب للخير والبركة بشرط
أن يكون مقرونا بصدق النية والإخلاص واعتقاد كونه داخلا
في جملة الأذكار الحسنة المندوبة غير مقيد بوقت من
الأوقات فإذا كان كذلك لا نعلم أحدا من المسلمين أن
يحكم عليه بكونه غير مشروع أو بدعة إلى آخر الفتوى فعلم
من هذا أنا لا ننكر ذكر ولادته الشريفة بل ننكر على الأمور
المنكرة التي انضمت معها كما شاهدتموها في المجالس
المولودية التي في الهند من ذكر الروايات الواهية
الموضوعة واختلاط الرجال والنساء والإسراف في
إيقاد الشموع والتزيينات واعتقاد كونه واجبا بالطعن
والسب والتكفير على من لم يحضر معهم مجلسهم وغيرها
من المنكرات الشرعية التي لا يكاد يوجد خاليا منها
فلو خلا من المنكرات حاشا أن نقول إن ذكر الولادة الشريفة
منكر وبدعة وكيف يظن بمسلم هذا القول الشنيع
فهذا القول علينا أيضا من افتراءات الملاحدة

مولانا سے کسی نے سوال تھا کہ مجلس شریفہ کس طریق
سے جائز ہے اور کس طریق سے ناجائز تو مولانا نے اسکا
یہ جواب لکھا کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت
شریف کا ذکر صحیح روایات سے اُن اوقات میں جو عبادات
واجبہ سے خالی ہوں اُن کیفیات سے جو صحابہ کرام اور اُن اہل
قرون ثلثہ کے طریقہ کے خلاف نہوں جنکے خیر ہونیکی شہادت
حضرت نے دی ہے اُن عقیدوں سے جو شرک و بدعت کے موہم نہوں
اُن آداب کیساتھ جو صحابہ کی اُس سیرت کے مخالف نہوں جو
حضرت کے ارشاد ما انا علیہ واصحابی کی مصداق ہے اُن مجالس
میں جو منکرات شرعیہ سے خالی ہوں سبب خیر و برکت ہے بشرطیکہ
صدق نیت اور اخلاص اور اس عقیدہ سے کیا جاوے کہ یہ بھی منجملہ دیگر
اذکار حسنہ کے ذکر حسن ہے کسی وقت کے ساتھ مخصوص نہیں پس جب
ایسا ہوگا تو ہمارے علم میں کوئی مسلمان بھی اسکے ناجائز یا بدعت
ہونیکا حکم نہ دیگا الخ اس سے معلوم ہوگیا کہ ہم ذکر ولادت شریفہ کے
منکر نہیں بلکہ اُن ناجائز امور کے منکر ہیں جو اسکے ساتھ مل گئے ہیں
جیسا کہ ہندوستان کی مولود کی مجلسوں میں آپ نے خود دیکھے
کہ واہیات موضوع روایات بیان ہوتی ہیں مردوں عورتوں کا اختلاط
ہوتا ہے چراغوں کے روشن کرنے اور دوسری آرائش میں فضول
خرچی ہوتی ہے اور اس مجلس کو واجب سمجھکر جو شامل نہو اسپر
طعن و تکفیر ہوتی ہے اسکے علاوہ اور منکرات شرعیہ ہیں جن سے
شاید ہی کوئی مجلس میلاد خالی ہو پس اگر مجلس مولود منکرات سے
خالی ہو تو حاشا کہ ہم یوں کہیں کہ ذکر ولادت شریفہ ناجائز اور
بدعت ہے اور ایسے قول شنیع کا کسی مسلمان کیطرف کیونکر گمان

الدجالين الكذابين خذلهم الله تعالى وبغضهم براً وبحراً وسهلاً وجبلاً

السؤال الثاني والعشرون (۲۲)

هل ذكرتم في رسالة ما ان ذكر ولادته صلى الله عليه وسلم
كجنم اسٹمی کنهیا املا؟

الجواب

هذا ايضا من افتراءات الدجاجلة المبتدعين علينا
وعلى اكابرنا وقد بينا سالفا ان ذكره عليه السلام من
احسن المندوبات وافضل المستحبات فكيف يظن
بمسلم ان يقول معاذ الله ان ذكر الولادة الشريفة مشابه
بفعل الكفار وانما اخترعوا هذه الفرية عن عبارة
مولانا الكنكوهي قدس الله سره العزيز التي نقلناها
في البراهين على صحيفة (۱۴۱) وحاشا الشيخ ان يتكلم بمثله
وهو مراده بعيد بمراحل عما نسبوا اليه كما سيظهر عن ما
نذكره وهي تنادي باعلى نداء ان من نسب اليه ما
ذكره كذاب مفتر وحاصل ما ذكره الشيخ رحمه الله
تعالى في مبحث القيام عند ذكر الولادة الشريفة ان
من اعتقد قدوم روحه الشريفة من عالم الارواح
الى عالم الشهادة وتيقن بنفس الولادة المنيفة في
المجلس المولدية فعامل ما كان واجبا في ساعة الولادة
الماضية الحقيقية فهو مخطئ متشبه بالمجوس في اعتقادهم
تولد معبودهم المعروف (کنهیا) كل سنة ومعاملتهم في
ذلك اليوم ما عومل به وقت ولادته الحقيقية او
متشبه بروافض الهند في معاملتهم بسيدنا الحسين

خدا انکو رسوا و ملعون کرے خشکی و تری نرم و سخت زمین میں۔

بائیسواں سوال (۲۲)

کیا تمنے کسی رسالہ میں یہ ذکر کیا ہے کہ حضرت کی ولادت کا
ذکر کنھیا کے جنم اسٹمی کیطرح ہے یا نہیں۔

جواب

یہ بھی بدعتی دجالوں کا بہتان ہے جو ہمپر اور ہمارے بزرگوں پر باندھا ہے
ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ حضرت کا ذکر شریف محبوب تر اور
افضل ترین مستحب ہے پھر کسی مسلمان کیطرف کیونکر گمان ہوسکتا ہے
کہ معاذ اللہ یوں کہے کہ ذکر ولادت شریفہ فعل کفار کے مشابہ
ہے پس اس بہتان کی تراش مولانا گنگوہی قدس سرہ کی اس
عبارت سے کیگئی ہے جسکو ہمنے براہین کے صفحہ ۱۴۱ پر نقل کیا ہے
اور حاشا کہ مولنا ایسی واہیات بات فرماویں آپکی مراد اس سے
کوسوں دور ہے جو آپکی طرف منسوب کی چنانچہ ہمارے بیان سے
عنقریب معلوم ہو جائیگا اور حقیقت حال پکار اٹھیگی کہ جسنے اس
مضمون کو آپکی طرف نسبت کیا وہ جھوٹا مفتری ہے۔ مولنا نے
ذکر ولادت شریفہ کیوقت قیام کی بحث میں جو کچھ بیان کیا ہے اسکا حاصل
یہ ہے کہ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ حضرت کی روح پر فتوح عالم ارواح سے
عالم دنیا کی طرف آتی ہے اور مجلس مولود میں نفس ولادت شریفہ کے
وقوع کا یقین کرکے وہ برتاؤ کرے جو واقعی ولادت کی گذشتہ ساعت
میں کرنا ضروری تھا تو یہ شخص غلطی پر ہے اور مجوس کی مشابہت کرتا ہے
اس عقیدہ میں کہ وہ بھی اپنے معبود یعنی کنھیا کی ہر سال ولادت
مانتے اور اسدن وہی برتاؤ کرتے ہیں جو کنھیا کی حقیقت ولادت
کیوقت کیا جاتا اور یا یہ روافض اہل ہند کی مشابہت کرتا ہے امام حسین

واتباعہ من شہداء کربلا رضی اللہ عنہم اجمعین حیث
یاتون بحکایۃ جمیع ما فعل معہم فی کربلاء یوم عاشوراء
قولا وفعلا فیبنون النعش والکفن والقبور ویرفعون
فیہا ویظہرون اعلام الحروب والقتال ویصبغون الثیاب
بالدماء وینوحون علیہا وامثال ذلک من الخرافات
کما لا یخفی علی من شاہد احوالہم فی ہذہ الدیار
ونص عبارتہ المترجمۃ ہکذا - واما توجیہ ذلک القیام
بقدوم روحہ الشریفۃ صلی اللہ علیہ وسلم من عالم
الارواح الی عالم الشہادۃ فیقومون تعظیما لہ فہذا
ایضا من حماقاتہم لان ہذا الوجہ یقتضی القیام
عند تحقق نفس الولادۃ الشریفۃ ومتی تکرر الولادۃ
فی ہذہ الایام فہذہ الاعادۃ للولادۃ الشریفۃ
مماثلۃ بفعل مجوس الہند حیث یاتون بعین حکایۃ
ولادۃ معبودہم کنہیا او مماثلۃ للروافض الذین ینقلون
شہادۃ اہل البیت رضی اللہ عنہم کل سنۃ ای فعلا
وعملا فمعاذ اللہ صار فعلہم ہذا حکایۃ للولادۃ المنیفۃ
الحقیقۃ وہذہ الحرکۃ بلا شک وشبہۃ حریۃ
باللوم والحرمۃ والفسق بل فعلہم ہذا یزید
علی فعل اولئک فانہم یفعلونہ فی کل عام
مرۃ واحدۃ وہؤلاء یفعلون ہذہ
المزخرفات الفرضیۃ متی شاؤا ولیس لہذا
نظیر فی الشرع بان یفرض امر ویعامل معہ معاملۃ الحقیقۃ
بل ہو محرم شرعا اھ فانظروا یا اولی الالباب ان

اور ان کے تابعین شہداء کربلا رضی اللہ عنہم کیساتھ برتاؤ ہیں کیونکہ
روافض بھی ساری اُن باتوں کی نقل اوتارتے ہیں جو قولا و
فعلا عاشوراء کے دن میدان کربلا میں اُن حضرات کے ساتھ کیا
گیا چنانچہ نعش بناتے کفناتے اور قبور کھود کر دفناتے ہیں
جنگ و قتال کے جھنڈے چڑھاتے کپڑوں کو خون میں رنگتے
اور انپر نوحے کرتے ہیں اسیطرح دیگر خرافات ہوتی ہیں جیسا کہ
ہر وہ شخص آگاہ ہے جس نے ہمارے ملک میں انکی حالت دیکھی ہے
مولانا کی اردو عبارت کی اصل عربی ہے - قیام کی یہ وجہ بیان کرنا
کہ روح شریف عالم ارواح سے عالم شہادۃ کیجانب تشریف
لاتی ہے پس حاضرین مجلس انکی تعظیم کو کھڑے ہو جاتے ہیں یہ بھی
بیوقوفی ہے کیونکہ یہ وجہ نفس ولادت شریفہ کیوقت کھڑے
ہو جانیکو چاہتی ہے اور ظاہر ہے کہ ولادت شریفہ بار بار
ہوتی ہیں پس ولادت شریفہ کا اعادہ یا ہندوؤں کے فعل کے مثل
ہے کہ وہ اپنے معبود یعنی کنھیا کی اصل ولادت کی پوری نقل اتارتے
ہیں یا رافضیوں کے مشابہ ہے کہ ہر سال شہادۃ اہل بیت کی قولا
وفعلا تصویر کھینچتے ہیں - پس معاذ اللہ یہ لوگ انکا یہ فعل واقعی
ولادت شریفہ کی نقل ہوگیا اور یہ حرکت بے شک وشبہ ملامت
کے قابل اور حرمت وفسق ہے بلکہ انکا یہ فعل اُنکے فعل سے
بھی بڑھ گیا کہ وہ تو سال بھر میں ایک ہی بار نقل اتارتے
ہیں اور یہ لوگ اس فرضی مزخرفات کو جب چاہتے ہیں کر گذرتے
ہیں اور شریعت میں اسکی کوئی نظیر موجود نہیں کہ کسی امر کو فرض
کر کے اُس کیساتھ حقیقت کا سا برتاؤ کیا جائے بلکہ ایسا فعل شرعا
حرام ہے انتہی پس اے صاحبان عقول غور فرمائیے

حضرة الشيخ قدس الله سره العزيز انما انكر على جهلاء الهند المعتقدين منهم هذه العقيدة الكاسدة الذين يقومون لمثل هذه الخيالات الفاسدة فليس فيه تشبيه لمجلس ذكر الولادة الشريفة بفعل المجوس والروافض حاشا اكابرنا ان يتفوهوا بمثل ذلك ولكن الظالمين على اهل الحق يفترون وبايات الله يجحدون ؛

شیخ قدس سرہ نے تو ہندی جاہلوں کے اس جھوٹے عقیدہ پر انکار فرمایا ہو جو ایسے واہیات فاسد خیالات کی بنا پر قیام کرتے ہیں اسمیں کہیں بھی مجلس ذکر ولادت شریفہ کو ہندو یا رافضیوں کے فعل سے تشبیہ نہیں دی گئی حاشا کہ ہمارے بزرگ ایسی بات کہیں - ولیکن ظالم لوگ اہل حق پر افترا کرتے اور اللہ کی نشانیوں کا انکار کرتے ہیں -

السؤال الثالث والعشرون (۲۳)

هل قال الشيخ الاجل علامة الزمان المولوی رشيد احمد الگنگوهی بفعلية كذب الباري تعالى وعدم تضليل قائل ذلك ام هذا من الافترات عليه وعلى التقدير الثاني كيف الجواب عما يقوله البريلوى انه يضع عنده مثال فتوى للشيخ المرحوم بفوتوگراف المشتمل على ذلك

تیئیسواں سوال (۲۳)

کیا علامہ زمان مولوی رشید احمد گنگوہی نے کہا ہے کہ حق تعالیٰ نعوذ باللہ جھوٹ بولتا ہے اور ایسا کہنے والا گمراہ نہیں ہے یا یہ اُن پر بہتان ہے اگر بہتان ہے تو بریلوی کی اس بات کا کیا جواب وہ کہتا ہے کہ میرے پاس مولانا مرحوم کے فتویٰ کا فوٹو ہے جس میں یہ لکھا ہوا ہے -

الجواب

الذى نسبوا الى الشيخ الاجل الاوحد النبيل علامة زمانه فريد عصره واوانه مولانا رشيد احمد گنگوهى من انه كان قائلا بفعلية الكذب من البارى تعالى شانه وعدم تضليل من تفوه بذلك فمكذوب عليه رحمه الله تعالى وهو من الاكاذيب التى افتراها الابالسة الدجالون الكذابون فقاتلهم الله انى يؤفكون وجنابه برى من تلك الزندقة والالحاد ويكذبهم فتوى الشيخ قدس سره التى طبعت وشاعت فى المجلد الاول من فتاواه الموسومة بالفتاوى الرشيدية على صفحه (۱۱۹) منها وهى عربية مصححة مختومة بختام علماء مكة المكرمة

جواب

علامہ زمان یکتائے دوران شیخ اجل مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی کیطرف بیدینوں نے جو منسوب کیا ہے کہ آپ نعوذ باللہ حق تعالیٰ کے جھوٹ بولنے اور ایسا کہنے والے کو گمراہ نہ کہنے کے قائل تھے یہ بالکل آپ پر جھوٹ بولا گیا اور منجملہ انہیں جھوٹے بہتانوں کے ہے جنکو شیطان صفت دجالوں کذابوں نے گھڑا ہے پس خدا انکو ہلاک کرے کہاں بہکے جاتے ہیں جناب مولانا اس زندقہ و الحاد سے بری ہیں اور انکی تکذیب خود مولانا کا فتویٰ کر رہا ہے جو جلد اول فتاویٰ رشیدیہ کے صفحہ ۱۱۹ پر طبع ہو کر شائع ہو چکا ہے تحریر اسکی عربی ہے جس پر تصحیح و سواہید علمائے مکہ مکرمہ ثبت ہیں۔

وصورة سواله هكذا:

بسم الله الرحمن الرحيم نحمده ونصلي على رسوله الكريم

ما قولكم دام فضلكم في ان الله تعالى هل يتصف بصفة الكذب ام لا ومن يعتقد انه يكذب كيف حكمه افتونا ماجورين:

الجواب ـ ان الله تعالى منزه من ان يتصف بصفة الكذب وليست في كلامه شائبة الكذب ابدا كما قال الله تعالى ومن اصدق من الله قيلا ومن يعتقد و يتفوه بان الله تعالى يكذب فهو كافر ملعون قطعا و مخالف للكتاب والسنة واجماع الامة نعم اعتقاد اهل الايمان ان ما قال الله تعالى في القرآن في فرعون و هامان وابي لهب انهم جهنميون فهو حكم قطعي لا يفعل خلافه ابدا لكنه تعالى قادر على ان يدخل الجنة وليس بعاجز عن ذلك ولا يفعل هذا مع اختياره قال الله تعالى ولو شئنا لآتينا كل نفس هداها ولكن حق القول مني لاملئن جهنم من الجنة والناس اجمعين فتبين من هذه الاية انه تعالى لو شاء لجعلهم كلهم مؤمنين و لكنه لا يخالف ما قال وكل ذلك بالاختيار لا بالاضطرار وهو فاعل مختار فعال لما يريد ـ هذه عقيدة جميع علماء الامة كما قال البيضاوي تحت تفسير قوله تعالى ان تغفر لهم الخ وعدم غفران الشرك مقتضى الوعيد فلا امتناع فيه لذاته والله اعلم بالصواب

كتبه الاحقر رشيد احمد گنگوهي عفي عنه:

سوال کی صورت یہ ہے ـ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ـ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ـ

آپ کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ اللہ تعالیٰ صفت کذب کیساتھ متصف ہو سکتا ہے یا نہیں اور جو عقیدہ رکھے کہ خدا جھوٹ بولتا ہے اسکا کیا حکم ہے فتویٰ دو اجر ملیگا ـ

جواب ـ بیشک اللہ تعالیٰ اس سے منزہ ہے کہ کذب کیساتھ متصف ہو اسکی کلام میں ہرگز کذب کا شائبہ بھی نہیں جیساکہ وہ خود فرماتا ہے "اور اللہ سے زیادہ سچا کون" اور جو شخص یہ عقیدہ رکھے یا زبان سے نکالے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولتا ہے وہ کافر قطعی ملعون ہے اور کتاب و سنت و اجماع امت کا مخالف ہے ہاں اہل ایمان کا یہ عقیدہ ضرور ہے کہ حق تعالیٰ نے قرآن میں فرعون و ہامان و ابولہب کے متعلق جو یہ فرمایا ہے کہ وہ دوزخی ہیں تو یہ حکم قطعی ہے اسکے خلاف کبھی نہ کریگا لیکن اللہ انکو جنت میں داخل کرنے پر قادر ضرور ہے عاجز نہیں ـ ہاں البتہ اپنے اختیار سے ایسا کریگا نہیں وہ فرماتا ہے "اور اگر ہم چاہتے تو ہر نفس کو ہدایت دیتے لیکن میرا قول ثابت ہو چکا کہ ضرور دوزخ بھر دونگا جن و انس دونوں سے" پس اس آیت سے ظاہر ہو گیا کہ اگر اللہ چاہتا تو سبکو مومن بنا دیتا لیکن وہ اپنے قول کے خلاف نہیں کرتا اور یہ سب باختیار ہے مجبوری نہیں کیونکہ وہ فاعل مختار ہے جو چاہے کرے یہی عقیدہ تمام علماء امت کا ہے جیساکہ بیضاوی نے قول باری تعالیٰ ان تغفر لہم کی تفسیر کے تحت میں لکھا کہ شرک کا نہ بخشنا وعید کا مقتضیٰ ہے پس بذاتہ امتناع نہیں ہے ـ واللہ اعلم بالصواب

کتبہ احقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ ـ

خلاصہ تصحیح علماء مکۃ المکرمۃ زاد اللہ شرفہا

الحمد لمن ہو بہ حقیق ومنہ استمد العون والتوفیق ما اجاب بہ العلامۃ رشید احمد المذکور ہو الحق الذی لا محیص منہ وصلی اللہ علی خاتم النبیین وعلی الہ وصحبہ وسلم۔ امر برقمہ خادم الشریعۃ راجی اللطف الخفی محمد صالح ابن المرحوم صدیق کمال الحنفی مفتی مکۃ المکرمۃ حالا کان اللہ لہما [مہر: محمد صالح ابن المرحوم صدیق کمال]

رقمہ المرتجی من ربہ کمال النیل محمد سعید بن محمد بابصیل بمکۃ المحمیۃ غفر اللہ لہ ولوالدیہ ولمشائخہ وجمیع المسلمین ؛ [مہر: محمد سعید بن محمد بابصیل]

الراجی العفو من واہب العطیۃ محمد عابد ابن المرحوم الشیخ حسین مفتی المالکیۃ ببلد اللہ المحمیۃ۔

مصلیا ومسلما ہذا وما اجاب العلامۃ رشید احمد فیہ الکفایۃ وعلیہ المعول بل ہو الحق الذی لا محیص عنہ۔ رقمہ الحقیر خلف بن ابراہیم خادم افتاء الحنابلۃ بمکۃ المشرفۃ ؛

والجواب عما یقول البریلوی انہ یضعہ عندہ تمثال فتوی للشیخ المرحوم بمہر وکرانہ المشتمل علی ما ذکر ہو انہ من مختلقاتہ اختلقہا ووضعہا عندہ افتراء علی الشیخ قدس سرہ ومثل ہذہ الاکاذیب والاختلافات ہین علیہ فانہ استاذ الاساتذہ فیہا وکلہم عیال علیہ فی زمانہ فانہ محرف ملبس وہو دجال مکار ربما یصنع الاختام ولیس بادنی

مکہ مکرمہ زادہا اللہ شرفا کے علماء کی تصحیح کا خلاصہ یہ ہے۔

حمد اسیکو زیبا ہے جو اسکا مستحق ہے اور اسیکی اعانت و توفیق درکار ہے۔ علامہ رشید احمد کا جواب مذکور بالکل حق ہے جس سے مفر نہیں ہو سکتا وصلی اللہ علی خاتم النبیین وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔ لکھنے کا امر فرمایا خادم شریعت امید وار لطف خفی محمد صالح خلف صدیق کمال مرحوم حنفی مفتی مکہ مکرمہ کان اللہ لہما نے۔

لکھا امید وار کمال نیل محمد سعید بن محمد بابصیل نے حق تعالے اُن کو اور اُنکے مشائخ اور جملہ مسلمانوں کو بخشدے۔

امید وار عفو از واہب العطایا محمد عابد بن شیخ حسین مرحوم مفتی مالکیہ۔

درود و سلام کے بعد۔ جو کچھ علامہ رشید احمد نے جواب دیا ہے کافی ہے اور اس پر اعتماد ہے بلکہ یہی حق ہے جس سے مفر نہیں۔ لکھا حقیر خلف بن ابراہیم حنبلی خادم افتاء مکہ مشرفہ نے۔

اور یہ جو بریلوی کہتا ہے کہ اس کے پاس مع لفافہ کے فتوی کا فوٹو ہے جسمیں ایسا لکھا ہے اسکا جواب یہ ہے کہ مولانا قدس سرہ پر بہتان باندھنے کو تحیل ہے جسکو گھڑ کر اپنے پاس رکھ لیا ہے اور ایسے جھوٹ اور جعل اسے آسان ہیں کیونکہ وہ انمیں اُستاذ و نکا اُستاذ ہے اور زمانہ کے لوگ اُسکے چیلے کیونکہ تحریف و تلبیس و دجل و مکر کی اسکو عادت ہے اکثر مہریں بنا لیتا ہے مسیح قادیانی سے کچھ کم نہیں۔

من المسیح القادیانی فانه یدعی الرسالة ظاهرا وعلنا وهذا یستتر بالمجددیة ویکفر علماء الامة کما کفر الوهابیة اتباع محمد بن عبد الوهاب الامة خذله الله تعالی کما خذلهم ۔

اسلئے کہ وہ رسالت کا کھلم کھلا مدعی تھا اور یہ مجددیت کو چھپائے ہوئے ہے علماء امت کو کافر کہتا رہتا ہے جسطرح محمد عبد الوہاب کے وہابی چیلے امت کی تکفیر کیا کرتے تھے خدا اسکو بھی انہیں کیطرح رسوا کرے ۔

السؤال الرابع والعشرون [۲۴]

هل تعتقدون امکان وقوع الکذب فی کلام من کلام المولی عز وجل سبحانه ام کیف الامر

چوبیسواں سوال [۲۴]

کیا تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ حقتعالے کے کسی کلام میں وقوع کذب ممکن ہے یا کیا بات ہے ۔

الجواب

نحن ومشائخنا رحمهم الله تعالی نذعن ونتیقن بان کل کلام صدر عن الباری عز وجل او سیصدر عنه فهو مقطوع الصدق مجزوم بمطابقته للواقع ولیس فی کلام من کلامه تعالی شائبة کذب ومظنة خلاف اصلا بلا شبهة ومن اعتقد خلاف ذلک او توهم بالکذب فی شئ من کلامه فهو کافر ملحد زندیق لیس له شائبة من الایمان ۔

جواب

ہم اور ہمارے مشائخ اسکا یقین رکھتے ہیں کہ جو کلام بھی حقتعالے سے صادر ہوا یا آئندہ ہوگا وہ یقیناً سچا اور بلا شبہ واقع کے مطابق ہے اسکے کسی کلام میں کذب کا شائبہ اور خلاف کا واہمہ بھی بالکل نہیں اور اس کے خلاف عقیدہ رکھے یا اس کے کسی کلام میں کذب کا وہم بھی کرے وہ کافر ملحد زندیق ہے کہ اسمیں ایمان کا شائبہ بھی نہیں ۔

السؤال الخامس والعشرون [۲۵]

هل نسبتم فی تالیفکم الی بعض الاشاعرة القول بامکان الکذب وعلی تقدیرها فما المراد بذلک وهل عندکم نص علی هذا المذهب من المعتمدین بینوا الامر لنا علی وجهه

پچیسواں سوال [۲۵]

کیا تمنے اپنی کسی تصنیف میں اشاعرہ کیطرف امکان کذب منسوب کیا ہے اور اگر کیا ہے تو اس سے مراد کیا ہے اور اس مذہب پر تمہارے پاس معتبر علماء کی کیا کوئی سند ہے واقعی امر ہمیں بتاؤ ۔

الجواب

الاصل فیه انه وقع النزاع بیننا وبین المنطقیین من اهل الهند والمبتدعة منهم فی مقدوریة خلاف ما وعد به الباری سبحانه وتعالی او اخبر به او اراده و

جواب

اصل بات یہ کہ ہمارے اور ہندی منطقی و بدعتیوں کے درمیان اس مسئلہ میں نزاع ہوا کہ حقتعالی نے جو وعدہ فرمایا یا خبر دی یا ارادہ کیا اس کے خلاف پر اسکو قدرت ہے یا نہیں ۔

امثالها فقالوا ان خلاف هذه الاشياء خارج عن
القدرة القديمة مستحيل عقلا لا يمكن ان يكون
مقدورا له تعالى واجب عليه ما يطابق الوعد
والخبر والارادة والعلم قلنا ان امثال هذه الاشياء
مقدور قطعا لكنه غير جائز الوقوع عند اهل السنة
والجماعة من الاشاعرة والماتريدية شرعا وعقلا
عند الماتريدية وشرعا فقط عند الاشاعرة فاعترضوا
علينا بانه ان امكن مقدورية هذه الاشياء
لزم امكان الكذب وهو غير مقدور قطعا ومستحيل
ذاتا فاجبناهم باجوبة شتى مما ذكره علماء الكلام
منها لو سلم استلزام امكان الكذب لمقدورية
خلاف الوعد والاخبار وامثالهما فهو ايضا غير
مستحيل بالذات بل هو مثل السفه والظلم مقدور
ذاتا ممتنع عقلا وشرعا او شرعا فقط كما صرح به
غير واحد من الائمة فلما رأوا هذه الاجوبة
عثوا في الارض ونسبوا الينا تجويز النقص بالنسبة
الى جنابه تبارك وتعالى واشاعوا هذا الكلام
بين السفهاء والجهلاء تنفيرا للعوام وابتغاء
للشهوات والشهرة بين الانام وبلغوا اسباب
سموات الافتراء فوضعوا تمثالا من عندهم لفعلية الكذب
بلا مخافة عن الملك العلام ولما اطلع اهل الهند
على مكائدهم استنصروا بعلماء الحرمين الكرام لعلمهم بانهم
غافلون عن خباثاتهم وعن حقيقة اقوال علمائنا

سو وہ تو یوں کہتے ہیں کہ ان باتوں کا خلاف اُنکی قدرت قدیمہ سے
خارج اور عقلاً محال ہے انکا مقدور خدا ہونا ممکن ہی نہیں اور حق تعالیٰ
پر واجب ہے کہ وعدہ اور خبر اور ارادہ اور علم کے مطابق کرے اور ہم
یوں کہتے ہیں کہ ان جیسے افعال یقیناً قدرت میں داخل ہیں
البتہ اہل سنت والجماعت اشاعرہ و ماتریدیہ سب کے نزدیک
انکا وقوع جائز نہیں ماتریدیہ کے نزدیک نہ شرعاً جائز نہ
عقلاً اور اشاعرہ کے نزدیک صرف شرعاً جائز نہیں۔
پس بدعتیوں نے ہم پر اعتراض کیا کہ ان امور کا تحت قدرت ہونا
اگر جائز ہو تو کذب کا امکان لازم آتا ہے اور وہ یقینی تحت قدرت
نہیں اور ذاتاً محال ہے تو اُن کو علماء کلام کے ذکر کیے ہوئے
چند جواب دیئے جنمیں یہ بھی تھا کہ اگر وعدہ و خبر وغیرہ کا
خلاف تحت قدرت ماننے سے امکان کذب تسلیم بھی
کر لیا جائے تو وہ بھی تو بالذات محال نہیں بلکہ سفہ اور ظلم کی طرح
ذاتاً مقدور اور عقلاً و شرعاً یا صرف شرعاً ممتنع ہے جیسا
کہ بہتیرے علماء اسکی تصریح کر چکے ہیں پس جب انھوں نے
یہ جواب دیکھے تو ملک میں فساد پھیلانیکو ہماری جانب یہ منسوب
کیا کہ جناب باری عز اسمہ کیجانب نقص جائز سمجھتے ہیں اور عوام
کو نفرت دلانے اور مخلوق میں شہرت پاکر اپنا مطلب پورا کرنیکو
سفہاء و جہلاء میں اس بات کی خوب شہرت دی اور بہتان کی انتہا یہانتک
پہنچی کہ اپنی طرف سے فعلیت کذب کا فوٹو وضع کر لیا اور خدائے ملک علام
کا کچھ خوف نکیا اور جب اہل ہند انکی مکاریوں پر مطلع ہوئے تو انھوں نے
علماء حرمین سے مدد چاہی کیونکہ جانتے تھے کہ وہ حضرات انکی
خباثت اور ہمارے علماء کے اقوال کی حقیقت سے بیخبر ہیں۔

وما مثلهم فی ذلک الا کمثل المعتزلة مع اهل السنة والجماعة فانهم اخرجوا اثابة العاصی وعقاب المطیع عن القدرة القدیمة واوجبوا العدل علی ذاته تعالی فسموا انفسهم اصحاب العدل والتنزیه ونسبوا علماء اهل السنة والجماعة الی الجور والاعتساف والتشبیه فکما ان قدماء اهل السنة والجماعة لم یبالوا بجهالاتهم ولم یجوزوا العجز بالنسبة الیه سبحانه وتعالی فی الظلم المذکور وعمموا القدرة القدیمة مع ازالة النقائص عن ذاته الکاملة الشریفة واتمام التنزیه والتقدیس لجنابه العالی قائلین ان ظنکم المنقصة فی جواز مقدوریة العقاب للطائع والثواب للعاصی انما هو وخامة الفلسفة الشنیعة کذلک قلنا ههنا ان ظنکم النقص بمقدوریة خلاف الوعد والاخبار والصدق وامثال ذلک مع کونه ممتنع الصدور عنه تعالی شرعا فقط او عقلا وشرعا انما هو من بلایا الفلسفة والمنطق وجهلکم الوخیم فهم فعلوا ما فعلوا لاجل التنزیه لکنهم لم یقدروا علی اکمال القدرة وتعمیمها واما اسلافنا اهل السنة والجماعة فجمعوا بین الامرین من تعمیم القدرة وتتمیم التنزیه للواجب سبحانه وتعالی وهذا الذی ذکرناه فی البراهین مختصرا ها کم بعض النصوص علیه من الکتب المعتبرة فی المذهب۔

(۱) قال فی شرح المواقف وجمیع المعتزلة والخوارج عقاب صاحب الکبیرة اذا مات بلا توبة

اس معاملہ میں ہماری اُنکی مثال معتزلہ اور اہل سنت کی سی ہے کہ معتزلہ نے عاصی کو بجائے سزا کے ثواب اور مطیع کو سزا دینا قدرت قدیمہ سے خارج اور ذات باری پر عدل واجب کیا کر اپنا نام اصحاب عدل وتنزیہ رکھا اور علماء اہل سنت والجماعت نے انکی جہالتوں کی پروا نہیں کی اور ظلم مذکور میں حقتعالیٰ شانہ کیجانب عجز کا منسوب کرنا جائز نہیں سمجھا بلکہ قدرت قدیمہ کو عام کہکر ذات کاملہ سے نقائص کا ازالہ اور جناب باری کے کمال تقدس وتنزیہ کو یوں کہکر ثابت کیا کہ نیکوکار کیلئے عذاب اور بدکار کیلئے ثواب کو تحت قدرت باریتعالیٰ ماننے سے نقص کا گمان کرنا محض فلسفہ شنیعہ کی حماقت ہے اسیطرح ہمنے بھی انکو جواب دیا کہ وعدہ وخبر وصدق وعدہ کے خلاف کو صرف تحت قدرت ماننے سے حالانکہ صرف شرعاً یا شرعاً وعقلاً دونوں طرح وقوع ممتنع ہے نقص کا گمان کرنا تمہاری جہالت کا ثمرہ اور منطق وفلسفہ کی بلا ہے پس بدعتیوں نے تنزیہ کیلئے جو کچھ کیا حقتعالیٰ کی عام وکامل قدرت کا اسمیں لحاظ نہ رکھا اور ہمارے سلف اہل السنة والجماعة نے دونوں امر ملحوظ رکھے کہ حقتعالیٰ شانہ کی قدرت عام رہی اور تنزیہ تمام۔ یہ ہے وہ مختصر مضمون جسکو ہمنے براہین میں بیان کیا ہے اب اہل مذہب کے متعلق معتبر کتابوں کی بعض تصریحات بھی سُن لیجئے۔

شرح مواقف میں مذکور ہے کہ تمام معتزلہ اور خوارج نے مرتکب کبیرہ کے عذاب کو جبکہ بلا توبہ مر جائے واجب کہا ہے

ولم یجوزوا ان یعفو الله عنه بوجهین الاول
انه تعالی اوعد بالعقاب علی الکبائر واخبر ای
بالعقاب علیها فلو لم یعاقب علی الکبیرة وعفا لزم
الخلف فی وعیده والکذب فی خبره وانه محال
والجواب غایته وقوع العقاب فاین وجوب العقاب الذی
کلامنا فیه اذ لا شبهة فی ان عدم الوجوب مع الوقوع
لا یستلزم خلفا ولا کذبا لا یقال انه یستلزم
جوازهما وهو ایضا محال لانا نقول استحالته ممنوعة
کیف وهما من الممکنات التی تشملها قدرته تعالی اه

اور جائز نہیں سمجھا کہ اللہ اُسے معاف کرے اُسکی دو وجہ
بیان کی ہیں اول یہ کہ حقتعالی نے کبیرہ گناہ ہونے پر عذاب
کی خبر دی اور وعید فرمائی ہے پس اگر عذاب نہ دے اور معاف
کرے تو وعید کے خلاف اور خبر میں کذب لازم آتا ہے اور یہ
محال ہے اسکا جواب یہ ہے کہ خبر وعید سے زیادہ سے زیادہ عذاب
کا وقوع لازم آتا ہے نہ کہ وجوب جسمیں گفتگو ہے کیونکہ
بغیر وجوب کے وقوع عذاب میں نہ خلف ہے نہ کذب۔ کوئی
یوں نہ کہے کہ اچھا خلف اور کذب کا جواز لازم آئیگا اور یہ
بھی محال ہے کیونکہ ہم اسکا محال ہونا نہیں مانتے اور محال

(۳) وفی شرح المقاصد للعلامة التفتازانی
رحمه الله تعالی فی خاتمة بحث القدرة المنکرون
لشمول قدرته طوائف منهم النظام واتباعه القائلون
بانه لا یقدر علی الجهل والکذب والظلم وسائر القبائح
اذ لو کان خلقها مقدورا له لجاز صدوره عنه واللازم
باطل لافضائه الی السفه ان کان عالما بقبح ذالک
وباستغنائه عنه والی الجهل ان لم یکن عالما
والجواب لا نسلم قبح الشئ بالنسبة الیه کیف وهو
تصرف فی ملکه ولو سلم فالقدرة لا تنافی امتناع صدوره
نظرا الی وجود الصارف وعدم الداعی وان کان ممکنا اه ملخصا

اور شرح مقاصد میں علامہ تفتازانی رحمہ اللہ تعالی نے قدرت
کی بحث کے آخر لکھا ہے کہ قدرت کے منکر چند گروہ ہیں ایک
نظام اور اُسکے تابعین جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالی جہل اور
کذب و ظلم و نیز کسی فعل قبیح پر قادر نہیں کیونکہ ان افعال
کا پیدا کرنا اگر اُسکی قدرت میں داخل ہو تو انکا حق تعالی سے
صدور بھی جائز ہوگا اور صدور ناجائز ہے کیونکہ اگر باوجود علم
قبح کے بے پروائی کے سبب صدور ہوگا تو سفہ لازم آئیگا اور
علم نہ ہوگا تو جہل لازم آئیگا جواب یہ ہے کہ حقتعالی کی نسبت
کسی شئے کا قبح ہم تسلیم ہی نہیں کرتے اس لئے کہ اپنے
ملک میں تصرف کا قبیح نہیں ہوسکتا اور اگر ہاں بھی لیں کہ قبیح
بہ نسبت قبیح ہے تو قدرت حق امتناع صدور کے منافی
نہیں کیونکہ ہوسکتا ہے کہ فی نفسہ تحت قدرت ہو مگر مانع کے
موجود یا باعث صدور مفقود ہونے کے سبب اسکا وقوع ممتنع ہو

(۴) قال فی المسایرة وشرحه المسامرة للعلامة المحقق
کمال بن الهمام الحنفی وتلمیذه ابن ابی الشریف المقدسی
الشافعی رحمهما الله تعالی ما نصه ثم قال ای صاحب
العمدة ولا یوصف الله تعالی بالقدرة علی الظلم والسفه

مسایرہ اور اسکی شرح مسامرہ میں علامہ کمال ابن ہمام حنفی

والكذب لان المحال لا يدخل تحت القدرة اى
لا يصلح متعلقا لها وعند المعتزلة يقدر تعالى
على كل ذلك ولا يفعل انتهى كلام صاحب العمدة وكانه
انقلب عليه ما نقل عن المعتزلة اذ لا شك ان سلب القدرة
عما ذكر هو مذهب المعتزلة واما ثبوتها اى القدرة
على ما ذكر ثم الامتناع عن متعلقها اختيارا فمذهب
اى فهو بمذهب الاشاعرة اليق منه بمذهب المعتزلة
ولا يخفى ان هذا الاليق ادخل فى التنزيه ايضا
اذ لا شك فى ان الامتناع عنها اى عن المذكورات
من الظلم والسفه والكذب من باب التنزيهات
عما لا يليق بجناب قدسه تعالى فليسبر بالبناء للمفعول
اى يختبر العقل فى ان اى الفصلين ابلغ فى
التنزيه عن الفحشاء اهو القدرة عليها على ما ذكر
من الامور الثلثة مع الامتناع اى امتناعه تعالى
عنه مختارا لذلك الامتناع او الامتناع اى
امتناعه عنه لعدم القدرة عليه فيجب القول بادخل القولين فى
التنزيه وهو القول الاليق بمذهب الاشاعرة اه
(۴) وفى حواشى الكلنبوى على شرح العقائد العضدية
للمحقق الدوانى رحمهما الله تعالى ما نصه بالجملة
كون الكذب فى الكلام اللفظى قبيحا بمعنى صفة
نقص ممنوع عند الاشاعرة ولذا قال الشريف المحقق
انه من جملة الممكنات وحصول العلم القطعى بعدم وقوعه
فى كلامه تعالى باجماع العلماء والانبياء عليهم السلام

کیونکہ محال قدرت کے تحت میں داخل نہیں ہوتا یعنی قدرت کا
تعلق اُسکے ساتھ صحیح نہیں اور معتزلہ کے نزدیک افعال مذکورہ
پر حقتعالیٰ قادر تو ہے مگر کریگا نہیں صاحب العمدہ کا کلام
ختم ہوگیا (اب کمال الدین فرماتے ہیں) کہ صاحب العمدہ نے
جو معتزلہ سے نقل کیا وہ الٹ پلٹ ہوگیا کیونکہ کچھ شک
نہیں کہ افعال مذکورہ سے قدرت کا سلب کرنا عین مذہب
معتزلہ ہے اور افعال مذکورہ پر قدرت تو ہو مگر باختیار خود
انکا وقوع نہ کیا جائے یہ قول مذہب اشاعرہ کے زیادہ
مناسب ہے بہ نسبت معتزلہ کے اور ظاہر ہے کہ اسی
قول مناسب کو تنزیہ باریتعالیٰ میں زیادہ دخل بھی ہے بیشک
ظلم و سفہ و کذب سے باز رہنا باب تنزیہات میں سے اُن قبائح
سے جو اُس مقدس ذات کے شایاں نہیں پس عقل کا امتحان لیا جاتا ہے
کہ دونوں صورتوں میں کسی صورت کو حق تعالیٰ کی تنزیہ عن الفحشاء
میں زیادہ دخل ہے آیا اس صورت میں کہ ہر سہ افعال مذکورہ
پر قدرت تو پائی جائے مگر باختیار و ارادہ ممتنع الوقوع
کہا جائے زیادہ تنزیہ ہے یا اسطرح ممتنع الوقوع ماننے میں زیادہ
تنزیہ ہے کہ حق تعالیٰ کو ان افعال پر قدرت ہی نہیں پس جس
محقق دوانی کی شرح عقائد عضدیہ کے حاشیہ کلنبوی میں
اسطرح منصوص ہے خلاصہ یہ ہے کہ کلام لفظی میں کذب کا بایں معنی
قبیح ہونا کہ نقص و عیب ہے اشاعرہ کے نزدیک مسلم نہیں اور
اسی لئے شریف محقق نے کہا ہے کہ کذب منجملہ ممکنات کے ہے اور جبکہ
کلام لفظی کے مفہوم کا علم قطعی حاصل ہے اسطرح کہ کلام الٰہی
میں وقوع کذب نہیں ہے اور اسپر علماء و انبیاء علیہم السلام

لاینافی امکانہ فی انہ کسائر العلوم العادیۃ القطعیۃ
وھو لاینافی ما ذکرہ الامام الرازی الخ
(۵) وفی تحریر الاصول لصاحب فتح القدیر الامام
ابن الھمام وشرحہ لابن امیر الحاج رحمہما اللہ تعالٰی
ما نصہ وحینئذ ای وحین کان مستحیلا علیہ ما ادرک
فیہ نقص ظہر القطع باستحالۃ اتصافہ ای
اللہ تعالٰی بالکذب ونحوہ تعالٰی عن ذلک وایضا
لو لم یمتنع اتصاف فعلہ بالقبح یرتفع الامان عن
صدق وعدہ وصدق خبر غیرہ ای الوعد منہ
تعالٰی وصدق النبوۃ ای لم یجزم بصدقہ اصلا
وعند الاشاعرۃ کسائر الخلق القطع بعدم
اتصافہ تعالٰی بشیء من القبائح دون الاستحالۃ العقلیۃ
کسائر العلوم التی یقطع فیہا بان الواقع احد النقیضین
مع عدم استحالۃ الآخر لو قدر انہ الواقع کالقطع
بمکۃ وبغداد ای بوجودہما فانہ لا یحیل عدمہما
عقلا وحینئذ ای وحین کان الامر علی ھذا لا یلزم
ارتفاع الامان لانہ لا یلزم من جواز الشیء عقلا
عدم الجزم بعدمہ والخلاف الجاری فی الاستحالۃ
والامکان العقلی لھذا جار فی کل نقیصۃ اقدرتہ
تعالٰی علیہا مسلوب ام ھی ای النقیصۃ بہا ای بقدرتہ
مشمولۃ والقطع بانہ لا یفعل ای الحال القطع بعدمہ
فعل تلک النقیصۃ الخ ومثل ما ذکرناہ عن ھذا الاشاعرۃ
ذکرہ القاضی العضد فی شرح مختصر الاصول و

تو کذب کے ممکن بالذات ہونیکے منافی نہیں جسطرح جملہ
علوم عادیہ قطعیہ باوجود امکان کذب بالذات حاصل ہوا
کرتے ہیں اور یہ امام رازی کے قول کا مخالف نہیں الخ
صاحب فتح القدیر امام ابن ہمام کی تحریر الاصول اور ابن امیر الحاج
کی شرح تحریر میں اسطرح منصوص ہے اور اب یعنی
جبکہ وہ افعال حقتعالٰی پر محال ہوئے جنمیں نقص پایا جاتا ہو
ظاہر ہوگیا کہ اللہ تعالٰی کا کذب وغیرہ کیساتھ متصف
ہونا یقیناً محال ہے نیز اگر فعل باری کا قبح کیساتھ اتصاف
محال نہو تو وعدہ اور خبر کی سچائی پر اعتماد نہ رہیگا اور نبوت
کی سچائی یقینی نہ رہیگی اور اشاعرہ کے نزدیک حقتعالٰی
کا کسی قبح کیساتھ یقیناً متصف نہ ہونا ساری مخلوقات کی
طرح (بالاختیار) ہے عقلاً محال نہیں چنانچہ تمام علوم
جنمیں یقین ہے کہ ایک نقیض کا وقوع ہے وہاں دوسری
نقیض محال ذاتی نہیں کہ وقوع متقدر نہ ہوسکے مثلاً
مکہ اور بغداد کا موجود ہونا یقینی ہے مگر عقلاً محال نہیں کہ
کہ موجود نہوں اور اب یعنی جب یہ صورت ہوئی تو امکان
کذب کے سبب اعتماد کا اٹھنا لازم نہ آئیگا اسلئے عقلاً کسی شئے
کا جواز مان لینے سے اس کے عدم پر یقین نہ رہنا لازم نہیں
آتا اور یہی استحالہ وقوعی و امکان عقلی کا خلاف (معتزلہ و
اہل السنۃ میں) ہر نقص میں جاری ہے کہ حقتعالٰی کو اس پر قدرت
ہی نہیں (جیسا کہ معتزلہ کا مذہب ہے) یا نقص کو قدرت
حقتعالٰی شامل ضرور ہے مگر ساتھ ہی اسکے یقین ہے کہ کریگا
نہیں (جیسا کہ اہل سنت کا قول ہے) یعنی اس نقص کے عدم

اصحاب الحواشي عليه ومثله في شرح المقاصد و حواشي المواقف للچلپي وغيره وكذلك صرح به العلامة القوشجي في شرح التجريد والقونوي وغيرهم اعرضنا عن ذكر نصوصهم مخافة الاطناب والسآمة والله المتولي للرشاد والهداية۔

السوال السادس والعشرون ۲۶

ما قولكم في القادياني الذي يدعي المسيحية والنبوة فان اناسا ينسبون اليكم انكم تحبونه وتمدحونه فالمرجو من مكارم الاخلاق ان تبينوا لنا هذه الامور بيانا شافيا لينتقض صدق القائلين وكذبهم ولا يبقى الريب الذي حدث في قلوبنا من تشويشات الناس

الجواب

جملة قولنا وقول مشائخنا في القادياني الذي يدعي النبوة والمسيحية انا كنا في بدء امره ما لم يظهر لنا منه سوء اعتقاد بل بلغنا انه يؤيد الاسلام و يبطل جميع الاديان التي سواه بالبراهين والدلائل نحسن الظن به على ما هو اللائق للمسلم بالمسلم و ناول بعض اقواله ونحمله على محمل حسن ثم لما ادعى النبوة والمسيحية وانكر رفع الله تعالى المسيح الى السماء وظهر لنا من خبث اعتقاده وزندقته افتى مشائخنا رضي الله تعالى عليهم بكفره وفتوى شيخنا ومولانا رشيد احمد الگنگوهي رحمه الله في كفر القادياني قد طبعت وشاعت يوجد كثير منها في ايدي الناس لم يبق فيها

جیسے بیان کیا ہے ایسا ہی قاضی عضد نے شرح مختصر الاصول میں اور اصحاب حواشی نے حاشیہ پر اور ایسا ہی مضمون شرح مقاصد اور چلپی کے حواشی مواقف وغیرہ میں مذکور ہے اور ایسی ہی تصریح علامہ قوشجی نے شرح تجرید میں اور قونوی وغیرہ نے کی ہے جنکی نصوص بیان

چھبیسواں سوال ۲۶

کیا کہتے ہو قادیانی کے بارہ میں جو مسیح و نبی ہونیکا مدعی ہے کیونکہ لوگ تمہاری طرف نسبت کرتے ہیں کہ اس سے محبت رکھتے اور اسکی تعریف کرتے ہو تمہارے مکارم اخلاق سے امید ہے کہ ان مسائل کا شافی بیان لکھو گے تاکہ قائل کا صدق و کذب واضح ہو جائے اور جو شک لوگوں کے تشویش سے ہمیں

جواب

ہم اور ہمارے مشائخ کا مدعی نبوت و مسیحیت قادیانی کے بارہ میں یہ قول ہے کہ شروع شروع جبتک اسکی بدعقیدگی ہمیں ظاہر نہوئی بلکہ یہ خبر پہونچی کہ وہ اسلام کی تائید کرتا اور تمام مذاہب کو بدلائل باطل کرتا ہے تو جیسا کہ مسلمان کو مسلمان کیساتھ زیبا ہے ہم اسکے ساتھ حسن ظن رکھتے اور اسکے بعض ناشایستہ اقوال کو تاویل کرکے محمل حسن پر حمل کرتے رہے اسکے بعد جب اسنے نبوت و مسیحیت کا دعوی کیا اور عیسی مسیح کے آسمان پر اٹھائے جانیکا منکر ہوا اور اسکا خبیث عقیدہ اور زندیق ہونا ہمیں ظاہر ہوا تو ہمارے مشائخ نے اسکے کافر ہونیکا فتوی دیا۔ قادیانی کے کافر ہونیکی بابت ہمارے حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کا فتوی تو طبع ہو کر شائع بھی ہو چکا بکثرت لوگوں کے

خفاء الا انه لما کان مقصود المبتدعین تسبیح سفهاء الہند وجہالہم علینا وتغیر علماء الحرمین واہل فتیاہما وقضاتہما واشرافہما منا لانہم علموا ان العرب لا یحسنوا الہندیۃ بل لا یبلغ لدیہم الکتب والرسائل الہندیۃ افتروا علینا ہذہ الاکاذیب فاللہ المستعان وعلیہ التوکل وبہ الاعتصام

ہذا والذی ذکرنا فی الجواب ہو ما نعتقدہ وندین اللہ تعالی بہ فان کان فی رایکم حقا وصوابا فاکتبوا علیہ تصحیحکم وزینوہ بختمکم وان کان غلطا وباطلا فدلونا علی ما ہو الحق عندکم فانا ان شاء اللہ لا نتجاوز عن الحق وان عن لنا فی قولکم شبہۃ نراجعکم فیہا حتی یظہر الحق ولم یبق فیہ خفاء واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی سیدنا محمد سید الاولین والاخرین وعلی الہ وصحبہ وازواجہ وذریاتہ اجمعین۔

قالہ بفمہ ورقمہ بقلمہ خادم طلبۃ علوم الاسلام کثیر الذنوب والاثام الاحقر خلیل احمد وفقہ اللہ للتزود لغد +

یوم الاثنین ثامن عشر من شہر شوال ۱۳۲۵ھ

مگر چونکہ مبتدعین کا مقصود یہ تھا کہ ہندوستان کے جہلاء کو ہم پر برافروختہ کریں اور حرمین شریفین کے علماء ومفتی و اشراف وقاضی ورؤساکو ہم سے متنفر بنائیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اہل عرب ہندی زبان اچھی طرح نہیں جانتے بلکہ ان تک ہندی رسائل وکتابیں پہونچتی بھی نہیں اسلئے ہم پر جھوٹے افترا باندھے سو خدا ہی سے مدد درکار ہے اسی پر اعتماد ہے اور اسکا تمسک۔ جو کچھ ہمنے عرض کیا یہ ہمارا عقیدہ ہے اور یہی دین وایمان ہے سو اگر آپ حضرات کی رائے میں صحیح ودرست ہوں تو اسپر تصحیح لکھکر مہر سے مزین کریجئے اور اگر غلط وباطل ہوں تو جو کچھ آپکے نزدیک حق ہو وہ ہمیں بتائیے ہم انشاء اللہ حق سے تجاوز نہ کریں گے اور اگر ہمیں آپکے ارشاد میں کوئی شبہ لاحق ہوگا تو دوبارہ پوچھ لینگے یہانتک کہ حق ظاہر ہوجاوے اور خفا نہ رہے اور ہماری آخری پکار یہ ہے کہ سب تعریف اللہ کو زیبا ہے جو پالنے والا ہے تمام جہانکا اور اللہ کا درود و سلام نازل ہو اولین وآخرین کے سردار محمد پر اور انکی اولاد وصحابہ وازواج وذریات سب پر۔ زبان سے کہا اور قلم سے لکھا۔ خادم الطلبہ کثیر الذنوب والاثام حقیر خلیل احمد نے خدا انکو توشہ آخرت کی توفیق دے یوم دوشنبہ

۱۸ ماہ شوال ۱۳۲۵ھ

تمام شد

چونکہ یہ رسالہ عربیہ تصادیق علماء ہندوستان سے مکمل کرانیکے بعد حجاز ومصر وشام کے بلاد اسلامیہ میں بھیجا گیا تھا اسلئے اول علماء ہند کی تحریرات درج کیجاتی ہیں۔

تصدیق انیق قدوۃ العارفین زبدۃ المحدثین حضرت مولانا الحاج المولوی محمود حسن صاحب محدث دامت فضائلہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ عالم الغیب والشہادۃ والصلوۃ والسلام علی من قال ان حسن الظن من العبادۃ وعلی آلہ واصحابہ ہم سادۃ للامۃ وقادۃ وبعد فقد تشرفت بمطالعۃ المقالۃ التی صنفہا المولی العلام مقدام علماء الانام مولانا المولوی خلیل احمد لا زال فیوضہ منسجمۃ علی السہول والاکام فللہ درہ وامثل عشرہ قد اتی بالحق الصریح وازال عن اہل الحق الظن القبیح وہو معتقدنا ومعتقد مشائخنا جمیعا لاریب فیہ فاثابہ اللہ تعالی جزاء عنا فی ابطال وساوس الحاسد فی افترائہ

محمود عفی عنہ المدرس الاول فی مدرسۃ دیوبند

(طبع الخاتم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر قسم کی تعریف زیبا ہے اللہ کو جو غائب و حاضر کا جاننے والا ہے اور درود و سلام اس ذات پر جس نے فرمایا ہے کہ اچھا گمان رکھنا بھی عبادت ہے اور آپکی اولاد و اصحاب پر جو امت کے سردار و پیشوا ہیں اسکے بعد عرض ہے کہ میں اس رسالہ کے ملاحظہ سے مشرف ہوا جسکو مولانا العلام و پیشوائے علماء انام مولانا مولوی خلیل احمد صاحب نے لکھا ہے ان کے فیوض ہمیشہ جاری رہیں ہر نشیب و فراز پر جو ان کیلئے ہے انکی خوبی واقعی حق صریح بیان کیا اور اہل حق سے بدگمانی زائل فرمائی اور یہی ہمارا اور فقط ہمارے جملہ مشائخ کا عقیدہ ہے اسمیں کچھ شک نہیں پس حقتعالی مصنف کو اس محنت کی جزا عطا فرمائے جو حاسد کی افتراپردازی کے وسوسوں کو باطل کرنے میں انہوں نے کی ہے۔

تحریر لطیف سید العلماء صفوۃ الصلحاء حضرت مولٰنا الحاج میر احمد حسن صاحب امروہی قدس اللہ سرہ

للہ در المجیب اللبیب حیث اتی بتحقیقات منیعۃ وتدقیقات بدیعۃ فی کل مسئلۃ وباب ومیز القشر من اللباب وکشف قناع الریب والبطلان عن وجوہ خرائد الحق والصواب ولا والمجیب المحقق المحقق ہو مورد الانعام والافضال ومقدام المحققین فی اقرانہ وامثالہ فالحق انہ ادامہ اللہ تعالی وابقاہ اصاب فیما افادہ وفی کل ما اجاب اجاد لایاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ وہو حق صریح لاریب فیہ فہذا ہو الحق وماذا بعد الحق الا الضلال وکل ذلک ہو معتقدنا

خدا کیلئے ہے عاقل مجیب کی خوبی کہ مستحکم تحقیقات و عجیب باریکیاں ہر مسئلہ اور باب میں بیان کیں اور چھلکے کو مغز سے جدا کیا اور شک و بطلان کے گھونگھٹ حق اور صواب کے چہرہ سے کھولدئے کیونکہ یہ مجیب محقق وہ شخص ہے جو حقتعالی کے انعام و افضال کا مورد اور محققین زمانہ میں پیشوا ہے پس حق یہ ہے خدا انکو دائم و باقی رکھے کہ جو کچھ لکھا صواب لکھا اور جو جواب دیا ایسا عمدہ دیا کہ باطل نہ اسکے آگے سے آسکتا ہے نہ پیچھے سے اور یہی حق صریح ہے جسمیں شک نہیں پس یہی حق ہے اور حق کے بعد بجز گمراہی کے کیا رہا اور یہ سب ہمارا

ومعتقد مشائخنا وسادتنا اماتنا الله عليه وحشرنا
مع عباده المخلصين المتقين وبوانا في جوار المقربين
من النبيين والصديقين والشهداء والصالحين
آمين فآمين ثم من تقول علينا او على مشائخنا العظام
بعض الاقاويل فكلها فرية بلا مرية والله يهدينا
وإياهم الى صراط مستقيم وهو تعالى وتقدس بكل
شيء خبير وعليم وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين
والصلوة والسلام على خير خلقه وصفوة انبيائه
سيدنا ومولانا محمد وآله وصحبه اجمعين

اور ہمارے مشائخ وپیشوایان کا عقیدہ ہے حق تعالیٰ ہمکو اسی پر
موت دے اور اپنے مخلص پرہیزگار بندوں کیساتھ
محشور فرماوے اور انبیاء وصدیقین وشہداء وصالحین مقرب
بندوں کے ہمسایہ میں جگہ عطا فرماوے آمین آمین پس جس نے
ہم پر یا ہمارے باعظمت مشائخ پر کوئی قول جھوٹ
باندھا تو وہ بلاشبہ افتراء ہے اور اللہ ہمکو اور اُن کو راہ
مستقیم دکھاوے اور وہ ہی حق تعالیٰ ہر شی سے باخبر اور واقف ہے
اور آخر پکار یہ ہے کہ سب تعریف اللہ کو جو رب العلمین ہے اور درود
وسلام ہو بہترین خلق خلاصۂ انبیاء سیدنا ومولانا محمد اور انکے
آل واصحاب پر سب پر۔

وانا العبد الضعيف النحيف خادم الطلبة احقر
الزمن احمد حسن الحسيني نسباً والامروهي مولداً و
موطناً والجشتي الصابري والنقشبندي المجددي
طريقة ومشرباً والحنفي الماتريدي مسلكاً ومذهباً

میں ہوں بندہ ضعیف نحیف خادم الطلبہ احقر الزمن احمد حسن
حسینی نسباً امروہی مولداً وموطناً چشتی صابری نقشبندی
مجددی طریقۃً ومشرباً حنفی ماتریدی مسلکاً و
مذہباً۔

(طبع الخاتم)

تحریر شریف عمدۃ الفقہاء واسوۃ الاصفیاء حضرت مولنا الحاج المولوی عزیز الرحمن صاحب مدت برکاتہم

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله حق حمده والصلوة والسلام الاتمان
الاكملان على من لا نبي من بعده اما بعد فيقول
العبد المفتقر الى رحمة الرحيم المنان عزيز الرحمن عفا الله
عنه المفتي والمدرس في المدرسة العالية الواقعة في ديوبند
ان المحقق العلامة المقدام البحر القمقام المحدث
الفقيه المتكلم النبيه الرحلة الامام قدوة الانام
جامع الشريعة والطريقة واقف رموز الحقيقة من قام لنصرة

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جملہ تعریفیں اللہ کیلئے ہیں اور درود وسلام تام وکامل اس
ذات پر جنکے بعد کوئی نبی نہیں۔ کہتا ہے رحیم ومنان کی
رحمت کا محتاج بندہ عزیز الرحمن عفا اللہ عنہ مفتی ومدرس
مدرسہ عالیہ واقع دیوبند کہ جو کچھ تحریر فرمایا علامہ پیشوا دریائے
موّاج محدث فقیہ متکلم عاقل مرجع امام مقتدائے خلق
جامع شریعت وطریقت واقف اسرار حقیقت کہ کھڑے
ہوئے حق ظاہر کی مدد کیلئے

الحق المبین و قمع اساس الشرک والاحداث فی الدین المؤید من اللہ الاحد الصمد مولانا الحاج الحافظ خلیل احمد المدرس الاول فی مدرسۃ مظاہر علوم الواقعۃ فی السہارنفور حفظہا اللہ من الشرور و فی تحقیق المسائل ہو الحق عندی و معتقدی و معتقد مشائخی فجزاہ اللہ احسن الجزاء یوم القیام و رحم اللہ من احسن الظن بالسادات العظام واللہ تعالیٰ ولی التوفیق بالحمد اولاً و آخرا حقیق و ہو حسبی و نعم الوکیل +

کتبہ العبد عزیز الرحمٰن عفی عنہ دیوبندی

اور اکھاڑ پھینکی شرک و بدعت کی بنیاد موید من اللہ الاحد الصمد مولانا الحاجی حافظ خلیل احمد مدرس اول مدرسہ مظاہر العلوم واقع سہارنپور نے (خدا اس کو شرور سے محفوظ رکھے) مسائل کی تحقیق میں وہ سب حق ہے میرے نزدیک اور یہی میرا اور میرے مشائخ کا عقیدہ ہے پس اللہ انکو عمدہ جزا دے قیامت کے دن اور اللہ رحم فرماوے اس شخص پر جو سرداران بزرگ کی جانب اچھا گمان رکھے اور اللہ ہی توفیق دینے والا ہے اور اول و آخر حمد کا مستحق ہے اور وہ مجھکو کافی ہے اور اچھا کارساز ہے۔

لکھا بندہ عزیز الرحمٰن عفی عنہ دیوبندی

طبع الختام

کلمات بابرکات طبیب الامۃ حکیم الامۃ حضرت مولانا الحاج الحافظ اشرفعلی صاحب دام اللہ فیوضہم

نقر بہ و نعتقدہ و نکل امر المفترین الی اللہ تعالیٰ وانا اشرفعلی التہانوی الحنفی الچشتی ختم اللہ تعالیٰ لہ بالخیر

میں اسکا مقر اور معتقد ہوں اور افترا کرنیوالوں کا معاملہ اللہ کے حوالہ کرتا ہوں - میں ہوں اشرفعلی تھانوی حنفی چشتی

تصدیق لطیف شیخ الاتقیاء و سند الابرار حضرت مولانا الحاج الحافظ الشاہ عبد الرحیم صاحب دامت برکاتہم

الذی کتب فی ہذہ الرسالۃ حق صحیح وثابت فی الکتب بنص صریح وہو معتقدی و معتقد مشائخی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین احیانا اللہ بہا و اماتنا علیہا وانا العبد الضعیف عبد الرحیم عفی عنہ الرائے فوری الخادم لحضرۃ مولانا الشیخ رشید احمد گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز

جو کچھ اس رسالہ میں لکھا ہے حق صحیح اور موجود ہے کتابوں میں نص صریح کیساتھ اور یہی میرا اور میرے مشائخ کا عقیدہ ہے اللہ تعالیٰ ان سب پر رضا ہو اسی پر اللہ ہمکو جلاوے اور اسی پر موت دے۔ میں ہوں بندہ ضعیف عبد الرحیم عفی عنہ رائپوری خادم حضرت مولانا الشیخ رشید احمد گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز۔

تسطیر منیر رئیس الحکماء امام الفضلاء حضرت مولانا الحاج الحکیم محمد حسن صاحب زیدت مجدہم

الحمد للہ المتوحد فی جلال ذاتہ المتنزہ عن شوائب النقص وسماتہ والصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد نبیہ ورسولہ وعلی الہ وصحبہ اجمعین بعد فہذا

سب تعریفیں اللہ کیلئے ہے جو یکتا ہے اپنی ذات کے جلال میں پاک ہے نقص کے شائبوں اور علامات سے اور درود و سلام سیدنا محمد پر جو اسکے نبی و رسول ہیں اور انکی سب اولاد و صحابہ پر اما بعد پس یہ تقریر

القول الذي نطق به الشيخ الاجل الامجد الفرد الاكمل الاوحد مولانا الحاج الحافظ خليل احمد دام ظله الظليل على رؤس المسترشدين ابقاه الله تعالى لاحياء الشريعة والطريقة والدين هو الحق عندنا ومعتقدنا ومعتقد مشائخنا رضوان الله تعالى عليهم اجمعين الى يوم الدين +

وانا العبد الضعيف النحيف محمد حسن عفا الله عنه الديوبندي

جو شیخ اجل امجد اور فرد اکمل واوحد مولانا حاجی حافظ خلیل احمد دام ظلہ علی رؤس المسترشدین نے فرمائی ہے خدا انکو شریعت وطریقت اور دین کے زندہ کرنیکے لئے قائم رکھے حق ہے ہمارے نزدیک اور عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے مشائخ رضوان اللہ علیہم اجمعین الی یوم الدین کا۔

میں ہوں بندہ ضعیف نحیف محمد حسن عفی عنہ دیوبندی

تحریر شریف جامع الکمال صادق الاحوال جناب مولانا الحاج المولوی قدرۃ اللہ صاحب ادرک فی احوالہ۔

هذا هو الحق والصواب

قدرة الله غفر له ولوالديه مدرس مدرسه مراد اباد

یہی ہے حق اور صواب۔

قدرت اللہ غفر لہ ولوالدیہ مدرس مدرسہ مراد آباد۔

تحریر شریف جناب الرای الصائب والفہم الثاقب حضرت مولانا الحاج المولوی حبیب الرحمن صاحب دامت فیوضہم۔

الحمد لله وحده والصلوة والسلام على من لا نبي بعده وبعد فما كتبه الشيخ الامام الحبر الهمام جوابا للسؤالات المذكورة هو الحق والصواب والمطابق لما نطق به السنة والكتاب فهو الذي نتدين لله تعالى به وهو معتقدنا ومعتقد جميع مشائخنا رحمهم الله تعالى فرحم الله من نظرها بعين الانصاف واذعن للحق وانقاد للصواب

وانا العبد الضعيف حبيب الرحمن الديوبندي

سب تعریفیں اللہ یکتا کیلئے اور درود وسلام آپ پر جنکے بعد کوئی نبی نہیں جو کچھ لکھا ہے شیخ امام دانا ماہر نے سوالات مذکورہ کے جواب میں وہی حق اور صواب ہے اور اُسکے مطابق ہے جو سنت وکتاب کہتی ہیں اور ہم اسکو دین قرار دیتے ہیں اللہ کیلئے اور یہی عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے تمام مشائخ رحمہم اللہ تعالیٰ کا بس اللہ رحم فرمائے اُسپر جو بچشم انصاف دیکھے اور حق کا یقین لائے اور صدق کا مطیع ہو۔ حبیب الرحمن دیوبندی۔

تحریر لطیف بقیۃ السلف قدوۃ الخلف حضرت مولانا الحاج المولوی محمد احمد صاحب انار اللہ برہانہ

ما كتبه العلامة وحيد العصر هو الحق والصواب

محمد احمد بن مولانا محمد قاسم النانوتوي ثم الديوبندي ناظم المدرسة العالية الديوبندية

جو کچھ لکھا علامہ یکتائے زمانہ نے وہی حق اور صواب ہے [illegible] مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی ثم الدیوبندی مہتمم مدرسہ عالیہ دیوبند۔

تحریر شریف حاوی الفروع والاصول جامع المعقول والمنقول مولانا الحاج المولوی غلام رسول صاحب [illegible]

الحمد لله الذي قصرت عن وصف كماله ألسنة بلغاء الأنام وضعفت عن الوصول إلى ساحة جلاله أجنحة العقول والأفهام والصلوة والسلام على أفضل الرسل سيدنا محمد الهادي إلى دار السلام وعلى آله وأصحابه البررة الكرام أما بعد فالقول الذي نطق به مجيب السؤالات المذكورة أكمل كملاء الزمان أعلم علماء الدوران قدوة جماعة السالكين وزبدة جماعة المتقين مولانا الحافظ الحاج خليل أحمد سلمه الله تعالى قول الحق وكلام صادق وهو معتقدنا ومعتقد جميع مشائخنا رحمهم الله تعالى أجمعين

وأنا العبد الضعيف غلام رسول عفا الله عنه القوي المدرس في المدرسة العالية الديوبندية

سب تعریفیں اللہ کو زیبا ہیں کہ اس کے کمال کا وصف بیان کرنے سے مخلوق کے فصحاء کی زبانیں قاصر اور اس کی عظمت کے میدان تک پہونچنے سے عقول وافہام کے بازو عاجز ہیں اور درود وسلام افضل رسل سیدنا محمد پر اور ان کے آل واصحاب نیکوکاران بزرگان پر۔ اما بعد یہ تقریر جو سوالات مذکورہ کے جواب میں اکمل الکاملین زمانہ میں اکمل اور علمائے وقت میں اعلم اور گروہ سالکین کے مقتدا اور جماعت متقین کے خلاصہ مولانا حافظ حاجی خلیل احمد صاحب نے فرمائی ہے قول حق اور کلام صادق ہے اور یہی ہمارا عقیدہ ہے اور ہمارے تمام مشائخ رحمہم اللہ کا عقیدہ ہے۔

میں ہوں بندہ ضعیف غلام رسول عفی عنہ مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند

تحریر منیف فاضل عصر کامل دہر جناب مولانا المولوی محمد سہول صاحب لازال مجدہ

حامدا ومصليا ومسلما وبعد فهذه الأجوبة التي حررها رافع ألوية العلم والهداية خافض رايات الجهل والضلالة سيد أرباب الطريقة سند أصحاب الحقيقة زبدة الفقهاء والمفسرين قدوة المتكلمين والمحدثين الشيخ الأجل الأوحد الحافظ الحاج مولانا خليل أحمد لا زالت فيضانه على المسلمين والمسترشدين إلى الهداية بأن يعتمد عليها ويجعلها مذهبا ويدين الله تعالى بها وهو معتقدنا ومعتقد مشائخنا

وأنا عبده الأرذل محمد بن أفضل المدعو بالسهول عفي عنه مدرس المدرسة العالية الديوبندية

حمد وصلوٰۃ وسلام کے بعد یہ جوابات جنکو علم وہدایت کے جھنڈوں کو اونچا کرنیوالے اور جہل وگمراہی کے نشانوں کو نیچا کرنیوالے اہل طریقت کے سردار اور اصحاب حقیقت کے مستند خلاصہ فقہا ومفسرین مقتدائے متکلمین ومحدثین شیخ اجل واوحد حافظ حاجی مولانا خلیل احمد صاحب نے تحریر فرمایا ہے انکے فیضان مسلمانوں اور طالبان ہدایت پر سدا قائم رہیں واقعی اس قابل ہیں کہ ان پر اعتماد کیا جاوے اور ان سب کو مذہب قرار دیا جاوے اور یہی عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے مشائخ کا۔

اور میں ہوں بندہ ارذل محمد بن افضل یعنی سہول عفی عنہ

مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند

عقائد مشائخنا ونحن نرجو من الله ان یحیینا ویمیتنا علیها ویدخلنا فی دار السلام مع اساتذتنا الکرام وهو نعم المولی ونعم المعین وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین والصلوة والسلام علی خیر خلقه وفخر رسله وآله وصحبه اجمعین ۔

الراقم الاثم محمد عبد الصمد عفا عنه الصمد البجنوری المدرس فی المدرسة العالیة الدیوبندیة اقامها الله وادامها الی یوم القیمة ۔

ہمارے مشائخ کے عقیدے ہیں اور ہم متمنی ہیں اللہ سے کہ انہیں پر جلاوے اور مارے اور ہمکو داخل فرمائے جنت میں ہمارے بزرگ استاذوں کے ساتھ اور رب بہتر کارساز اور بہتر مددگار ہے اور آخری دعا ہماری یہ ہے کہ سب تعریف اللہ رب العالمین کو اور درود و سلام بہترین مخلوق و فخر پیغمبران پر اور انکی ساری اولاد و اصحاب پر۔

راقم اثم محمد عبد الصمد عفا عنہ الاحد بجنوری مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند خدا اسکو تا قیامت دائم قائم رکھے۔

تحریر شریف شمس فلک الشریعۃ البیضاء وبدر سماء الطریقۃ الغراء حضرت مولانا الحاج الحکیم محمد اسحٰق صاحب نہٹوری سقاہ اللہ الرحیق المختوم

لله در المجیب المحقق المصیب صدقت بما فیه بلا شک

الاحقر محمد اسحٰق النهٹوری ثم الدهلوی

اللہ کیلئے ہے خوبی حق و صواب جوابات دینے والے کی جو کچھ اس میں ہے بلا شک و ریب میں تصدیق کرتا ہوں احقر

تحریر شریف ذروۃ سنام الدین وعروۃ الحبل المتین جناب مولانا الحاج المولوی ریاض الدین صاحب اطال اللہ بقاءہ

اصاب من اجاب ۔

محمد ریاض الدین عفی عنه مدرس مدرسۃ عالیۃ میرٹھ

مجیب نے درست بیان کیا

محمد ریاض الدین عفی عنہ مدرس مدرسہ عالیہ میرٹھ۔

تحریر لطیف مربع ریاض الاسلام مقتدائے انام جناب مولانا المفتی کفایت اللہ صاحب عمت فیوضہم

رأیت الاجوبة کلها فوجدتها حقة صریحة لا یحوم حول سرادقاتها شک ولا ریب وهو معتقدی ومعتقد مشائخی رحمهم الله تعالی ۔

وانا العبد الضعیف الراجی رحمة مولاه محمد کفایة الله الشاهجهانپوری الحنفی المدرس فی المدرسة الامینیة الدهلویة

یہ تمام جوابات دیکھے ہیں سب کو ایسا حق صریح پایا کہ اسکے اردگرد بھی شک و ریب نہیں گھوم سکتا اور یہی میرا عقیدہ ہے اور میرے مشائخ رحمہم اللہ کا عقیدہ ہے۔

میں ہوں بندہ ضعیف امیدوار رحمت خداوندی محمد کفایت اللہ شاہجہانپوری حنفی مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔

تحریر شریف جامع العلوم العقلیۃ والنقلیۃ جناب مولانا المولوی ضیاء الحق صاحب فیضہ العمیم

اصاب من اجاب ۔

العبد ضیاء الحق عفی عنه المدرس فی المدرسة الامینیة الدهلویة

مجیب نے درست بیان کیا۔

بندہ ضیاء الحق عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔

الجواب صحيح +
العبد محمد قاسم عفي عنه المدرس في المدرسة الأمينية الدهلوية

جواب صحیح ہے
بندہ محمد قاسم عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔

تحریر شریف ذو الفضل والفضائل عمدۃ الاقران والاماثل جناب مولانا الحاج المولوی عاشق الٰہی صاحب مولوی فاضل کثر اللہ امثالہ

الحمد لله الذي هدانا للإسلام وما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله والصلوة والسلام على خير البرية سيدنا محمد وآله إلى يوم التلاق وبعد فإني تشرفت بمطالعة المقالة الشريفة التي نمقها الإمام الهمام الرحيل الأكمل الأوحد سيدنا ومولانا الحافظ الحاج المولوي خليل احمد ادامه الله لأساس الشرك في الإسلام قالعا وقامعا وللأبنية الباطلة في الدين دامغا وقالعا فألفيت الرسالة هي الصدق والصواب والحق عندي بلا ارتياب هذا معتقدي ومعتقد مشايخي نقر به بلساننا ونعتقده بجناننا فلله در المجيب الأريب الألمعي والحبر الفهامة اللوذعي فلقد أصاب فيما أجاب ولقد أجاد فيما أفاد متعنا الله بطول حياته وبقائه وجزاه الله عني وعن سائر أهل الحق خير جزاء عنا في إبطال وساوس المفتري وافترائه +
وأنا العبد الضعيف محمد المدعو بعاشق إلهي الميرتهي عفا الله عنه

سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جس نے ہمکو اسلام کا راستہ دکھایا اور ہم ہدایت نہ پا سکتے اگر اللہ ہمکو ہدایت نہ دیتا اور درود و سلام بہترین مخلوقات سیدنا محمد اور انکی آل پر قیامت تک میں اس مقالہ شریفہ کے ملاحظہ سے مشرف ہوا جسکو پیشوا سردار اعظم کامل یکتا ہمارے سردار اور مولیٰ حافظ حاجی مولوی خلیل احمد صاحب نے تحریر فرمایا اللہ انکو سدا اسلام میں شرک کی بنیادوں کا قلع اور قمع کرنیوالا اور دین میں بدعتوں کی بنیاد و نکالنیوالا اور اکھاڑنیوالا رکھے یہ سوالات کے جوابات صادق و صائب ہیں اور میرے نزدیک بلاریب حق ہیں یہی میرا عقیدہ ہے اور میرے مشائخ کا عقیدہ ہے ہم بزبان اسکے مقر اور بدل اسکے معتقد ہیں پس اللہ کیلئے ہے خوبی مجیب عاقل زیرک سوانح اور عاقل فہیم کی پس اللہ کیلئے ہے انکی خوبی جو کچھ جواب دیا صائب دیا اور عمدہ نفع پہنچایا اللہ ہمکو انکی حیات و بقا کے طول سے بہرہ یاب بنائے اور انکو جزا دے میری اور تمام اہل حق کیطرف سے بہتر جزا اہل باطل کی بہتان بندی کے وسوسوں کے باطل کرنیکی بابت
لکھا بندہ ضعیف محمد عاشق الٰہی عفی عنہ میرٹھی۔

تحریر لطیف ذو المجد الفاخر والعلم الزاخر والفہم الباہر الرشید الزاہر جناب مولوی سراج احمد صاحب دام فیضہم

إن في ذلك لذكرى لمن كان له قلب أو ألقى السمع وهو شهيد +

بیشک اسمیں نصیحت ہے اس کیلئے جو صاحب دل ہو یا متوجہ ہو کر کان لگا کے۔

و انا الراجی الی اللہ الاحد محمد المدعو بسراج احمد المدرس فی المدرسۃ سردھنہ

میں ہوں امیدوار سوئے خدائے واحد محمد سراج احمد مدرس مدرسہ سردھنہ ضلع میرٹھ۔

تحریر شریف معدن معاظم الاشفاق و مخزن محاسن الاخلاق جناب مولوی قاری محمد اسحق صاحب نصرہ اللہ تعالیٰ

ما کتبہ العلامۃ فہو حق صحیح بلا ارتیاب

العبد الضعیف محمد اسحق میرٹھی المدرس فی المدرسۃ الاسلامیۃ الواقعۃ فی بلدۃ میرٹھ

جو کچھ علامہ نے تحریر فرمایا ہے وہ بلاریب حق صحیح ہے۔

بندہ ضعیف محمد اسحاق میرٹھی مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ۔

تحریر منیف طبیب الامراض الروحانیہ و معالج الاسقام الجسمانیہ جناب مولوی حکیم محمد مصطفیٰ صاحب نفعنا اللہ بوجودہ وجودہ

انہ لقول فصل وما ہو بالہزل

العبد محمد مصطفیٰ البجنوری الطبیب الوارد فی میرٹھ

بیشک یہ قول فیصل ہے اور بے معنی نہیں۔

بندہ محمد مصطفیٰ بجنوری طبیب وارد حال میرٹھ۔

تحریر لطیف عین الانسان الکامل و انسان عیون الافاضل حضرت مولانا الحاج الحکیم محمد مسعود احمد صاحب ادام اللہ بقائہ

العبد محمد مسعود احمد ابن حضرت مولانا رشید احمد گنگوهی +

العبد محمد مسعود احمد بن حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہ العزیز

تحریر نفیس منطقۃ بروج الفضائل مطرح انظار الاسادۃ والافاضل جناب مولانا مولوی محمد یحییٰ صاحب ایدہ اللہ بروح القدس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی تقدست ذاتہ ان یضاہیہ احد او یماثلہ احد فی صفاتہ المختصۃ وان کان من الانبیاء وترفعت قدرتہ من تطرق العقول والآراء + والصلوۃ والسلام علی افضل من یتوسل بہ الی اللہ من المرسلین والصدیقین والشہداء والصلحاء والکمل من یلتجی من الاحیاء بعد الوصال والانتقال وعلی آلہ واصحابہ الذین ہم اشداء علی الکفار وعلی المؤمنین من الرحماء + اما بعد فانی نظرت فی ہذہ الاجوبۃ فوجدتہا قولا حقا مطابقا للواقع والکلام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جسکی ذات اس سے پاک و مقدس ہے کہ اسکی صفات خاصہ میں کوئی اسکا ہمسر و مثل ہو اگرچہ نبی ہی کیوں نہوں اور اسکی قدرت عالی ہے عقل اور رائے کے دخل سے اور درود و سلام انپر جو بہتر ہیں ان ذوات سے جنکو وسیلہ بنا کر اللہ تک پہنچتے ہیں یعنی پیغمبران و صدیقین اور شہداء و صلحاء اور کامل ترین ان میں جنکے وصال و انتقال کے بعد حیات ثابت ہے اور انکی اولاد و اصحاب پر جو کافروں پر سخت تر اور مسلمانوں پر مہربان ہیں اور بعد اسکے میں نے یہ جوابات دیکھے تو ان کو پایا قول حق واقع کے مطابق اور کلام۔

صادقا کابقبل القانع والمانع، لاریب فیه هدی
للمتقین، الذین یمنون علی الحق ویعرضون عن
اباطیل الضالین المضلین، کیف لا وقد صنفها
من هو مجمع جهات العلوم النقلیة والعقلیة، ذروة
سنام الصناعات العلویة والسفلیة، منطقة
لبروج الکمال، ومطرقة لتصریف المبتدعین من
الفرق الاثنی عشریة وغیرها من الانقلاب الی
الاعتدال، شمس فلک الولایة، بدر سماء
الهدایة، الذی اصبحت ریاض العلم والهدایة بسحائب
فیضه زاهرة، وامست حیاض الجهل والغوایة بصواعق
نقمته غائرة، حامل لواء السنة السنیة، قامع
البدع السیئة الشنیعة، رشید الملة والدین
قاسم الفیوضات للمستفیضین، محمود الزمان، اشرف
من جمیع الاقران، مقتدی المسلمین، مجتبی العالمین،
حضرتنا ومرشدنا ووسیلتنا ومطاعنا مولانا الحافظ
الحاج المولوی خلیل احمد لا زالت شموس فیوضاته
بازغة للمقتبسین من انواره، ودامت اشعة
برکات ساطعة للسالکین علی خطواته
واثاره، آمین رب العلمین۔

وانا عبده الحقیر محمد المدعو بیحیی السهسرامی
المدرس فی مدرسة مظاهر علوم سهارنپور

راست جسکو ہر قانع و مخالف قبول کرے اس میں شک
نہیں ہدایت ہے پرہیزگارون کیلئے جو حق کو ملتے اور
گمراہوں گمراہ کرنیوالونکی واہیات سے منہ پھیرتے ہیں کیوں
نہو انکو لکھا ہے انھوں نے جو نقلی و عقلی علوم کی اطراف کی جامع
کرنیوالے اور فنون علوی و سافل کے رفیع المرتبہ شخص ہیں۔
بروج کمال کے منطقہ اور روافض وغیرہ بتدعین کو انقلاب
سے اعتدال کی جانب پھیرنے کے لئے بمنزلہ گرز فلک
ولایت کے آفتاب آسمان ہدایت کے ماہتاب جنکے فیض کی گھٹاؤں
سے علم وہدایت کے باغ لہلہا اٹھے اور جنکے غصہ کی
بجلیوں سے جہل وگمراہی کے حوض پایاب ہوگئے روشن سنت کے
علم بردار بدعت سیئہ شنیعہ کے اکھاڑنیوالے ملت و
دین کے رشید طالبین کیلئے فیوضات کے قاسم محمود زمانہ
جملہ اہل عصر میں اشرف مسلمانون کے مقتدا برگزیدۂ
عالم ہمارے حضرت و مرشد اور وسیلہ و مطاع مولانا حافظ
حاجی مولوی خلیل احمد صاحب ہیں ان کے فیوضات کے آفتاب
سدا انکا نور لینے والوں کیلئے چمکتے رہیں اور ان کی برکات
کی شعاعیں ان کے قدم بقدم چلنے والونپر ہمیشہ چمکتی رہیں
آمین یارب العلمین۔

میں ہوں بندہ حقیر محمد یحیی سہسرامی۔
مدرس مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور

تحریر شریف ناشر العلوم العربیہ ماہر الفنون الادبیہ جناب مولانا المولوی کفایت اللہ صاحب زاد اللہ علمہ ورشدہ

الحمد لله الذی لا حیاة الا فی رضاها ولا نعیم الا فی

جملہ تعریفیں اس اللہ کیلئے ہیں کہ حیات اسکی رضا اور آسائش

قربه والصلاح للقلب لا يقوم الا بإخلاصه
وتوحيد حبه والصلوة والسلام على سيدنا ومولانا
محمد عبده ورسوله الذي ارسله على حين فترة من الرسل
فهدى به الى اقوم الطرق واوضح السبل وعلى
آله وصحبه العظام الذين هم قادة الابرار وقدوة
الكرام. وبعد فهذه رقيمة انيقة ووجيزة نفيسة
ألفها عمدة العلماء سند الفضلاء الجامع بين
الشريعة والطريقة. الواقف باسرار المعرفة
والحقيقة الذي درّس من المعارف والعلوم
ما اندرس واحيى من رسوم الملة الحنيفية الرشيدية
البيضاء بعد ما كادت ان تنطمس. لهف الكملاء
خاتم الاولياء المحدث المتكلم الفقيه
النبيه سيدي ومولائي الحافظ الحاج المولوي
خليل احمد لا زالت شموس افاضته بازغة
وبدور افاداته طالعة فلله دره ثم لله
دره حيث نطق بالصواب في كل باب
ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله
ذو الفضل العظيم وهو يهدي من يشاء
الى صراط مستقيم. ولا حول ولا قوة الا
بالله العلي العظيم.

العبد الاواه محمد ن المدعو بكفاية الله
جعل الله آخرته خيرا من اولاه الگنگوهي
مسكنا المدرس بمدرسة مظاهر علوم الواقعة في بلدة سهارنفور

اس کے قرب میں منحصر ہے اور قلب کی صلاح وبہبودی
اسکے اخلاص اور یکتائی محبت پر موقوف ہے اور
درود وسلام سیدنا ومولانا محمد پر جو اس کے بندہ
اور رسول ہیں کہ بھیجا انکو پیغمبروں کے ختم ہو جانے پر پس
ان کے ذریعہ سے سب سے بہتر راستہ اور واضح طریق دکھلایا
اور انکی اولاد و باعظمت اصحاب جو سرداران نیکوکاران اور
مقتدایان بزرگان ہیں۔ یہ تحریر پاکیزہ اور مختصر و شستہ جسکو
تالیف کیا عمدۃ العلماء سردار فضلاء جامع شریعت وطریقت
واقف رموز معرفت وحقیقت نے کہ تعلیم دی معرفتوں اور
علوم کی اس کے بعد کہ محو ہو گئے تھے اور جلایا چمکتی ملت حنیفیہ
رشیدیہ کے مراسم کو اس کے بعد کہ مٹ چلے تھے
بنا اہل کمال مہر اولیاء محدث متکلم فقیہ عاقل سیدی
ومولائی حافظ حاجی مولانا خلیل احمد صاحب نے انکے
افاضہ کے آفتاب چمکتے اور انکے افادہ کے ماہتاب نکلے
رہیں سو اللہ کیلئے ہے ان کی خوبی پس اللہ کیلئے ہے
ان کی خوبی کہ ہر باب میں صواب کہا اور یہ اللہ کا فضل ہے
جسکو چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے وہی
ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے سیدھے راستہ
کی اور نہ پھرنا ہے نہ طاقت مگر اللہ برتر باعظمت
کے ہاتھ۔

بندہ داوہ محمد کفایت اللہ۔ اللہ اس کی آخرت دنیا سے
بہتر بنائے گنگوہی بحیثیت سکونت مدرس مدرسہ
مظاہر علوم سہارنپور

هذه خلاصة تصديقات السادة العلماء بملة المكرمة زادها الله تعالى شرفاً وفضلاً

مکہ مکرمہ زاد اللہ شرفاً و تعظیماً کے علماء کی تصدیقات کا خلاصہ ہے

جنمیں سب سے مقدم حضرت شیخ العلماء مولانا محمد سعید بابصیل کی تصدیق منیف و تحریر شریف ہدیہ ناظرین کیجاتی ہے۔

صورة ما كتبه حضرة الشيخ الاجل و الفاضل الابجل امام العلماء و مقدام الفضلاء و رئيس الشيوخ الكرام و سند الاصفياء العظام عين اعيان الزمان و قطب فلك العلوم والعرفان حضرة مولانا الشيخ محمد سعيد بابصيل الشافعي شيخ العلماء بملة المكرمة و الامام و الخطيب بالمسجد الحرام لازال محفوفاً بنعم الملك العلام

تقریظ مرقومہ شیخ اعظم صاحب فضیلت تامہ پیشوائے علماء و مقتدائے فضلاء مشائخ کرام کے سردار اولیاء با عظمت اصفیاء میں مستند محترم اہل زمانہ و قطب آسمان علوم و معرفت جناب حضرت مولانا شیخ محمد سعید بابصیل شافعی شیخ علماء مکہ مکرمہ اور امام و خطیب مسجد حرام ہمیشہ شاہنشاہ عز اسمہ کی نعمتوں سے مالا مال رہیں۔

بسم الله الرحمن الرحيم ۰ اما بعد فقد طالعت هذه الاجوبة للعلامة الفهامة المسطورة على الاسئلة المذكورة في هذه الرسالة فرأيتها في غاية الصواب فشكر الله تعالى المجيب اخي و عزيزي الاوحد الشيخ خليل احمد دام الله سعده و اجلاله في الدارين و كسر رؤس الضالين و الحاسدين الى يوم الدين بجاه سيد المرسلين + امين

بسم اللہ الرحمن الرحیم بعد حمد و صلوۃ کے واضح ہو میں نے بڑے زبردست و نہایت سمجھدار عالم کے یہ جوابات جو سوالات مذکورہ کے متعلق انہوں نے لکھے ہیں غور کیساتھ دیکھے پس انکو نہایت درجہ درست پایا حقیقتاً جواب لکھنے والے میرے بھائی اور عزیز یکتا شیخ خلیل احمد کی تحریر مشکور فرما وے اور انکی صلاح و جلالت کو دارین میں دائم رکھے اور ان کے ذریعہ گمراہوں اور حاسدوں کے سروں کو قیامت تک بجاہ سید المرسلین توڑتا رہے آمین۔

رقمہ بقلمہ المرتجی من ربہ کمال النیل محمد سعید
ابن محمد بابصیل مفتی الشافعیۃ ورئیس العلماء
بمکۃ المحمیۃ غفر اللہ لہ ولمحبیہ ولجمیع المسلمین

طبع الخاتم

صورۃ ما کتبہ حضرت الامام الجلیل و
الفاضل النبیل منبع العلوم ومخزن الفہوم محی السنۃ
الغراء ماحی البدعۃ الظلماء مولانا الشیخ
احمد رشید الحنفی لا زال منغمسا
فی بحار لطفہ الجلی والخفی

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ عالم الغیب والشہادۃ
الکبیر المتعال والصلوۃ والسلام علی سیدنا ونبینا
وحبیبنا ومرشدنا وھادینا ومولانا واولنا محمد و
صحبہ والآل وبعد فقد تتبعت ھذہ الاجوبۃ المنیفۃ
الشرعیۃ والمسائل اللطیفۃ المرعیۃ للعالم المفضال
انسان عین الافاضل عین الانسان الکامل صفوۃ
الاماثل بقیۃ الاوائل قامع الشرک ماحی البدعۃ مبید
اھل الزیغ والضلال سیف اللہ علی رقاب المارقۃ
المبتدعۃ الضلال المحدث الوحید والفقیہ الفرید
سیدی ومولائی وملاذی حضرۃ الحافظ الحاج الشیخ
خلیل احمد لا زال ولم یزل مؤیدا من عند اللہ ذی الجلال
فللہ درہ من فاضل ادیب عارف اریب منہکم لبیب

لکھا ہے اپنے قلم سے امیدوار کمال نیل محمد سعید خلف
محمد بابصیل مفتی شافعیہ اور شیخ علماء مکہ مکرمہ نے اللہ انکو اور
انکے دوستون اور تمام مسلمانونکو بخشے۔

مُہر

تقریظ مسطورہ مقتدائے صاحب جلالت و
فاضل باعظمت چشمہ علوم و خزانہ فہوم
روشن سنت کے زندہ کرنیوالے تاریک بدعت
کے مٹانیوالے مولانا شیخ احمد رشید
حنفی حقتعالے کے لطف کے سمندر میں سدا
غوطہ زن رہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم سب تعریف اللہ کو زیبا ہے جو چھپے اور کھلے کا
جاننے والا بڑائی اور علو والا ہے اور درود و سلام ہمارے سردار و نبی اور
محبوب و مرشد اور ہادی و مولی اور سب سے بہتر محمد اور انکے صحابہ و
اولاد پر بعد میں نے ان لطیف مسائل شرعیہ کے جوابات عالیہ کو خوب غور سے
دیکھا جو ایسے شخص کے لکھے ہوئے ہیں جو بڑے صاحب فضل عالم
اور فضلاء کی آنکھونکی پتلی اور حضرت کمال انسانکی آنکھ ہمعصرونمیں
منتخب اور سلف کا نمونہ ہیں شرک کے اکھیڑنیوالے بدعتون
کے مٹانیوالے کجی وگمراہی والونکو تباہ کرنیوالے اور بیدین سرکش
بدعتیون کے گردنون پر اللہ کی تلوار سب سے ہے ہیں محدث یگانہ
اور فقیہ یکتا یعنی سیدی و مولائی و ملاذی حضرت حافظ حاجی
شیخ خلیل احمد صاحب حقتعالے کیطرف سے ہمیشہ ہمیشہ انکی تائید ہوتی رہے
پس اللہ ہی کیلئے ہے خوبی ان فاضل ادیب اور صاحب معرفت عاقل

حيث تصدى لحماية الشرع الشريف ووقاية
الدين الحنيف وصيانة المذهب المنيف فاعلى منار
الحق ورفع معالم الهدى وقوى بنيانه وشيد اركانه
ووضح برهانه فما احسن بيانه وما اطلق لسانه وما
افصح تبيانه فلعمري لقد كشف الغطاء وازال
العماء واخجم الاعداء والبسهم ثوب الهوان والردى
وانار للمسترشدين سبل الهدى وميز الخبيث من
الطيب وبين الحق والصواب ووافق السنة و
الكتاب واظهر العجب العجاب ان فيه لذكرى
لاولى الالباب ازال ريب المرتابين وفضح تلبيس
الملبسين وفرق جمع المحرفين وشتت شمل المفتنين
وبدد حزب الملحدين وفتت اكباد المبتدعين
وكسر جند الضالين وهزم افواج المضلين
واهلك اعداء الدين وخذل المغيرين
المبدلين واخزى اخوان الشياطين وابطل عمل
المشركين فقطع دابر القوم الذين ظلموا والحمد لله
رب العالمين وكيف لا الا ان حزب الله هم الغالبون
فلله دره ثم لله دره اجاب فاجاد واصاب
جزاه الله عن الاسلام والمسلمين افضل الجزاء
امين بجاه سيد المرسلين والحمد لله اولا
واخرا وباطنا وظاهرا وصلى الله على قرة اعيننا
سيدنا محمد خاتم النبيين وعلى اله وصحبه
ومن تبعهم واهتدى بهديهم وسلك سبيلهم
واقتفى طريقهم وسلم على متبعيهم الى يوم الدين امين

کہ شرع شریف کی حمایت اور دین مبین کی حفاظت اور مذہب حق
کی نگہبانی کیلئے طیار رہے اور حق کا منارہ اونچا کر دیا ہدایت کے
نشان بلند کئے اسکی بنیاد مضبوط کی اسکے ستون محکم کئے اور
اسکی دلیل واضح کر دی کتنا سلیس بیان اور کسقدر صاف زبان
اور کیسی فصیح تقریر ہے کہ واقعی پردہ اٹھا دیا اور اندھاپن مٹا دیا
دشمنوں کی زبان بند کر دی اور انکو ذلت وہلاکت کے کپڑے
پہنا دیئے اور طالبان ہدایت کیلئے حق کے راستے روشن کر دیئے
گندے کو پاک سے جدا اور درست و صحیح کو ظاہر کر دیا اور حدیث و
قرآن کی موافقت کی اور عجیب مضامین بیان فرمائے واقعی
اسمیں اہل عقل کیلئے پوری نصیحت ہے اہل شک کا شک زائل
کر دیا اور خلط ملط کرنیوالوں کی گڑبڑ کھول دی تحریف کرنیوالوں کا گروہ
منتشر کر دیا اور فتنہ پردازوں کا اجتماع متفرق اور ملحدوں کی جماعت
کو تباہ کر دیا بدعتیوں کے کلیجے پھاڑ دیئے اور گمراہوں کے لشکروں کو
توڑ دیا اور گمراہ کرنیوالوں کی سپاہ کو بھگا دیا دین کے دشمنوں کو ہلاک اور
تغیر و تبدیل کرنیوالوں کو خوار کیا شیطان کے بھائیوں کو ذلیل بنایا
اور مشرکوں کے کردار باطل کر دیئے ستمگاروں کی جڑ ہی کٹ گئی الحمد للہ رب العالمین
کا شکر ہے اور کیوں نہو اللہ کا گروہ ہمیشہ غالب ہی رہتا ہے پس اللہ
کیلئے ہی مولانا کی خوبی کہ خوب جواب دیا اور درست و صحیح دیا اللہ انکو اسلام اور
اہل اسلام کیطرف سے بہتر جزا عطا فرماوے آمین بجاہ سید المرسلین اور اللہ
ہی کو زیبا ہے ہر قسم کی تعریف اول و آخر و ظاہر و باطن اور درود نازل
ہو اور رحمت نازل فرماوے ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک سیدنا محمد
پر جو تمام انبیا کے ختم کرنے والے ہیں اور انکی اولاد و صحابہ پر اور انپر جو انکے تابع
ہیں اور انکی روش اختیار کریں اور انکی راہ چلیں اور انکے طریقہ کا

امین امین امین امین لا ارضی باحد حتی اضیف الیہ الف امینا +

قالہ بفمہ وکتبہ بقلمہ الفقیر الی ربہ التواب راجی رحمۃ اللہ الوہاب + عبدہ وعابدہ احمد رشید خان نواب المکی عفی اللہ عنہ وعن والدیہ وتجاوز عن سیئاتہم بجاہ النبی الاواب شافع المذنبین یوم الحساب

حررہ یوم الخمیس التاسع عشر من شہر ذی الحجۃ الحرام الذی ہو من شہور السنۃ الثامنۃ والعشرین بعد الثلثمائۃ والالف من ہجرۃ من لہ العز والشرف علیہ افضل الصلوۃ واکمل السلام واتم التحیۃ امین +

طبع الخاتم

آمین آمین آمین آمین ایک بار آمین کہنے پر راضی نہونگا یہانتک کے ہزار بار آمین کہی جائے۔

کہا اپنی زبان سے اور لکھا قلم سے اپنے تواب پروردگار کے محتاج اور بخشش ہارے فدا کی رحمت کے امیدوار بندہ احمد رشید خان نواب مکی نے اللہ انکی اور انکے والدین کی خطاؤں سے درگذر کرے اور معاف فرمائے بجاہ شفیع گناہ گاران بروز قیامت

یوم پنجشنبہ ۱۹ ذالحجہ ۱۳۲۸ھ ہجری نبوی۔

صورۃ ما کتبہ حضرۃ امام الاتقیاء السالکین ومقدام الفضلاء العارفین جنید زمانہ وانہ شبلی دہرہ وزمانہ مخدوم الانام منبع الفیوض للخواص والعوام جناب الشیخ محب الدین المہاجر المکی الحنفی لازال بحر جودہ زاخرا وبدر فیضہ لامعا

الاجوبۃ صحیحۃ

حررہ خادم الولی الکامل حضرۃ الشیخ امداد اللہ علیہ رحمۃ اللہ محب الدین الساکن بمکۃ المعظمۃ

تقریظ مسطورہ پیشوائے اتقیاء سالکین ومقتدائے فضلاء عارفین جنید زمانہ شبلی وقت مخدوم الانام چشمہ فیض براے خواص وعوام جناب مولانا شیخ محب الدین صاحب مہاجر مکی حنفی ان کے سخا کا سمندر موجزن اور فیضان کا ماہتاب روشن ہے۔

تمام جوابات صحیح ہیں

لکھا ولی کامل شیخ حاجی امداد اللہ صاحب قدس سرہ کے خادم محب الدین مہاجر مکہ معظمہ نے۔

صورة ما كتبه رئيس الاتقياء الصالحين
وامام الاولياء والعارفين مركز دائرة
الفنون العربية وقطب سماء العلوم العقلية
جناب الشيخ محمد صديق الافغاني المكي

بسم الله الرحمن الرحيم ه الحمد لله الذي لا يغفر
ان يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء
كما قال الله تعالى ربكم اعلم بكم ان يشاء
يرحمكم او ان يشا يعذبكم وما ارسلناك عليهم
وكيلا والذي قال ومن كفر بالله وملئكته وكتبه
ورسله واليوم الآخر فقد ضل ضلالا بعيدا والصلوة
والسلام على من قال من قال لا اله الا الله دخل
الجنة قال ابو ذر يا رسول الله وان زنى وان سرق قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم وان زنى وان سرق
على رغم انف ابي ذر + لله علم الغيب والشهادة لانه
من تلقاء ذاته تعالى فالله متكلم من تلقاء نفسه
وام رسول الله صلى الله عليه وسلم فهو مخبر لما اوحى
اليه جليا كان او خفيا كما قال الله تعالى وما ينطق
عن الهوى ان هو الا وحي يوحى الذي كتب مولانا الشيخ
خليل احمد في هذه الرسالة فهو حق صحيح لا ريب فيه
وماذا بعد الحق الا الضلال وهو معتقدنا ومعتقد
مشائخنا رضوان الله تعالى عليهم اجمعين
وانا العبد الضعيف محمد صديق الافغاني المهاجر

تقریظ جو تحریر فرمائی نیکوکار پرہیزگاروں کے
سردار اولیا اور عارفین کے پیشوا دائرہ
فنون عربیہ کے مرکز اور آسمان علوم عقلیہ
کے قطب جناب مولانا شیخ محمد صدیق
افغانی نے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم سب تعریف اس اللہ کو جو شرک کو نہ بخشیگا
اور اسکے سوا جس گناہ کو چاہیگا بخشدیگا چنانچہ اللہ تعالی نے
ارشاد فرمایا ہے کہ تمہارا رب تمکو خوب جانتا ہے اگر چاہے تمپر رحم فرمائے
اور اگر چاہے تمکو عذاب دے اور اے محمد ہم نے تمکو لوگوں پر
وکیل بنا کر نہیں بھیجا اور فرمایا کہ جسنے کفر کیا اللہ اور اس کے
فرشتوں اور کتابوں اور پیغمبروں اور یوم قیامت کا تو بیشک وہ
بڑے درجہ کی گمراہی میں پڑا اور درود و سلام اس ذات پر جسنے
ظاہر فرمایا کہ جس نے لا الہ الا اللہ کہا وہ جنتی ہوا حضرت ابوذر نے
یہ سنکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ اگرچہ زنا اور چوری کرے جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اگرچہ زنا کرے اگرچہ چوری
کرے ابوذر کو ناگوار ہو تو ہوا کرے اللہ ہی کو علم ہے غائب و حاضر کا
کیونکہ علم اسکا ذاتی ہے پس اللہ تعالی متکلم ہے بذاتہ اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبر دینے والے ہیں جو آپکی طرف اللہ وحی فرماتا ہے
خواہ جلی ہو یا خفی جیسا کہ ارشاد فرمایا حق تعالی نے اور محمد نہیں
بولتے خواہش نفس سے انکا ارشاد تو بس وحی ہے جو انکی طرف بھیجی
جاتی ہے تو جو کچھ مولانا شیخ خلیل احمد صاحب نے اس رسالہ میں لکھا
ہے وہ حق صحیح ہے جسمیں کچھ شک نہیں اور حق کے بعد کچھ نہیں
بجز گمراہی کے اور یہی عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے تمام مشائخ رضی اللہ عنہم کا

چونکہ جناب شیخ العلماء حضرت محمد سعید بابصیل تمام علماء مکہ مکرمہ زید شرفہا و فضلاء کے سردار اور انکے امام ہیں لہذا انکی تصدیق و تقریظ کے بعد کسی عالم کی علماء مکہ معظمہ میں سے تقریظ کی حاجت نہیں مگر تاہم مزید اطمینان کیواسطے جن بعض علماء مکہ معظمہ کی تصدیقیں بلا جد و جہد حاصل ہوئیں وہ ثبت کردی گئیں اور اسیوجہ اسوقت تنگ میں جو کہ بعد از حج قبل از روانگی مدینہ منورہ زیدت شرفا و فضلا جو تصدیقیں میسر ہوئیں انھیں پر اکتفا کیا گیا۔ حالانکہ مخالفین نے اپنی سعی مخالفت وغیرہ میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا تھا۔ اور اسی وجہ سے جناب مفتی مالکیہ اور انکے بھائی صاحب نے بعد اس کے کہ تصدیق کردی تھی مخالفین کی سعی کیوجہ سے اپنی تقریظ کو بحیلہ تقویت کلمات لیلیا اور پھر واپس نہ کیا۔ اتفاق سے انکی نقل کر لیگئی تھی

سو ہدیہ ناظرین ہے

تقریظ مولانا العلام الامام الہمام الفقیہ الزاہد والفاضل الماجد حضرت مولانا الشیخ محمد عابد مفتی مالکیہ ادامہ اللہ سعدہ تعالیٰ

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله الذي وفق من شاء من عباده السادة الاتقياء لاقامة منار الدين بقمع كل منابذ لشريعة سيد المرسلين صلى الله عليه وسلم وعلى آله وصحبه وكل منتم اليه اما بعد فاني قد اطلعت هذا التحرير وعلى ما وقع على هذه الاسئلة الستة والعشرين من التقرير فرأيته هو الحق المبين لا يعدو وهو تقرير عضد الدين حسام المحمدي الرافع لمحق تغيير كشاف آيات التنزيل فضيلة الهمام خليل احمد ادام الله على معراج الهداية ليصعد فليسعد آمين اللهم آمين امر برقمه مفتي المالكية بالبلدة الامينة المحمية محمد عابد بن حسين

طبع الخاتم

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سب تعریف اللہ کو جسنے اپنے متقی بندوں میں جسکو چاہا دین کا منارہ قائم رکھنے کی توفیق بخشی کہ شریعت محمدیہ کے ہر مخالف اور جھوٹی نسبت کرنیوالے کا قلع قمع کرے۔ امابعد میں اس تحریر پر اور جو کچھ ان چھبیس سوالات پر تقریر ہوئی ہے سب پر مطلع ہوا تو میں نے اس کو کھلا ہوا حق پایا اور کیوں نہو یہ تقریر ہے دین کے بازو مسلمانوں کی پناہ کی جسکا عہد و پیمان آیات تنزیل کا واضح کرنیوالا ہے یعنی بندہ خدا حاجی خلیل احمد صاحب ہدایت کی معراج پر چڑھتے اور صاحب نصیب ہیں آمین اللہم آمین۔ حکم کیا اس کے لکھنے کا محمد عابد حسین مفتی مالکیہ نے

تقریظ الشیخ الاجل والحبر الاکمل حضرت مولانا محمد علی بن حسین مالکی مدرس حرم شریف برادر مفتی صاحب ممدوح انار اللہ برہانہ

الحمد لله على آلائه والصلاة والسلام على سيد انبيائه سيدنا محمد وعلى آله الكرام واصحابه الهداة القادة الاعلام اما بعد فيقول العبد المفتقر الى الله محمد علي بن حسين احد الائمة والمدرسين بالمسجد المكي اني وجدت ما حرره العالم العلامة المحقق الاوحد فضيلة الهمام الحافظ الشيخ خليل احمد على هذه الاسئلة الستة والعشرين هو الحق الذي لا يأتيه الباطل من بين يديه ولا من خلفه عند جميع المحققين فجزاه الله تعالى خير الجزاء ووفقنا واياه دائما لصالح الاعمال الحميدة وحسن الثناء آمين اللهم آمين كتبه الامام المدرس بالمسجد المكي محمد علي ابن حسين المالكي

طبع الخاتم

تمام حمد اللہ کے لئے ہے اس کی نعمتوں پر اور درود و سلام سردار انبیاء سیدنا محمد اور ان کی اولاد کرام و اصحاب عظام پر۔ امابعد کہتا ہے بندہ حقیر محمد علی بن حسین مالکی مدرس و امام مسجد حرام کہ علماء محقق یگانہ مولوی حاجی حافظ شیخ خلیل احمد نے ان چھبیس سوالوں پر جو کچھ لکھا ہے تمام محققین کے نزدیک وہی حق ہے کہ باطل نہ اسکے آگے سے آسکتا ہے نہ پیچھے سے پس اللہ انکو جزائے خیر دے اور ہمیں اور انکو ہمیشہ نیک اعمال اور حسن ثنا کی توفیق بخشے آمین اللہم آمین۔

لکھا محمد علی بن حسین مالکی مدرس و امام مسجد مکی نے

مہر

خلاصہ تصادیق علماء مدینہ منورہ زادہا اللہ شرفاً وتعظیماً

سب سے اول امام فقہاء زمانہ رئیس محدثین وقت مرکز علوم عقلیہ منبع معارف نقلیہ قطب فلک تحقیق وتدقیق شمس سماء الامانۃ والتصدیق حضرت مولانا سید احمد برزنجی شافعی سابق مفتی آستانہ نبویہ دامت فیوضہم کے رسالہ کا ملخص تین مقام سے لکھتے ہیں۔

وقد كتب الفاضل العلام في اول رسالته المسمى بتنقيح الكلام ما نصه

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي له الكمال المطلق في ذاته وصفاته المنزه عن الحدوث وسماته الحكيم في افعاله الصادق في اقواله عز ثناؤه وتعالى مجده ووجب علينا شكره وحمده والصلوة والسلام على سيدنا ومولانا محمد الذي بعثه الله رحمة للعالمين وجعل وجوده نعمة عامة للاولين والآخرين وختم بنبوته ورسالته نبوة الانبياء ورسالة المرسلين وعلى آله واصحابه وكل من تمسك بسنته الى يوم الدين اما بعد فقد قدم علينا بالمدينة المنورة والرحاب النبوية المطهرة جناب العلامة الفاضل والمحقق الكامل احد العلماء المشهورين بالهند الشيخ خليل احمد حين تشرف بزيارة خير الانام سيد الانام والمرسلين العظام سيدنا ومولانا محمد عليه افضل الصلوة والسلام وقدم الينا رسالة مشتملة على اجوبة اسئلة واردة اليه من بعض العلماء للتفحص عن حقيقة مذهبه ومذهب ومعتقد مشائخه الفضلاء وطلب مني ان انظر في تلك الاجوبة

مولانا ممدوح نے شروع رسالہ میں یوں تحریر فرمایا ہے:-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف زیبا ہے اللہ کو جس کیلئے اسکی ذات وصفات میں کمال مطلق ثابت ہے منزہ ہے حدوث اور اسکی علامات سے حکیم ہے اپنے افعال میں سچا ہے اپنے اقوال میں معزز ہے اسکی ثنا اور عالی ہے اسکی شان واجب ہے ہمپر اسکا شکر اور اسکی حمد اور درود وسلام ہمارے سردار ومولا محمد پر جنکو بھیجا اللہ نے دنیا جہان کیلئے رحمت بناکر اور انکا وجود بنایا تمام اگلے پچھلوں کیلئے نعمت اور ختم کیا انکی نبوت ورسالت پر جملہ انبیاء کی نبوت اور رسولوں کی رسالت کو اور سلام انکی اولاد واصحاب پر اور تمام ان لوگوں پر جو انکے طریقہ پر چلیں قیامت کے دن تک۔ اما بعد ہمارے پاس تشریف لائے مدینہ منورہ اور آستانہ نبویہ میں جناب علامہ فاضل اور محقق کامل ہند کے مشہور علماء میں سے ایک مولانا شیخ خلیل احمد صاحب بہترین خلق سید الانام والمرسلین سیدنا ومولانا محمد علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کی زیارت سے مشرف ہونیکے وقت اور ایک رسالہ پیش فرمایا جسمیں ان سوالات کے جوابات تھے جو ان کے مذہب اور عقائد اور ان کے صاحب فضل مشائخ کے عقیدوں کی حقیقت وماہیت ظاہر کرنے کیلئے انکی جانب کسی عالم کیطرف سے بھیجے گئے تھے اور شیخ ممدوح مجھسے اس امر کے خواہاں ہوئے کہ میں ان جوابات میں نظر کروں

بعين الانصاف ومجانبة الانحراف عن الحق و
ترك الاعتساف فجمعت فيما في هذه الوريقات مما
اراه اليه نظري من التحقيقات مقتبسا لها من
مشكوة ائمة الدين المقتدي بهم في المتمسك
بحبل الله المتين اجابة لمطلوبه وتلبية
لمرغوبه وسميته لما ان التثقيف والتقويم
لعوج الافهام عما يجب لكلام الله القديم وسبب
تسميتي له بهذا الاسم ان الكلام على الاجوبة
التي اجاب بها عن تلك الاسئلة وان كان
منطويا على متعلقا باحكام شتى من الفروع والاصول
اهمها ما يتعلق بوجوب الصدق في كلام الله
تعالى النفسي واللفظي ولهذه الاهمية
قدمت الكلام على هذا المبحث على الكلام
على غيره من تلك الاجوبة بالله المستعان و
منه التوفيق وعليه التكلان +

وقال في وسط رسالته الشريفة في
آخر المبحث الاول ما نصه

ولعل اطلاعك على هذا البيان الشافي
وادراكك له بالفهم السليم الكافي تعلم ان ما ذكره
الفاضل الشيخ خليل احمد في جواب السؤال الثالث
والعشرين والرابع والعشرين والخامس و
العشرين كلام معروف في كثير من الكتب المعتبرة
المتداولة لعلماء الكلام المتاخرين كالمواقف

چشم انصاف سے اور حق سے انحراف کرنے سے بچکر اور زیادتی چھوڑکر
بس میں نے انکی خواہش کو موافق اور آرزو پوری کرنے کو ان اوراق میں
جہانتک میری نظر پہونچی وہ تحقیقات جمع کر دیں جنکو ان
پیشوایان دین کے چراغدان سے اخذ کیا ہے جنکا اقتدا کیا جاتا ہے
الله کی مضبوط رسی کے مضبوط تھامنے میں اور میں نے اسکا
نام کمال التثقیف والتقویم لعوج الافہام عما یجب لکلام
الله القدیم رکھا اور اس رسالہ کے یہ نام رکھنے کیوجہ یہ ہے
کہ رسالہ میں جن سوالات کے جوابات دیئے ہیں اگرچہ قسم قسم
کے اور فروع واصول کے مختلف احکامات سے متعلق ہیں
مگر سب میں زیادہ اہم وہ مسئلہ ہے جو حقتعالے کے کلام نفسی و
لفظی میں صدق کے ضروری ہونیکو متعلق ہے اور اسی کے اہم
ہونیکی وجہ سے اس بحث پر گفتگو کو دوسرے جوابوں پر
مقدم کرتا ہوں اور الله ہی سے مدد چاہی جاتی ہے اور اسیکی
طرف سے توفیق ہے اور اسی پر بھروسہ ہے اسکے بعد کلام لفظی و نفسی
کی تحقیق اور یہیں صدق وکذب کی تشریح اور علما مذہب
(اور اپنے رسالہ شریفہ کے وسط میں پہلی بحث کے آخر
یوں تحریر فرماتے ہیں)

اور جبکہ مخاطب تو اس شافی بیان پر مطلع ہوگیا اور
کافی فہم سلیم کے ذریعہ سے اسکو سمجھ لیا تو معلوم کریگا
کہ جو کچھ فاضل شیخ خلیل احمد نے تیئیس وچوبیس و
پچیسویں سوال کے جواب میں ذکر کیا ہے وہ موجود ہے
بہتیرے معتبر اور متاخرین علماء کلام کی متداول کتابوں میں
مثلاً مواقف :—

والمقاصد وشرح التجريد والمسايرة وغيرها و
محصل تلك الاجوبة التي ذكرها الشيخ خليل احمد
موافقة علماء الكلام المذكورين في مقدورية
مخالفة الوعد والوعيد والخبر الصادق لله تعالى
في الكلام اللفظي المستلزمة للامكان الذاتي في
ذلك عندهم مع الجزم والقطع بعدم وقوعها و
هذا القدر لا يوجب كفرا ولا عنادا ولا بدعة في
الدين ولا فسادا كيف وقد علمت موافقة كلام العلماء
الذين ذكرناهم عليه كما رأيته في كلام المواقف وشرحه
الذي نقلناه قريبا فالشيخ خليل احمد لم يخرج عن
دائرة كلامهم لكن اقول مع هذا نصيحة لاولياء
علماء الهند انه ينبغي لهم عدم الخوض في هذه المسائل
الغامضة واحكامها الدقيقة التي لا يفهمها الا
الواحد بعد الواحد من فحول العلماء المحققين فضلا
عن غيرهم فضلا عن عوام المسلمين لانهم اذا قالوا
ان مقدورية مخالفة الوعيد والخبر الالهي لله تعالى
مستلزمة لامكان الكذب في الكلام اللفظي
المنسوب اليه تعالى بالذات لا بالوقوع واشاعوا
ذلك بين عامة الناس تبادرت اذهانهم الى انهم
قائلون بجواز الكذب في كلام الله تعالى فحينئذ
يكون شأن اولئك العامة مترددا بين امرين الاول ان
يتلقوا ذلك بالقبول على الوجه الذي فهموه فيقعوا
في الكفر والالحاد والثاني ان لا يتلقوه بالقبول وينكروه غاية

اور مقاصد اور تجرید و مسائرہ وغیرہ کے شروحات میں اور خلاصہ
ان جوابات کا جنکو شیخ خلیل احمد صاحب نے ذکر کیا ہے مذکورہ علماء کلام
کی اس مضمون میں موافقت ہے کہ کلام لفظی میں اللہ تعالیٰ کے وعدہ
اور وعید اور سچی خبر کا خلاف کہ ناحق تعالیٰ کی قدرت میں داخل ہے
جو انکے نزدیک امکان ذاتی کو مستلزم ہے مع اس امر کے
جزم اور یقین کے کہ اس خلاف کا وقوع ہرگز نہوگا ،، اور
اتنا کہنے سے نہ کفر لازم آتا ہے نہ عناد اور نہ دین میں بدعت
اور نہ فساد اور کیسے لازم آسکتا ہے حالانکہ تو معلوم کر چکا ہے کہ
یہ مذہب بالکل موافق ہے انکے جنکا ذکر ہم اوپر کر چکے ہیں
چنانچہ تو مواقف اور اسکی شرح وغیرہ کی عبارتیں جنکو ہمنے ابھی
نقل کیا ہے دیکھ چکا ہے پس شیخ خلیل احمد ان حضرات علماء کے
دائرہ سے باہر نہیں ہیں لیکن باوجود اسکے میں اکابر علماء اور نیز تمام
علماء ہند کے بطور نصیحت کہتا ہوں کہ سب علماء کو مناسب ہے کہ
ان باریک مسائل اور انکے دقیق احکام میں خوض نکیا کریں جنکو
عوام تو کیا سمجھینگے بڑے علماء میں سے بھی بجز ایک دو اخص الخواص عالم
کے دوسرے عالم بھی نہیں سمجھ سکتے اسلئے کہ جب وہ کہینگے کہ اللہ
کی دی ہوئی خبر اور وعید کے خلاف کہ نا اللہ تعالی کی قدرت میں
داخل ہے اور واقعی اسکے لازم آیا اس کلام لفظی میں جو اللہ کیجانب
منسوب ہے کذب کا امکان بالذات نہ بالوقوع اور اسکو پھیلائینگے
تمام لوگوں میں تو عوام کے ذہن فوراً اسطرف جائینگے کہ یہ لوگ کلام
خداوندی میں کذب کے جواز کے قائل ہیں پس اسوقت ان عوام
کی حالت ان دو امر میں متردد ہوگی کہ یا تو جسطرح انکی سمجھ میں
آیا ہے اسکو قبول کر کے مان لینگے پس کفر و الحاد میں گر پڑینگے

الانکار ویشنعوا علی قائل غایة التشنیع وینسبوهم الی الکفر والالحاد وکلا الامرین فساد فی الدین عظیم فلاجل ذلک یجب علیهم عدم الخوض فی هذه المسائل الا عند الاضطرار الشدید مع توجیه الخطاب الی ذی قلب یلقی السمع وهو شهید وقد وفقنا اللہ بهدایته وارشاده لسلوک السبیل التی فیها التخلص من الوقوع فی هذا الخطر العظیم بالوجه الصحیح المستقیم والحمد للہ رب العلمین

اور اسکے قائل پر طعن و تشنیع کرینگے اور انکو کفر و الحاد کیطرف نسبت کرینگے اور یہ دونوں باتیں دین میں فساد عظیم ہیں پس اس وجہ سے انپر واجب ہے کہ ان مسائل میں خوض کریں ہاں اگر کوئی سخت ضرورت ہی پیش آجائے تو مجبوری ہے کہ ایسے شخص کو مخاطب بناکر مطلب سمجھاویں جو صاحب دل ہو کہ متوجہ کان لگا کر سنے اور ہمکو اللہ نے توفیق عطا فرمائی ہے اپنے ارشاد اور ہدایت سے اس راستہ چلنے کی جسمیں اس بڑے خطرہ میں واقع ہونیسے نجات ہے صحیح و مستقیم صورت سے اور اللہ کا شکر ہے جو پالنے والا ہے تمام جہان کا۔

وقال فی اختتام رسالته الشریفة ما نصه

اور فرمایا اپنے رسالہ شریفہ کے آخر میں جس کی عبارت یہ ہے

واذ وصل بنا الکلام الی هذا المقام فنقول قولا عاما شاملا لجمیع هذه الرسالة المشتملة علی ستة وعشرین جوابا التی قدمها الینا العلامة الفاضل الشیخ خلیل احمد للنظر فیها وتامل ما فیها من الاحکام انا لم نجد فیها قولا یوجب الکفر والابتداع ولا ما ینتقد علیه انتقادا مهما الا هذه المواضع الثلاثة التی ذکرناها ولیس فیها ما یوجب الکفر والابتداع ایضا کما علمت ذلک من کلامنا فیها ومن المعلوم انه لا یسلم کل عالم الف کتابا من العثرات فی بعض المواضع من کلامه فعلی ما قیل من الف فقد استهدف قال الامام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنه ما منا الا رادّ ومردود علیه الا صاحب هذا القبر الکریم یعنی قبره صلی اللہ علیه وسلم وحسبی اللہ

اور جب اس مقام تک تقریر پہونچ چکی تو اب ایک قول عام بیان کرتے ہیں جو اس تمام رسالہ کے ان چھبیس جوابات پر مشتمل ہے جسکو علامہ فاضل شیخ خلیل احمد نے اسمیں نظر کرنے اور اسکے احکامات میں غور کرنے کیلئے ہمارے سامنے کیا ہے کہ واقعی ہمنے ایک بات بھی اسمیں ایسی نہیں پائی جس سے کفر یا بدعتی ہونا لازم آئے بلکہ ان تین مسائل کے علاوہ جنکو ہمنے ذکر کیا ہے کوئی مسئلہ ایسا بھی نہیں جسپر کوئی باریک بینی اور کسی انتقاد کی گنجائش ہو اور یہ بات سبکو معلوم ہے کہ کوئی عالم جو کتاب تصنیف کرے اپنی تحریر میں کسی مقام پر لغزش کھا جانیسے سالم نہیں رہ سکتا چنانچہ یہ مثل مشہور قدیم سے ہے کہ جو مؤلف بنا وہ نشانہ بنا اور امام مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ ہم میں کوئی بھی ایسا نہیں جسنے دوسرے پر رد نکیا ہو یا جسپر رد نہوا ہو بجز اس بزرگ قبر والے یعنی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہمکو اللہ کافی ہے۔

وکفی والحمد للہ رب العلمین۔ تم جمعہا وکتابتہا فی الیوم الثانی من شہر ربیع الاول عام الف وثلاثمائۃ وتسع وعشرین من الہجرۃ النبویۃ علی صاحبہا افضل الصلوۃ وازکی التحیۃ +

در سب تعریف اللہ کو جو رب ہے تمام عالم کا ختم ہوئی اس رسالہ کی ترتیب وکتابت۔ دوسری ماہ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ کو۔

شیخ ممدوح کے اس رسالہ پر جو تمام ہا علیحدہ طبع ہو چکا ہے اور اس مختصر رسالہ میں جس کا مقصود جو بعد کو بہ تقریظ وتنقید کرنیوالے اصحاب کی عبارت ومواہیر کا نقل کرنا ہے اس رسالہ کے اول وآخر واوسط تین مقامات لکھدئے گئے ہیں مفصلہ ذیل علماء کی مواہیر ثبت ہیں

المدرس بمدرسۃ الشفا — عمر رسوحی ۱۳۲۲

المدرس فی الحرم النبوی البخاری الحنفی — ملا محمد خان ۱۳

خادم العلم بالحرم الشریف النبوی — راجی فیض الکریم خلیل بن ابراهیم

محمد العزیز الوزیر التونسی

شیخ المالکیۃ بحرم خیر البریۃ — احمد السید الجزائری

خادم العلم بالمسجد الشریف النبوی — عمر بن حمدان المحرسی

خادم العلم بالمسجد النبوی — محمد زکی البرزنجی

محمد السوسی الخیاری

من مشاہیر علماء العرب — احمد بن المامون البلغیثی ۱۳۲۸

خادم العلم الشریف فی دمشق الشام وخطیب جامع السروجی — محمد توفیق

خادم العلم والمدرس فی باب السلام — موسی کاظم بن محمد

خادم العلم بالحرم الشریف النبوی — محمد معصوم ۱۳۲ السید

خادم العلم بالمسجد الشریف النبوی — احمد بن محمد خیر الحاج العباسی

من علماء العرب — عبد اللہ القادر بن محمد بن سودہ العرسی ولیہ

خادم العلم الشریف فی بلد النبی صلی اللہ علیہ وسلم — ابن نعمان محمد منصور ۱۳۲۶

المدرس بالحرم الشریف النبوی — ملا عبد الرحمن

الفقیر الیہ عز شانہ احقر الوری الشہیر بالقراء الدمشقی — یسین بن عفی عنہ

خادم العلم بالحرم الشریف النبوی — محمود عبد الجواد ۱۳

خادم العلم بالحرم الشریف النبوی — احمد بساطی

خادم العلم بالحرم الشریف النبوی — محمد حسن سندی

خادم العلم فی الحرم الشریف النبوی — احمد بن احمد الشیخ ۱۳

الفقیر النابلسی الحنبلی خادم العلم بالحرم النبوی — عبد اللہ ۱۳۲۸

خادم العلم بالحرم الشریف النبوی — محمد بن عمر الفاروقی

صورة ما كتبه على اصل الرسالة حضرة شيخ العلماء الكرام وسند الاصفياء العظام محيي السنة الغراء وعضد الملة البيضاء رئيس السادة العظام ومقدام الفضلاء الفخام جناب الشيخ احمد بن محمد خير الشنقيطي المالكي المدني لا زالت بحار فيضه زاخرة آمين

بسم الله الرحمن الرحيم ۔ الحمد لمستحقه والصلوة والسلام على افضل خلقه اما بعد لما اطلعت على رسالة الاستاذ المحقق والحبر المدقق الشيخ خليل احمد لا زال مشمولا بتوفيق الملك الصمد وملحوظا بعناية الواحد الاحد وجدت ما فيها موافقا لمذهب اهل السنة كله فلم يبق للمتكلم مجالا الا في مسئلة القيام عند ذكر مولده الشريف والاحوال التي تعرض لذلك والحق لما اشار اليه الشيخ بل صرح ببعضه ان المولد الشريف ان كان سالما مما يعرض له من المنكرات فهو امر مستحب محمود شرعا كما هو المعروف عند اكابر العلماء جيلا بعد جيل وقرنا بعد قرن وان لم يسلم من المنكرات كما ذكر الاستاذ انه يقع في الهند مثلا واما في غير الهند فبالنادر وقوعه بل لم نسمع بشئ مما ذكر انه يقع في الهند واقع في غيره فيه من جهة ما عرض له والحاصل ان العلة تدور مع المعلول وجودا وعدما فحيث وجد المنكر لزم ترك الوسيلة

نقل تقریظ جسکو اصل رسالہ جوبہ پر تحریر فرمایا حضرت شیخ علماء کرام اور سند اصفیاء عظام روشن سنت کے زندہ کرنیوالے اور شفاف ملت کے بازو سرداران باعظمت کے مقتدا اور جلالت مآب صاحبان فضل کے پیشوا جناب شیخ احمد بن محمد خیر شنقیطی مالکی مدنی نے سدا ان کے فیضان کے سمندر موجزن رہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ حمد اس ذات کو جو اسکا مستحق ہے اور درود و سلام بہترین مخلوق پر اسکے بعد واضح ہو کہ میں نے صاحب تحقیق استاذ اور صاحب تدقیق علامہ شیخ خلیل احمد کے رسالہ کو مطالعہ کیا بے نیاز شاہنشاہ کی توفیق سدا ان کے شامل حال رہے اور یکتا و یگانہ خدا کی عنایت انپر دائم رہے جو کچھ اسمیں ہے اسکو بالکل مذہب اہل سنت کے موافق پایا اور کسی مسئلہ میں گفتگو کی گنجایش نہ پائی بجز ذکر مولود شریف کے وقت مسئلہ قیام اور ان حالات میں جن سے تعرض کیا ہے اور حق وہ ہے جیسا کہ شیخ نے بھی اسکی طرف اشارہ کیا بلکہ بعض کی تصریح بھی کر دی ہے کہ مولود شریف اگر عارضی نامشروع باتوں سے سالم ہو تو وہ فعل مستحب اور شرعاً پسندیدہ ہے چنانچہ مدت سے اکابر علماء کے نزدیک معروف ہے اور اگر مولانا مشروعیت سے سالم نہو جیسا کہ استاذ نے ذکر فرمایا کہ ہندمیں عموماً ایسا ہی ہوتا ہے اور ہند کے علاوہ دوسری جگہ شاذ و نادر ایسا ہوتا ہوگا بلکہ وہ باتیں جنکا ہند میں واقع ہونا بیان کیا گیا ہے دوسری جگہ انکے واقع ہوتے بھی نہیں سنتا تو ان پیش آجانیوالی وجہ سے ایسی مجالس لوٹ سے ضرور منع کیا جائیگا خلاصہ یہ ہے کہ وجود اور عدم معلول کا مدار علت پر ہوگا کہ جہاں کہیں بھی کوئی امر نامشروع پایا جائیگا وہاں اس شے کا چھوڑنا بھی ضروری ہوگا جو اس نامشروع کا وسیلہ ہے

الیہ حیث عدم استحب اظہار ما ہو من شعائر
المسلمین۔ وفی مسئلۃ السوال الثانی والعشرین
ان من اعتقد قدوم روحہ الشریف من
عالم الارواح الی عالم الشہادۃ الخ اما قدوم
روحہ علیہ الصلوۃ والسلام فی بعض الاحیان
لبعض الخواص امر غیر مستبعد ومعتقد ہذا
القدر لا یعد مخطئا لکونہ امرا محتملا فہو صلی اللہ
علیہ وسلم حتی فی قبرہ الشریف یتصرف فی الکون
باذن اللہ تعالی کیف شاء لکن لا بمعنی کونہ
صلی اللہ علیہ وسلم مالکا للنفع والضر فانہ لا
نافع ولا ضار الا اللہ تعالی قال تعالی قل لا املک
لنفسی نفعا ولا ضرا الا ما شاء اللہ واما اعتقاد
نتیجۃ الولادۃ فلا یتصور من ذی عقل تام واما
قول الاستاذ فہو مخطئ متشبہ بفعل المجوس فکان
ینبغی للاستاذ عبارۃ ہو الیق من ہذہ الکونہ
حاکما لہم بالاسلام کان یقول فیہ بعض تشبہ
مثلا واللہ تعالی اعلم وفی مسئلۃ الکلام
فی الفصل الخامس والعشرین اقول المسئلۃ الخلاف
فیہا مشہورۃ وینبغی عدم الخوض مع اہل البدع فی
مثلہا واما الاستاذ فہو ناقل من کلام اہل
السنۃ لا محالۃ وحیث کان ناقلا من کلام اہل
السنۃ بای حال کان علی ہدی قال فی الوسیلۃ
وکذا ای نتائج السلف ادی من اجمع المخالف

اور جہاں کوئی امر ناجائز نہو وہاں اس ذکر کا جو مسلمانوں کا شعار ہے
ظاہر کرنا مستحب ہوگا۔ اور بائیسویں سوال کا یہ مسئلہ کہ جو شخص
معتقد ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک کے
عالم ارواح سے دنیا میں تشریف لانیکا الخ بس کبھی خواص میں سے
کسی بزرگ کیلئے کسی خاص وقت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی روح پر فتوح کے تشریف لانے میں تو کچھ بعد
نہیں کیونکہ ایسا ہو سکتا ہے اور اتنی بات کا عقیدہ رکھنے والا
سر بسر غلطی بھی نہ سمجھا جائیگا کیونکہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں باذن خداوندی کون میں جو چاہتے
ہیں تصرف فرماتے ہیں مگر نہ باین معنی کہ حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نفع اور نقصان کے مالک ہیں کیونکہ نفع اور ضرر پہونچانیوالا
بجز اللہ کے کوئی نہیں چنانچہ ارشاد خداوندی ہے کہ کہدو اے
محمد میں مالک نہیں اپنے نفس کیلئے بھی نفع کا اور نقصان کا مگر
جو کچھ اللہ چاہے" اب رہا پیدائش کے از سر نو ہونیکا عقیدہ
سو کسی پورے عقل والے سے اسکا احتمال بھی نہیں ہوتا ہاں
استاذ کا یہ فرمانا کہ ایسا عقیدہ رکھنیوالا خطاوار اور مجوس کے
فعل سے مشابہت کرنیوالا ہے سو استاذ کو زیبا تھا کہ کوئی
اور عبارت اس سے بہتر ہوتی جو انپر اسلام کا حکم قائم رکھتی مثلا یوں
فرماتے کہ اسمیں کچھ مشابہت ہے، واللہ اعلم اور پچیسویں سوال میں
کلام کے مسئلہ کے متعلق میں کہتا ہوں کہ اس مسئلہ میں اختلاف
مشہور ہے اور مناسب ہے کہ ایسے مسئلوں میں بدعتیوں کیساتھ
گفتگو اور خوض نکیا جاوے اور استاذ تو یقینا اہل سنت کا کلام نقل
کرتے ہیں اور جب کلام اہل سنت کے ناقل ہیں تو بہر حال ہدایت

فيه فمن ذا الضلالا فيما يراه لا ولا ضلالا
الالف للاشباع ۱۲
وكل ما اجمع اهل السنة على خلافه فكالسّم
يهلك اما يعمل الانسان فيه وان زينه الشيطان
اي ان خاض فيه ۱۲
فحيث كان دائرا بين الاشاعرة والماتريدية فهو
على ملة الحق قال في الواضح المبين واعلم بان الملة
المرضية هي التي عليها الاشعرية والماتريدية
اذ هي التي اتى بها احمد هادي الامة ومن يحد
عنها يكن مبتدعا فنعم من كان لها متبعا
كتبه خادم العلوم بالحرم النبوي احمد
ابن محمد خير الشنقيطي عفى الله عنه

احمد
بن محمد
الشنقيطي
۱۳۲۸

تو اس لئے کون شخص گمراہی کہہ سکتا ہے نہیں ہرگز
نہیں نہ وہ ضلال ہے نہ اضلال البتہ ہر وہ مسئلہ جسکے
خلاف پر اہل سنت کا اجماع ہو زہر کی طرح مہلک ہے
اگر انسان اس میں خوض کرے اگرچہ شیطان اسکو آراستہ
بنائے پس جب یہ مسئلہ اشاعرہ اور ماتریدیہ کے درمیان
دائر ہے تو مذہب حق ہوا چنانچہ واضح مبین میں مذکور ہے
کہ جان لے اے مخاطب پسندیدہ طریقہ وہی ہے جس پر اشعریہ
یا ماتریدیہ ہوں کیونکہ وہی ہے جسکو رہبر طریقت سیدنا
محمد صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہیں اور جو اس سے منحرف ہو
وہ بدعتی ہے پس کیا اچھا ہے وہ شخص جو طریقہ مذکورہ
کا متبع ہو۔ لکھا حرم نبوی میں علم کے خادم احمد بن محمد
خیر شنقیطی عفی اللہ عنہ نے۔

مہر

خلاصة التصديقات للسادة العلماء بمصر والجامع الازهر

صورة ما كتبه حضرة امام الفضلاء الكاملين
ومقدام الفقهاء العارفين سند العلماء المحققين
سيد الحكماء المتقنين حجة الله
على العالمين ظل الله على المؤمنين
نور الاسلام والمسلمين مخزن حكم رب
العالمين حضرة الشيخ سليم البشري شيخ
العلماء بالجامع الازهر الشريف متع الله

خلاصہ تصادیق علماء مصر وجامع ازہر

نقل تقریظ کی جو تحریر فرمائی فضلاء کاملین کے امام
اور فقہاء عارفین کے پیشوا اور علماء محققین میں مستند
اور حکماء متقنین کے سردار اہل دنیا پر اللہ کی
حجت اور مومنین پر سایہ خداوندی اسلام اور
مسلمانوں کے نور اور رب العالمین کے حکمتوں کے مخزن
حضرۃ شیخ سلیم بشری جامع ازہر شریف کے شیخ
العلماء نے بہرہ یاب فرمائے اللہ:-

ملاحظہ ہو رسالہ ابن المرتضیٰ مطبوعہ ۱۳۲۸

المسلمین بطول بقائہ آمین +

الحمد للہ وحدہ + والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ + اما بعد فقد اطلعت علی ہذہ الرسالۃ الجلیلۃ فوجدتہا مشتملۃ علی العقائد الصحیحۃ وہی عقائد اہل السنۃ والجماعۃ غیر ان انکار الوقوف عند ذکر ولادتہ صلی اللہ علیہ وسلم والتشنیع علی فاعل ذلک بتشبیہہ بالمجوس او بالروافض لیس علی ما ینبغی لان کثیرا من الائمۃ استحسن الوقوف المذکور بقصد الاجلال والتعظیم للنبی صلی اللہ علیہ وسلم وذلک امر لا محذور فیہ واللہ اعلم ؛

شیخ الجامع الازہر

سلیم البشری

کتبہ محمد ابراہیم القایاتی بالازہر

کتبہ سلیمان العبد بالازہر

مسلمانوں کو ان کی بقاء طویل فرماکر آمین ۔

سب تعریف اللہ یگانہ کیلئے اور درود و سلام اس ذات پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں ہیں اس با عظمت رسالہ پر مطلع ہوا پس میں نے اسکو صحیح عقیدوں پر مشتمل پایا اور یہی عقائد ہیں اہل السنۃ والجماعت کے البتہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر ولادت کیوقت قیام کا انکار اور اسکے کرنیوالے پر مجوس یا روافض سے مشابہت دیکر تشنیع مناسب نہیں معلوم ہوتی کیونکہ بہت ائمہ نے قیام مذکور کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت و عظمت کی شان کے ارادہ سے مستحسن سمجھا ہے اور یہ ایسا فعل ہے جسکی ذات میں کوئی خرابی نہیں ۔

مہر

سلیم بشری شیخ الجامع الازہر

لکھا اسکو محمد ابراہیم قایاتی نے ازہر میں ۔ مہر

لکھا اسکو سلیمان عبد نے ازہر میں ۔ مہر

خلاصۃ التصدیقات للسادۃ العلماء بدمشق الشام

خلاصہ تصادیق علماء دمشق الشام

صورۃ ما کتبہ النحریر الفاضل والعلامۃ الکامل شمس العلماء الشامیین وبدر الفضلاء الحنفیین فخر الفقہاء والمحدثین ملاذ الادباء والمفسرین جامع الفضائل

نقل تقریظ جو تحریر فرمائی فاضل تحریر علامۂ کامل علماء شام کے آفتاب اور فضلاء احناف کے ماہتاب فقہاء محدثین کے مایۂ فخر ادباء و مفسرین کے پشت پناہ جامع فضائل ۔

كابرا عن كابر حضرة مولانا السيد
محمد ابو الخير الشهير بابن عابدين
ابن العلامة احمد بن عبد الغني بن عمر
عابدين الحسيني النقشبندي الدمشقي
متع الله المسلمين بطول البقاء امين و
هو من احفاد العلامة ابن عابدين صاحب
الفتاوى الشامية رحمه الله تعالى

بسم الله الرحمن الرحيم ۞ الحمد لله وسلام على
عباده الذين اصطفى اما بعد فقد اطلعني المولى
الفاضل المكرم المحترم على هذه الرسالة
فوجدتها مشتملة على التحقيق الذي هو بالقبول
حقيق ولقد اتى مؤلفها حفظه الله بالعجب العجاب
ما هو معتقد اهل السنة والجماعة بلا ارتياب
مما يدل على فضله وسعة اطلاعه فلا زال كشاف
المشكلات وحلال المعضلات فجزاه الله الجزاء
الاوفى في هذه الدنيا وفي الآخرة

حرره على عجل الفقير اليه تعالى خادم العلم
ابو الخير محمد بن العلامة احمد بن عبد الغني
ابن عمر عابدين الحسيني نسبا الدمشقي بلدا
عفا الله عنه بمنه وكرمه

ابو الخير محمد عابدين

صورة ما كتبه الفاضل الجليل الامام المفضال
رئيس الفضلاء وسند الكملاء

آباؤ اجداد سے حضرت مولانا سید محمد ابو الخیر معروف
بہ ابن عابدین خلف علامہ احمد بن عبد الغنی
بن عمر عابدین حسینی نقشبندی دمشقی اللہ انکی درازی
عمر سے مسلمانوں کو متمتع فرمائے اور وہ نواسے
ہیں علامہ ابن عابدین کے جو مصنف تھے فتاوی
شامی کے رحمۃ اللہ علیہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف اللہ کو اور سلام اُسکے برگزیدہ بندوں کو
مولوی فاضل مکرم محترم نے یہ رسالہ مجھے دکھایا۔
پس میں نے اسکو مشتمل پایا اس تحقیق پر جو قبول کرنیکے
قابل ہے اور اسکے مؤلف نے حق تعالی انکو محفوظ رکھے
عجیب تحریر لکھی جو بلا شک اہل السنۃ والجماعۃ کا عقیدہ
ہے اور جو دلالت کر رہا ہے مصنف کے وسعت معلومات
پر پس وہ ہمیشہ مشکلوں کے کھولنے والے ہیں اور دشواریوں
کے حل کرنیوالے اللہ انکو پوری جزا عطا فرمائے اس دنیا
میں اور آخرت میں۔

عجلت میں لکھا محتاج رب خادم العلماء ابو الخیر محمد بن
علامہ احمد بن عبد الغنی ابن عمر عابدین نے جو برگزیدہ
نسب حسینی ہیں اور وطن دمشق اللہ اپنے لطف و
کرم سے انکو بخشے۔

مہر

نقل تقریظ جسکو تحریر فرمایا جلیل الشان فاضل سرآمد
فضلاء سند کاملاء امام عاقل۔

محقق عصرہ ومدقق دھرہ وحید الزمان صفی الدوران جناب الشیخ مصطفی بن احمد الشطی الحنبلی لا زال مغموراً فی رضوان الملک العلام امین

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم ۝ الحمد للّٰہ الاول بلا بدایۃ والآخر بلا نہایۃ فسبحانہ من الٰہ تفضل علی ھذہ الامۃ المحمدیۃ بفضائل لا تحصی وخصہم بخصائص لا تستقصی سیما وقد جعل منہم علماء ونبلاء وفضلاء وانار قلوبہم بنور معرفتہ وجعل منہم اولیاء وورثۃ لخاتم الرسل علیہ الصلوٰۃ والسلام ولسائر الانبیاء وانہ من یرجی انہ یکون منہم الشیخ حضرۃ العالم الفاضل النبیہ الاریب الکامل مؤلف ھذہ الرسالۃ المشتملۃ علی مسائل شرعیۃ وابحاث شریفۃ علمیۃ نشر للرد علی فرقۃ الوھابیۃ فی بعض مسائل علی مذھب السادۃ الحنبلیۃ وھذا الرد انشاء اللّٰہ فی محل فجزاہ اللّٰہ تعالیٰ ھذا المؤلف عن سعیہ خیراً وقابلہ باحسانہ ووفقنا وایاہ لما یحب ربنا تعالیٰ ویرضی لنا انی اؤمل منہ الدعاء لی ولاولادی ومشائخی وللمسلمین فی ظہر الغیب جمعنا وایاہ علی التقوی بجاہ خاتم المرسلین صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ وصحبہ اجمعین امین یارب العالمین ۝

کتبہ الفقیر مصطفی بن احمد الشطی الحنبلی بدمشق الشام

محقق وقت مدقق زمانہ یکتائے زماں برگزیدہ دوراں جناب شیخ مصطفی بن احمد شطی حنبلی نے سدا شاہنشاہ علام کی رضا میں غرق رہیں آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ سب تعریف اللہ کو زیبا ہے جو اول ہے بلا ابتدا کے اور آخر ہے بلا انتہا کے پس پاک ہے وہ معبود جس نے فضیلت بخشی اس امت محمدیہ کو بیشمار فضائل سے اور خاص فرمایا لاانتہا خصوصیتوں سے خصوصاً اس نعمت سے انہیں علماء وکملاء اور فضلاء اور ان کے دلونکو روشن فرمایا اپنی معرفت کے نور سے اور بنایا انہیں اولیاء اور خاتم الرسل علیہ وعلی سائر الانبیاء الصلوٰۃ والسلام کے وارث اور امید کیجاتی ہے کہ انہیں خاصان خدا میں سے عالم فاضل فہیم عقیل کامل اس رسالہ کے مؤلف بھی ہیں جو چند شرعی مسئلوں اور نفیس علمی بحثوں پر مشتمل ہے وہابی فرقہ کی تردید کیلئے علماء حنبلی کے مذہب کے موافق بعض مسائل میں اور یہ رد انشاء اللہ اپنے موقع پر ہے پس اللہ بہتر جزا دے ان مؤلف کو انکی سعی کی اور انپر احسان فرمائے اور ہمکو اور ان کو ایسے اعمال کی توفیق بخشے جو ہمارے رب کو محبوب و پسندیدہ ہوں اور میں امیدوار ہوں مصنف سے غائبانہ دعا کا اپنے لئے اور اپنی اولاد اور مشائخ اور تمام مسلمانوں کیلئے اللہ ہمکو اور انکو جمع فرمائے تقوی پر بجاہ خاتم المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی آلہ و

لکھا اسکو فقیر مصطفی احمد شطی حنبلی نے دمشق الشام میں

صورۃ ما کتبہ صاحب المناقب العلیۃ والمفاخر البہیۃ ذی الرأی الصائب والفہم الثاقب جامع التحقیق والتدقیق معلم الحق والتصدیق حضرۃ الشیخ محمود رشید العطار لا زال فی نعم الملک الغفار التلمیذ الرشید للشیخ بدر الدین المحدث الشامی دامت برکاتہا آمین

الحمد للہ الذی قام لنصرۃ دینہ من اختارہ ووفقہ وجعل کلامہم سہاما صائبۃ فی افئدۃ من زاغ عن الحق وفرق والصلوۃ والسلام علی من ہو الوسیلۃ العظمی لنیل کل فضیلۃ والغایۃ القصوی للوصول للمراتب الجلیلۃ وعلی آلہ واصحابہ واتباعہ واحزابہ لاسیما من ذب عن الدین المحمدی کل جہول وہابی معتدی اما بعد فانی وقفت علی ہذا المؤلف الجلیل فوجدتہ سفرا حافلا لکل دقیق وجلیل من الرد علی الفرقۃ المبتدعۃ الوہابیۃ اکثر اللہ تعالی من امثال مؤلفہ واعانہ بعنایتہ الربانیۃ کیف لا والکلام من ہذا الموضوع من اہم ما یعتنی بہ فی الاصول والفروع فجزی اللہ مؤلفہ العالم الفاضل والانسان الکامل افضل ما جوزی عامل علی عملہ وسقاہ اللہ من الرحیق علّہ ونہلہ ختم لنا ولہ بحسن الخاتمۃ والتوفیق لما فیہ النجاۃ فی الآخرۃ

کتبہ الفقیر الی اللہ تعالی

نقل تقریظ جسکو لکھا بلند منقبتوں اور چمکتے مفاخر والے درست رائے روشن فہم والے جامع تحقیق و تدقیق حق اور تصدیق کی تعلیم دینے والے حضرت شیخ محمود رشید عطار نے سدا بخشش ہارے شاہنشاہ کی نعمتوں میں ہیں جو شاگرد رشید ہیں شیخ بدر الدین محدث شامی دامت برکاتہ کے ۔

سب تعریف اللہ کیلئے جسنے کھڑا کیا اپنے دین کی مدد کیلئے جسکو منتخب فرمایا اور توفیق بخشی اور ان کے کلام کو بنا دیا تیر پہونچنے والا انکے کلیجوں میں جو حق سے پھرے اور علیحدہ ہوئے اور درود و سلام اُس ذات پر جو بڑا وسیلہ ہے ہر فضیلت کے حاصل کرنیکو اور منتہائے مراد ہے مراتب جلیلہ تک پہونچنے کو اور انکی اولاد و اصحاب اور تابعین و جماعت پر خصوصاً ان پر جنہوں نے دین محمدی سے ہر جاہل وہابی معتدی کو دفع کیا ۔ اما بعد پس میں مطلع ہوا اس تالیف جلیل پر پس پایا اسکو جامع ہر باریک و باعظمت مضمون کا جسمیں رد ہے بدعتی وہابیوں کے گروہ پر ۔ مولف جیسے علماء کو حقتعالیٰ زیادہ کرے اور انکی مدد فرمائے عنایت ربانیہ سے کیوں نہو اس مضمون میں گفتگو کرنا اصول و فروع کے قابل توجہ مسائل میں اہم و ضروری ہے پس اللہ جزائے اسکے مولف کو جو عالم فاضل اور انسان کامل ہیں بہترین جزا جو عمل کنندہ کو اسکے عمل پر ملا کرتی ہے اور انکو شراب جنت سیراب کرے بار بار اور ہم امید دار ہیں انکی و ہمارے حسن خاتمہ کی اور اُن اعمال کی توفیق کے جسمیں نجات اخروی حاصل ہو۔

صورة ما کتبه التحریر العلام رئیس الفضلاء الاعلام حضرة الشیخ محمد البوشی الحموی تغمده الله برحمته البهی

بسم الله الرحمن الرحیم ٥ الحمد لله رب العلمین القائل لئنتم خیر امة اخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنهون عن المنکر والصلوٰة والسلام علی اشرف خلقه وخاصته من انبیائه القائل لا تزال طائفة من امتی ظاهرین حتی یأتیهم امر الله وهم ظاهرون وعلی اله واصحابه القائمین بنصرة الدین فی الحرب والسلم وسلم تسلیما کثیرا الی یوم الدین ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هدیتنا وهب لنا من لدنک رحمة انک انت الوهاب اما بعد فاقول قد اطلعت علی هذه الاسئلة واجوبتها للعلامة الفاضل والجهبذ الکامل فرید عصره ووحید الهمام القمقام شیخی واستاذی وعمدتی وملاذی مولانا المولوی الشهیر بخلیل احمد فوجدتها لما علیه السواد الاعظم من اهل السنة والجماعة ولما علیه مشائخنا الاعلام والسادة الفخام سقی الله روحهم صوب الرحمة والغفران فجزی الله ذلک الفاضل عن السنة خیر الجزاء والسلام

قاله بفمه ونطق بلسانه ورقمه ببنانه الفقیر الحقیر ذی العجز والتقصیر محمد البوشی الحموی الازهری المدرس والامام فی الجامع الشهیر بجامع المدفن بحماة الشام +

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سب تعریف اللہ رب العلمین کو جسنے ارشاد فرمایا کہ (اے امت محمدیہ) تم سب بہتر امۃ ہو جو لوگوں کیلئے نکالی گئیں کہ حکم کرتے ہو نیکی کا اور منع کرتے ہو برائی سے اور درود و سلام بہترین مخلوقات اور برگزیدہ پیغمبران پر جسکا ارشاد ہے کہ ہمیشہ ایک گروہ میری امت میں سے غالب رہیگا یہانتک کہ قیامت آجائیگی اور وہ غالب ہی ہونگے اور ان کی اولاد و اصحاب پر جو دین کی مدد پر قائم ہے جنگ و صلح میں اور سلام نازل ہو بکثرت روز قیامت تک۔ اے ہمارے رب کج نفرما ہمارے دلونکو اسکے بعد کہ ہمکو ہدایت دیگا اور عطا فرما ہمکو اپنے پاس سے رحمت بیشک تو بہت عطا فرمانیوالا ہے۔ اسکے بعد میں کہتا ہوں کہ میں ان سوالات و جوابات پر مطلع ہوا جنکو تحریر فرمایا ہے زبردست عالم صاحب فضل اور سردار کامل یکتائے زمانہ اور یگانہ وقت پہنچو بحر موج میرے شیخ اور میرے استاذ اور معتمد اور پشت و پناہ مولانا مولوی خلیل احمد صاحب نے پس میں نے پایا انکو اسکے موافق جسپر بڑا عظمت گروہ یعنی اہل السنۃ والجماعۃ ہیں اور اسکے مطابق جسپر ہمارے مشائخ اعلام اور سرداران عظام ہیں حقتعالی انکی ارواح کو رحمت و مغفرت کی بارش سے سیراب کرے پس اللہ جزا دے ان فاضل مؤلف کو سنت۔ کہا اپنے ذہن سے اور ظاہر کیا زبان سے اور لکھا قلم سے فقیر حقیر محمد بوشی سند یافتہ جامع ازہر مدرس و امام جامع مدفن واقع شہر حماملک شام نے

صورة ما کتبه الامام الاجل والهمام الاکمل حضرة الشیخ محمد سعید الحموی عطاه الله بلطفه الخفی والجلی

الحمد لله الواحد فلا یجحد الاحد الذی فی

سب تعریف اللہ واحد کو جسکا انکار نہیں ہو سکتا یکتا

سبحانه توحد الفرد الذي في ربوبيته تفرد
والصلوة والسلام على سيدنا محمد الممجد
وعلى آله واصحابه الذين جاهدوا مع من تمرد
اما بعد فاني لما سرحت نظري في الرسالة المنسوبة
للعالم الفاضل والامام الكامل مولانا خليل احمد
وجدتها مطابقة لاعتقادنا واعتقاد مشائخنا
فالله يجزيه الجزاء الاوفى ويحشرنا واياه تحت
لواء المصطفى آمين (سعيد محمد)

کہ اپنی بقا میں یگانہ ہے فرد کہ اپنی ربوبیت میں لاشریک
ہے اور درود وسلام سیدنا محمد بزرگ پر اور اُن کی اولاد
واصحاب پر جنہوں نے جہاد کیا ہر اُس شخص سے جس نے شرارت
کی اما بعد میں نے جب نظر ڈالی اس رسالہ میں جو منسوب ہے
عالم فاضل امام کامل مولانا خلیل احمد صاحب کی طرف تو
اسکو پایا مطابق اپنے اعتقاد اور اپنے مشائخ کے
اعتقاد کے پس اللہ جزا دے انکو پوری جزا اور ہمکو اور انکو
جمع فرمائے مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے

صورة ما كتبه البارع النبيل الفاضل الجليل صاحب الكمال حضرة الشيخ علي بن محمد الدلال الحموي لا زال مشمولا بالافضال

الحمد لله الذي وقانا من الاهواء والبدع
والضلالات ووفقنا لاتباع سيدنا محمد صلى
الله تعالى عليه وسلم صاحب المعجزات الباهرات
وثبتنا على ما كان عليه هو واصحابه الكرام
اما بعد فاني لم اعثر في هذه الرسالة
المنسوبة للعلامة الفاضل مولانا خليل احمد الا
على ما يوافق اعتقادنا واعتقاد مشائخنا رحمهم الله
تعالى من معتقد انا اهل السنة والجماعة فجزاه
الله تعالى خير الجزاء وحشرنا واياه معهم في زمرة
سيد الانبياء والحمد لله رب العلمين
خادم العلماء علي بن محمد الدلال الحموي عفي عنه

سب تعریف اللہ کیلئے جس نے ہمکو محفوظ رکھا ہوائے نفسانی
وبدعات اور گمراہیوں سے اور ہمکو توفیق بخشی سیدنا محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کی جو روشن معجزوں والے ہیں اور
ہمکو ثابت قدم رکھا اس طریقہ پر جس پر آپ اور آپکے صحابہ
اما بعد میں نے کوئی بات اس رسالہ میں جو منسوب ہے علامہ فاضل
مولانا خلیل احمد صاحب کی طرف ایسی نہیں پائی جو موافق
نہو اہل السنۃ والجماعۃ کے عقیدوں میں ہمارے اعتقاد
اور ہمارے مشائخ کے اعتقاد کے پس اللہ انکو جزا دے
اور ہمکو اور انکو اہل السنۃ والجماعۃ کیساتھ سید الانبیاء
کے زمرہ میں محشور فرمائے۔ والحمد للہ رب العلمین۔
خادم العلماء علی بن محمد دلال۔

صورة ما كتبه الاديب الكامل والحبر الفاضل الامام الرباني حضرة الشيخ محمد اديب الحوراني متع الله بعلمه القاصي والداني

الحمد لله على ما انعم وعلمنا ما لم نكن نعلم
والصلوة والسلام على افصح من نطق بالضاد

اللہ کیلئے حمد ہے ان نعمتوں پر جو اُس نے دیں اور ہمکو سکھایا جو ہم
جانتے نہ تھے اور درود وسلام اُس ذات پر جو ضاد بولنے میں

واثبتها بحجة كل من عانه وحاد + عن طريق الرشاد + سيدنا محمد الذي جاء بالحق المبين + وعلى براهينه القاطعة شبه الضالين المضلين + وعلى آله وأصحابه المتمسكين بسنته المتأدبين بآداب شريعته (وبعد) فقد اطلعت على هذه الأجوبة الظاهرة + والعقود الفاخرة فوجدتها موافقة لما عليه أهل السنة والدين مخالفة لمعتقد المبتدعين المارقين جزى الله مؤلفه كل خير وأكثر من أمثاله + وأيده في أقواله وأفعاله + آمين -

الراجي نيل الرباني محمد اديب الحوراني المدرس في جامع السلطانة بحماه

طبع الختام

اور معاند و منحرف کو اور اسکو جو انکی راہ رشد سے پھرا باظہار دلیل سب سے زیادہ چپ کرنیوالے ہیں یعنی سیدنا محمد جو کھلا ہوا حق لیکر آئے - اور اپنے دلائل قاطعہ سے گمراہ و گمراہ کنندوں کے شبہات مٹائے اور انکی اولاد و اصحاب پر جنھوں نے انکا طریقہ مضبوط پکڑا اور آداب شریعت کے عامل بنے ہیں ان کھلے جوابوں اور فخر کے لائق ہاروں پر مطلع ہوا تو انکو موافق پایا اسطریقہ کے جسپر سنت اور دین والے ہیں اور مخالف پایا بدین بدعتیوں کے عقیدہ کے اللہ صلہ دے اسکے مولف کو ہر قسم کی بھلائی کا اور زیادہ کرے ان جیسے علماء اور انکی تائید فرمائے انکے اقوال وافعال میں آمین -

امیدوار عطاء ربانی محمد ادیب حورانی مدرس جامع مسجد سلطانہ حماملک شام -

صورة ما كتبه صاحب الفضل الباهر والعلم الزاهر حضرة الشيخ عبد القادر لا زال ممدوحًا من الأصاغر والأكابر

قد اطلعنا على رسالة الفاضل الشيخ خليل احمد المشتملة هذه الرسالة على الأسئلة والأجوبة بخصوص العقائد وشد الرحال لزيارة سيد المرسلين فوجدناها موافقة لعقائد أهل السنة والجماعة خالية عن الخلل ما عليها رد من جهة بذلك فنشكر فضل الأستاذ المذكور

كتبه الفقير إليه تعالى عبد القادر لبابيدي

ہم مطلع ہوئے صاحب فضل شیخ مولانا خلیل احمد کے اس رسالہ پر جو مشتمل ہے چند سوالات وجوابات اور خاص عقیدوں اور زیارت سرور عالم کیلئے سفر کرنے پر پس ہمنے انکو پایا موافق عقائد اہل سنت والجماعت کے بالکل خالی خلل ہے جسپر کسیطرح کسی قسم کا رد نہیں ہو سکتا پس ہم استاذ مذکور کی فضیلت کے شکر گذار ہیں -

کہا فقیر عبدالقادر نے

صورة ما كتبه العلامة الوحيد البدر الفريد حضرة الشيخ محمد سعيد من الله عليه بإحسانه الجديد وكرمه المجيد

بسم الله الرحمن الرحيم ه الحمد لله نحمده ونستعينه ونستهديه ونستغفره ونشهد ان لا اله الا

بسم اللہ الرحمن الرحیم سب تعریف اللہ کو ہم اس کی حمد کرتے اور اس سے مدد چاہتے اور ہدایت اور اس سے

الله وحده لا شريك له واشهد ان سيدنا محمدا عبده
ورسوله ارسله الله رحمة للعلمين بشيرا ونذيرا وسراجا منيرا
صلى الله عليه وعلى آله واصحابه نجوم الاهتداء وائمة
الاقتداء وسلم تسليما كثيرا اما بعد فقد اطلعت على
هذه الاجوبة الجليلة التي كتبها العالم الفاضل الشيخ
خليل احمد فرأيتها مطابقة لما عليه السواد الاعظم من
علماء المسلمين ائمة الدين من الاعتقاد الحق والقول
الصدق وهي جديرة بان تنشر بين المسلمين لتعلم
لسائر المؤمنين فجزى الله مؤلفها الخير ووقاه الاذى
والضير وها انا قد اجريت قلمي بالتصديق عليها ولا حول
ولا قوة الا بالله العلي العظيم - ١٧ ربيع الثاني سنة ١٣٢٩
كتبه الفقير اليه تعالى محمد سعيد (طبع الخاتم)

یکتا لاشریک لہ گواہی دیتے ہیں کہ سیدنا محمد اُسکے بندہ
اور رسول ہیں جنکو اللہ نے بھیجا جہان بھر کیلئے رحمت بناکر
مژدہ سنانیوالا ڈرانیوالا روشن چراغ اللہ کی رحمت ہو آنحضرت پر
اور آنکی اولاد و اصحاب پر جو ہدایت کے تارے اور اقتدا کے امام
ہیں اور سلام ہو کثرت سے میں مطلع ہوا ان بزرگ جوابات پر
جنکو لکھا ہے عالم فاضل شیخ خلیل احمد نے پس میں نے انکو پایا مطابق
اس اعتقاد برحق اور سچے قول کے جسپر علماء مسلمین و پیشوایان
دین کا گروہ اعظم ہے اور یہ جوابات اس لائق ہیں کہ انکو پھیلادیا
جائے تمام مسلمانوں میں اور سکھادیا جائے سارے
مومنین کو پس اللہ اسکے مؤلف کو جزائے خیر دے اور محفوظ
رکھے تکلیف و ضرر سے اور لو میں نے اسکی تصدیق پر قلم چلادیا -
محمد سعید ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۲۹ھ -

صورۃ ما کتبہ الفصیح النثار والناظم الدرار حضرۃ الشیخ محمد سعید لطفی حنفی عمرہ اللہ بفضلہ العلی

احمد الله على آلائه واصلي واسلم على خاتم انبيائه وعلى
آله واصحابه الذين فازوا بنصرته وولائه - اما بعد فقد
اطلعت على هذه الاجوبة الفاضلة فوجدتها مطابقة للحق
خالية من كل شبهة باطل كيف لا وطرز بردها شمس سماء
البلاد الهندية ودر تاج علماء تلك البقعة البهية خفا
احرز قصبات السبقة في مضمار العلم والقيت اليه
مقاليد الذكاء والفهم عيد اعيان هذا الزمان و
انسان عين الانسان مقتدى اهل الفضل و
الصلاح ووسيلة النجاة والنجاح حضرة الحافظ الحاج
المولوي خليل احمد دام بعناية الملك الصمد ولا زال
اشعة شموسه مشرقة مضيئة وانوار بدوره في
افق سماء العلو بازغة منيرة امين يا رب العلمين

میں اللہ کی حمد کرتا ہوں اُسکے احسانات پر اور درود بھیجتا
ہوں خاتم الانبیاء پر اور آنکی اولاد و اصحاب پر جو آپکی مدد اور
محبت سے مالامال ہوئے اما بعد میں مطلع ہوا ان فضیلت والے
جوابوں پر پس انکو پایا حق کے مطابق اور ہر باطل شبہ سے خالی
کیوں نہو حالانکہ اسکے مؤلف آسمان ہند کے آفتاب اور اس جانب کے
علماء کے سرتاج کہ جنہوں نے علم کے میدانمیں مراتب سبقت فضل کو
پالیا اور ذکاوت و فہم کی کنجیاں اُنکے قبضہ میں آئیں بزرگان زمانہ کی عید
اور ہر انسان کی آنکھ کی پتلی اہل فضل و جلالت کے پیشوا اور نجات و
کامیابی کے وسیلہ حضرت حافظ حاجی مولوی خلیل احمد صاحب ہیں
بے نیاز شاہنشاہ کی عنایت سے دائم قائم رہیں اور اُنکے آفتاب کی
شعاعیں روشن اور چمکتی رہیں اور انکے ماہتاب کے انوار آسمان کے علم
کے افق پر تاباں و درخشاں رہیں آمین یا رب العلمین -

سرحت طرفی فی مبانی		دین السؤال مع الجواب	

سوال و جواب کے میدانوں میں نے نظر ڈالی -

وجدناها للشريعة المطهرة موافقة ولما عليه معتقدنا ومعتقد اشياخنا من السلف والخلف مطابقة فجزاه الله تعالى خيرا وحشرنا واياه تحت لواء سيد المرسلين والحمد لله رب العلمين قاله بفمه وكتبه بقلمه الفقير لربه المعترف بذنبه فارس بن احمد الشقفة الحموي (طبع الخاتم)

خوشگوار مضامین کو غور سے دیکھا تو انکو شریعت مطہرہ کے مطابق اور اپنے اگلے پچھلے مشائخ کے عقیدہ کیموافق پایا پس اللہ انکو جزاے خیر دے اور ہمکو اور انکو سید المرسلین کے زیر لوا محشور فرمائے والحمد للہ رب العلمین کہا اپنے دہن سے اور لکھا قلم سے فقیر فارس بن شقفہ احمد حموی نے

صورة ما كتبه البحر الجواد وقدوة الزهاد والعباد حضرة الشيخ مصطفى الحداد سقاه الله بالرحيق يوم التناد

بسم الله الرحمن الرحيم ٭ الحمد لله الواحد الذي عدمت له النظائر والاشباه + الصمد الذي قرت بربوبيته الضمائر والافواه + الجليل الذي سجدت لهيبته الاذقان والجباه + القادر الذي جرت خاضعة لقدرته الرياح والامواه + المقتدر الذي طاع امره الفلك الاعلى وما علاه + الواحد الذي نطقت حكمت بوحدانيته فيما ابتدعه وسواه + واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له شهادة يرغم بها الجاحد المنافق + ويعظم بها الرب القدوس الخالق واشهد ان سيدنا ونبينا ومولانا حبيبنا وقرة عيوننا ابا القاسم محمدا عبده ورسوله المبعوث باحمد الطريق وحبيبه وامينه المكاشف بالغيوب الحقائق صلى الله عليه وعلى اله وصحبه وسلم ما لاح وميض بارق وبعد فقد وقفت في هذه الاونة على رسالة تتضمن ستة وعشرين سوالا مهما اجوبتها العالم الفاضل الشيخ خليل احمد وفقني الله واياه والمسلمين لما به في الدارين يسعد + وفي الملاء به نحمد + فوجدته قد نحا في اجوبته المذكورة المنهج الصحيح ووافق بها الحق الصريح وردّ بمنطوقها المين وجرّ بمفهومها الغين عنه الصحيح والحمد لله الهادي الى سبيل الصواب واليه المرجع والماب وصلى الله على سيدنا ومولانا محمد عالي القدر العظيم الجاه وعلى اله وصحبه ومن والاه + كتبه العبد الضعيف الملتجي الى مولاه خادم السنة السنية في مقام سماه الراجي من ربه في الدنيا التوفيق للقيام على قدم السداد وفي الاخرة نهاية المنى والمراد الذليل الفقير اليه سبحانه مصطفى الحداد عفي عنه (طبع الخاتم)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ سب تعریف اللہ کو جو یکتا ہے کہ اسکی کوئی نظیر اور شبیہ نہیں بے نیاز ہے کہ اسکے رب ہونیکا اقرار دل اور منہ کرتے ہیں باعظمت ہے کہ اسکی ہیبت سے ٹھوڑی اور ماتھے جھکے ہوئے ہیں۔ باقدرت ہے کہ اسکی طاقت سے ہوائیں اور پانی مسخر ہیں زور آور ہے کہ فلک اعلی اور اس سے بالا بھی اسکے حکم کے مطیع ہیں یگانہ ہے کہ جو کچھ ایجاد فرمایا ہے اسکی حکمت اسکی وحدانیت بتارہی ہے میں گواہی دیتا ہوں کہ معبود نہیں بجز اللہ یگانہ لاشریک کے جسکو منکر منافق نہیں مانتا اور جس سے پاک پروردگار پیدا کرنیوالے کی عظمت ظاہر ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا و مولانا ہمارے محبوب اور آنکھوں کی ٹھنڈک ابو القاسم محمد اسکے بندہ اور رسول ہیں جو سب سے عمدہ اور پیارا طریقہ دیکر بھیجے گئے اور امین ہیں کہ مخفی حقیقتیں ظاہر فرماتے ہیں اللہ انپر اور انکی اولاد و اصحاب پر رحمت نازل فرمائے جبتک انکی چمک ظاہر ہے۔ امابعد میں ولا اس رسالہ سے آگاہ ہوا جو ان چھبیس سوالات کو شامل ہے جنکے جوابات عالم فاضل شیخ خلیل احمد صاحب نے دئے ہیں اللہ ہمکو اور انکو اور تمام مسلمانوں کو ان اعمال کی توفیق بخشے جنکی بدولت ہم دارین میں صاحب نصیب ہوں اور عالم بالا میں ہماری تعریف ہو پس میں نے پایا کہ شیخ ممدوح اُن مذکورہ جوابات میں صحیح طریق پر چلے ہیں اور صریح حق کی موافقت کی اور انکی عبارت نے باطل کو دور کیا اور مضمون نے آنکھوں کی ظلمت دفع کی اور سب تعریف اللہ کو جو سیدھے طریقہ کا رہنما ہے اور اسکی طرف لوٹنا اور آخر جانا ہے اور رحمت نازل فرمائے اللہ سیدنا و مولانا محمد پر جو عالی قدر و عظیم الجاہ ہیں اور انکی